سیرت ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت

حافظ محمد عارف گھانچی
محمد جنید انور

کتب خانہ سیرت

سیرت ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت

۱۹۸۰ء تا ۲۰۱۰ء

مختصر تعارف کے ساتھ

حافظ محمد عارف گھانچی
محمد جنید انور

کتب خانۂ سیرت۔ کراچی

نام کتاب	:	سیرت ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت
تالیف	:	حافظ محمد عارف گھانچی۔محمد جنید انور
کمپوزنگ	:	نادر گرافکس
تعداد	:	گیارہ سو
اشاعت اول	:	۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء
صفحات	:	۱۶۰
ناشر	:	کتب خانہ سیرت، کھتری مسجد، ٹھٹھہ بس اسٹاپ، لی مارکیٹ، کراچی
فون	:	0321-2834249 - 0313-4271494
ای میل	:	jahan.e.seerat@gmail.com

﴿ملنے کے پتے﴾

دارالاشاعت	اردو بازار، کراچی
فضلی بک سپر مارکیٹ	اردو بازار، کراچی
ویلکم بک پورٹ	اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ	نیوٹاؤن، کراچی
عباسی کتب خانہ	جونا مارکیٹ، کراچی
کتاب سرائے	فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
ماڈرن بک ڈپو	میلوڈی مارکیٹ نزد وزارت مذہبی امور، اسلام آباد



انتساب

جملہ سیرت نگارانِ عالَم کے نام!







☆

''سیرت نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جو پہلی صدی ہجری سے آج تک بغیر کسی تعطل کے چلا آرہا ہے اور ہر سیرت نگار کو یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید ابھی تو صرف کام کا آغاز ہوا ہے، اور ابھی تو ایک نئی دنیا موجود ہے جس کو سر کرنا ہے۔ ابھی تو تحقیق کا ایک نیا ہفت خواں سامنے آیا ہے جس کو عبور کرنا ہے۔ علم سیرت کی یہ روزافزوں وسعت خود اپنی جگہ ذات رسالت مآب ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔

گماں مبر کہ بہ پایاں رسید کارِ مغاں
ہزار بادۂ ناسفتہ در رگ تاک است''

ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ محاضرات سیرت



ترتیب

سن ۲۰۰۸ء

سن ۲۰۰۹ء

سن ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

صاحبین محمد جنید انور اور محمد عارف گھانچی حفظہما اللہ نے اہلِ علم کے اس کلیہ کو صحیح ثابت کر دکھایا کہ مولف کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی تحریر وتدوین سے مطالعہ کا شوق پیدا کر دے اور اگر وہ ذوقِ فن اور مذاقِ علم کو جِلا دے تو پورا صاحبِ کمال ہے۔ صاحبینِ کریمین کی مختصر تالیف ''ایوارڈ یافتہ کتبِ سیرت'' نے تعارف وتبصرہ کے ساتھ ذوقِ مطالعہ ابھار دیا ہے۔ کم از کم ان سطورِ تقدیم کا راقم مذکورہ کتابوں میں سے بیشتر کا طالب بن گیا اور متعدد پڑھی ہوئی کتابوں کی نئی جہات سے واقف ہوا۔ دونوں مولفوں کا ظاہری مقصود یہ ہے کہ ۱۹۸۰ء سے ۲۰۱۰ء تک تین عشروں کے درمیان حکومتِ پاکستان کی طرف سے انعام یافتہ کتبِ سیرت کا مختصر تعارف کرایا جائے اور ان پر مختصر تبصرہ بھی کیا جائے کہ حسن و قبح کے دونوں پہلو واضح ہو جائیں۔ بلاشبہ دونوں اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہیں۔ وہ عام سادہ زبان میں انتہائی اختصار کے ساتھ یہ دونوں کام کرتے ہیں۔ یہ غالباً فطری بات ہے کہ بعض کتابوں کا تعارف نسبتاً مفصل ہے اور چند کا کافی مختصر، ان کا موضوع و

مواد دراصل اس کا ذمہ دار ہے۔

تعارفِ کتاب میں ان کا ''منہج تحقیق'' یہ ہے کہ وہ زیرِ تبصرہ کتاب کا موضوع بتاتے ہیں، اس کی ندرت واہمیت آ نکتے ہیں اور اس کے مضامین واسلوب کو اجاگر کرتے ہیں، مآخذ ومصادرِ اصلی وثانوی سے بحث کرتے ہیں اور مجموعی رائے دیتے ہیں۔ اس رائے میں کتاب کی فنی حیثیت کے علاوہ موجودہ دور میں خاص کر قارئین کے لئے اس کے افادی پہلو بھی پیش کرتے ہیں۔ مواد و موضوع کے اعتبار سے یہ چیدہ انتخاب جدید زمانے میں بالخصوص پاکستان میں سیرت نگاری کے رجحانات سامنے لاتا ہے۔

ہر دور میں سیرت نگاری سے مسلمانوں کو عشق رہا کہ وہ ان کے محبوب ومکرم رسول اللہ ﷺ کی سوانح واسوہ کا مرقع ہے۔ اردو سیرت نگاری میں پاکستانی اہلِ علم وتحقیق نے نئے نئے افق تلاش کئے ہیں اور بعض لحاظ سے دوسرے ادوار کو ماند کر دیا ہے۔ خاص کر اردو سیرت نگاری کی رفعت و ہمہ گیری کو عربی زبان کی تالیفاتِ سیرت پر بھی فوقیت عطا کر دی ہے۔ دوسروں کا کیا ذکر! یہ بات دوسری ہے کہ بیشتر اہلِ قلم نے نئے مضامین کے انبار لگانے میں معیارِ تحقیق اور خاص کر اصل مآخذ سے استفادہ کا خیال نہیں رکھا۔ موضوعات کی نُدرت وتازگی نے راقم آثم کو تمام کتابیں پڑھنے اور ان سے استفادہ کرنے کا بڑا مبارک محرک عطا کیا۔

تعارفِ مضامین کے ضمن میں مولفینِ کتاب نے بعض کتابوں کے خوبصورت اقتباس بھی دئے ہیں اور ذوقِ قاری کو اور ابھارا ہے۔ کسی کسی میں کتاب کے ابواب کے عناوین کی انفرادیت نقل کر کے دلِ مسلم کو گذار اور ذہنِ قاری کو برانگیختہ کرنے کا سامان کیا ہے۔ ان کا ایک کمال مطالعہ یہ بھی ہے کہ متعدد مولفینِ کتب کی تحقیقات عالیہ کو بھی مختصراً بیان کر کے روایتی و تجزیاتی مطالعہ کا فرق بتایا

ہے۔ مثلاً حکیم محمود احمد ظفر کی کتابِ سیرت خاتم النبین میں وقتِ ہجرتِ نبوی پر بہت عمدہ تنقیدی اور تقابلی بحث یہ ہے کہ ''ہجرت کا واقعہ دن کو عین دوپہر کے وقت پیش آیا'' جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے لیکن ''عام طور پر سیرت نگار یہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کا واقعہ رات کو ہوا تھا اور حضور ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلایا تھا اور امانتیں ان کے سپرد کر دی تھیں۔...... یہ سب سیرت نگاروں کا تسامح ہے ......''۔ روایتی سیرت نگاروں اور محدثین کرام کی احادیث و بیانات کے تقابلی و تنقیدی مطالعہ سے ہی اہم ترین واقعاتِ سیرت کی حقیقت کھلتی ہے۔ مشکل یہ ہے کہ روایت پرست، سہل انگار اور نقل درنقل کے عادی اتنی پتہ ماری کیوں کرنے لگے۔ جامع سیرت کا خواب بھی ادھورا ہے اور اس کی تعبیر تو تشنہ ہے ہی۔ مگر تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ مآخذ سے اس کی کوشش بارآور ہو سکتی ہے۔

مبصرینِ کرام نے ہر کتاب کے تعارف وتبصرہ میں زبان و بیان، حوالوں اور کتابیات اور اشاریوں پر بہت خوبصورت جملے لکھے ہیں۔ متعدد کیا بیشتر کتبِ سیرت کی زبان کے بارے میں ان کے تبصرے عام، سادہ و سلیس وغیرہ سے آگے نہیں جاتے۔ بعض صاحبانِ اسلوب کی زبان و بیان کو انشائی اور ادیبانہ بھی بتایا ہے اور ان کی وجہ سے پیشکش کی طہارت و جاذبیت اجاگر کی ہے۔ سید اسعد گیلانی کی کتاب ''رسولِ اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب'' یا ''محمد ولی رازی کی غیر منقوط'' کتابِ سیرت ہادی عالم پر ان کے تبصرے ہیں۔ ایسی ہی اور بھی کتابیں ان کے نزدیک ''ادیبانہ'' ہیں اور اسلوبِ دلنشیں سے مواد و موضوع کی جاذبیت بڑھا دیتی ہیں۔ ان میں پروفیسر سید محمد ابوالخیر کشفی کی کتاب ''حیات محمد ﷺ - قرآن حکیم کے آئینہ میں ''اعلیٰ اردو انشا پردازی کا بے مثال نمونہ ہے جو آیہ جمال و سحر حلال بھی ہے''۔

مصادر و مآخذ سے حوالوں کی بحث ان کی تبصرہ نگاری کی جان ہے اور وہ دراصل کتاب کی تحقیقی و علمی رفعت بھی بتاتی ہے۔ بیشتر اردو داں مؤلفین اور متعدد دوسرے صاحبانِ علم اپنی مجبوری یا سہل نگاری کی بنا پر اصل مصادرِ سیرت سے استفادہ نہیں کرتے۔ ان پر جنید و عارف نے بڑے چبھتے ہوئے مختصر تبصرے کئے ہیں اور یقین ہے کہ ان کتابوں کے مؤلفین و مؤلفات بھی ان سے محظوظ ہوں گے۔ اصل مصادرِ سیرت سے استفادہ اور ان کے حوالوں کا اہتمام کرنے والوں کی تعریف و تحسین کی ہے اور صرف چند کلیوں پر قناعت کرنے والوں کی خبر بھی لی ہے۔ ویسے ان کی تنقیدی خلش ان کو بہت سے حوالے دینے پر بھی تبصرہ و تنقید سے باز نہیں رکھتی جیسے ایک صاحبِ قلم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ حوالوں کے دینے میں بڑے فراخ دل واقع ہوئے ہیں۔ کتابیات کی فہرست کی تکمیل، تقصیر، تشنگی اور عدم موجودگی ان کی تنقیدی بصیرت اور بصارت کو خاصا تیز کر دیتی ہے۔ مگر عقل ہے خام ابھی کے حق کے مطابق ان کی اپنی کتابیات/ اشاریہ میں چند خامیاں ہیں خاص کر ڈاکٹر نثار احمد کی صرف ایک کتاب شامل کی ہے جبکہ متن میں ان کی دو کتابوں کا ذکر ہے۔ موضوعاتی اشاریہ بھی صرف ذوقی بن گیا ہے۔☆

خواتین پاکستان کے لئے بلاشبہ یہ مایہ افتخار ہے کہ سیرت نگاری کے میدان میں انھوں نے بھی قدم رکھا ہے۔ ان کی دوسری مجبوریوں کے علاوہ ان کی علمی و فنی معذوریوں نے ان کو بہت زیادہ وقیع کام کرنے کا موقعہ نہیں دیا لیکن موضوعات کی حد تک وہ کافی محرک اور رواں دواں ہیں۔ ان کے موضوعات کافی گونا گوں اور نئے بھی ہیں اور ان میں سے بعض نے کارنامے انجام دئے ہیں۔ جیسے نسب نامہ نبوی کی مولفہ نے سیرتِ نبوی کے ایک عظیم ترین ماخذ کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ اس کی اہمیت ثابت کی ہے۔ ان انعام یافتہ کتابوں کے تعارف و تبصرے کے

☆ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق تصحیح کر دی گئی ہے، نیز موضوعاتی اشاریہ بھی حذف کر دیا گیا ہے۔

علاوہ دوسری کتابیاتِ سیرت میں حافظ عارف سلمہ نے ان کے کام کا احاطہ کیا ہے۔خواتین سیرت نگاروں کی ایک فضیلت یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ ایک خاتون نے چھ بار ایوارڈ حاصل کیا جبکہ ایک مرد کو زیادہ سے زیادہ چار بار اور اکثر کو صرف ایک دو بار ملا۔

سیرتِ نبوی پر کسی بھی محرک سے کام کیا جائے باعثِ برکت واجر ہوتا ہے خواہ وہ اجرِ دنیا ہو یا سیرتِ نگاروں میں اپنا نام لکھانا ہو۔اہلِ خلوص اور صاحبانِ قلب دل کی نگاہ سے اور عقیدت ومحبتِ ایمانی کی روشنائی سے لکھتے ہیں۔انعام وایوارڈ کے لئے لکھی جانے والی کتابوں میں ایک دنیوی محرک بھی شامل ہوجاتا ہے جو اپنی جگہ صرف مذموم نہیں ہے کسی حد تک محمود بھی ہے۔ افراد وطبقات، انجمنیں اور ادارے اور اب حکومتیں وسلطنتیں سیرت نگاری کے فروغ وتوسیع کے لئے انعامات کا اعلان کرتے اور صاحبانِ ذوق وشوق سے مسودات وکتب طلب کرتے ہیں اور صاحبانِ تالیف اپنی اپنی کتابیں داخل کرتے ہیں۔

کیا اچھا ہو کہ طلبی کی بجائے ازخود انتخاب یا اپنے ماہرین کے ذریعہ چیدگی کا طریقہ اپنایا جائے تاکہ فرمائش پر غزل کہنے کا طریقہ بند ہو۔اس انتخاب میں متعدد کتابیں ایسی ہیں جو مدتیں پہلے شائع ہوئیں اور ایوارڈ یافتہ بھی بنیں، وہ عمدہ تحقیقات وتصانیف ہیں لیکن ان کے جدید ایڈیشن صرف قومی ایوارڈ کے لئے داخل کئے گئے۔ بہت سے صاحبانِ کتب اور مولفینِ سیرت ایسے ہیں جو داخل وخارج کے اس سرکاری طریقے کو مرتبہ ومقامِ مئولف سے فروتر سمجھتے ہیں اور مقامِ رسالت ونبوت سے تو وہ فروتر ہیں ہی۔

دونوں مولفینِ کتاب جنید وعارف ہیں اور ان کی تلاش وتحقیق،تعارف وتنقید اور پیشکش وطباعت نے چیدہ ایوارڈ یافتہ کتبِ سیرت کا ایک گلدستہ جمع کر دیا ہے

جو تمام اہلِ ایمان و محبت کے لئے سرمایہ سعادت و مسرت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے کام کو قبولیت سے نوازے اور اردو قارئین کو سیرتِ نبوی سے خاطر خواہ دلچسپی لینے کی توفیق عطا کرے کہ محبتِ نبوی سے ہی محبتِ الٰہی کے درجات ملتے ہیں۔

خادم علم و علما
محمد یٰسین مظہر صدیقی

پیش گفتار

سیرت النبی ﷺ کا بیان کرنا اور اس کی نشر و اشاعت کے عمل میں معمولی سی خدمت کا انجام دینا بھی انسان کے لئے نبی ﷺ کے خدمت گاروں میں اپنا نام لکھوانے کا باعث ہے۔ بہ حیثیت مسلمان نبی کریم ﷺ سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور سیرت النبی ﷺ کی کسی بھی پہلو سے خدمت اس جذبے کا اظہار ہے۔ یہ آفاقی جذبہ ہے جو ہر مسلمان کے دل کی گہرائیوں میں پیوست ہے۔

قیام پاکستان کے بعد سے ہی یہاں کے اہل علم وقلم حضرات نے نازک اور مخدوش صورت حال کے باوجود سیرت النبی ﷺ پر اردو میں کتب تحریر اور مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ اس سلسلے نے آگے چل کر اتنی وسعت اختیار کر لی کہ اردو زبان کا دامن سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر تحریر کردہ لاتعداد کتب سے بھر گیا۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ عربی زبان کے بعد دنیا کی کسی بھی زبان میں سیرت پر سب سے زیادہ کام اردو زبان میں ہی ہوا ہے۔

اردو زبان میں سیرت کے میدان میں انجام دی جانے والی علمی وقلمی خدمات کے تنوع اور وسعت کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں ایک سبب حکومت پاکستان کی

وزارت مذہبی امور کی جانب سے ہر سال بارہ ربیع الاول کے موقع پر منعقد کی جانے والی قومی سیرت کانفرنس کے ضمن میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی کتب سیرت بہ زبان اردو کا ملکی سطح پر مقابلہ بھی شامل ہے۔

اس کانفرنس کا انعقاد قومی سطح پر کیا جاتا تھا۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور اب ان کانفرنسوں میں کتب سیرت اور کتب نعت کا (قومی اور علاقائی زبانوں میں) مقابلہ اور قومی زبان میں مقابلہ مقالات سیرت کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ جن میں پیش کی جانے بہترین کتب اور مقالات کو سند امتیاز کے ساتھ ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔

ان کانفرنسز کے انعقاد کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہمارے معاشرے کو صحیح معنوں میں اسلامی خطوط و تعلیمات کے مطابق چلانے کے لئے معاشرے کے افراد کے افکار اور سوچ کو صحیح سمت نصیب ہو۔ اس سلسلے میں مرد و خواتین دونوں کو اس میدان میں کام کرنے کے مساوی مواقع فراہم کئے گئے اور انہیں علم و قلم کی اس خدمت کی جانب راغب کیا گیا۔ ان مساعی کا ایک خصوصی پہلو یہ ہے کہ معاشرے میں اسلامی تعلیمات اور سیرت رسول ﷺ کی تدریس و ترویج ہوتی رہے تاکہ معاشرے کے تمام افراد اس ذکر خیر سے فیض یاب ہو کر رشد و ہدایت کے ذریعے اپنے کردار و افکار کی تشکیل کر سکیں، اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوں اور ان میں ان تمام ذمے داریوں کو ادا کرنے کا احساس پیدا ہو جو اسلامی معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کی خدمت کے حوالے سے حکومت پاکستان کا یہ ایک ایسا قدم ہے جس کی اہمیت و افادیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ملکی سطح پر ہوئے والے مقابلے میں انعام کی مستحق کتب میں بہت سے معیارات کا خیال رکھا جاتا ہے اور ان کی جانچ پڑتال کے بعد ہی انہیں انعام کا حق

دار قرار دیا جاتا ہے۔ان معیارات میں موضوع کی ندرت، مواد کی معتبری، مآخذ و مصادر کا استناد، پیش کش کا انداز، آیات قرآنیہ کی صحیح پیش کش، احادیث نبوی اور سیرت النبی ﷺ سے نتیجہ خیز استدلال اور ان کا تجزیہ شامل ہے۔

اسی بنا پر جب ہم گزشتہ تین دہائیوں میں سند امتیاز حاصل کرنے والی کتب سیرت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ایسی کتابیں بھی نظر آتی ہیں جو اردو زبان میں اپنے موضوع پر اولین و جامع پیش کش کی حیثیت رکھتی ہیں۔مثلاً اردو زبان میں سیرت کی پہلی فرہنگ ''فرہنگ سیرت''، علم الانساب کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کا نسب نامہ، رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم، عہد نبوی میں شعروادب، خطبہ حجۃ الوداع پر مفصل کتاب، نبی کریم ﷺ اور سماجی بہبود، نبی کریم ﷺ اور انسانی حقوق، رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام، حضور ﷺ کی معاشی زندگی، سیرت رسول قرآن حکیم کے آئینے میں، نبی کریم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات، طب نبوی، غزوات رسول ﷺ اور اردو زبان میں سیرت النبی ﷺ پر پہلی غیر منقوط کتاب ''ہادی عالم''۔

پیش نظر کتاب میں ہم نے انہی صدارتی انعام یافتہ کتبِ سیرت کی فہرست مرتب کرنے اور ان کا اجمالی تعارف کرانے کی ایک طالب علمانہ کوشش کی ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ سیرت کے حوالے سے اردو نثر میں لکھی گئی کتب سیرت کا ایک مفصل تعارف اور تذکرہ سامنے آجائے۔

یہ اپنی نوعیت کی پہلی کاوش ہے اور اردو نثر میں ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کی پہلی مکمل فہرست ہے، اگر اس کتاب کو ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کا کتب نما کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

موضوع کی اہمیت

دور حاضر ترقی یافتہ اور تیز تر زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔اس دور میں جہاں

دیگر شعبوں میں تیز تر ترقی ہوئی ہے وہاں اردو ادب اور اس کی اصناف میں بھی ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔ اردو ادب میں سیرت النبی کے موضوع پر اردو نثر میں بہت سی کتب تحریر کی گئی ہیں جن کا تعلق سیرت النبی ﷺ کے مختلف النوع گوشوں سے ہے۔ ان کتب میں وہ کتب امتیازی خصوصیات کی حامل ہیں جنہیں وفاقی وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان کے تحت منعقدہ سیرت کانفرنسوں میں مقابلہ کتب سیرت بہ زبان اردو میں پیش کیا گیا اور انہیں اپنے معیار، مواد اور حسنِ پیش کش کی بنیاد پر منصفین کی کمیٹی کی جانب سے سند امتیاز اور انعام کا حق دار ٹھہرایا گیا۔

سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر تحریر کی گئی ان ایوارڈ یافتہ کتب میں سیرت النبی ﷺ کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں اس سے رہ نمائی حاصل کرنے اور دور حاضر میں جنم لینے والے مسائل و مشکلات کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تلاش کرنے پر زور دیا گیا ہے اور اس جانب ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔ اس طرح یہ کتب سیرت مطالعہ سیرت کے ساتھ عصر حاضر میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اختیار کی جانے والی حکمت عملی اور لائحہ عمل سے بھی بحث کرتی ہیں جو اس پرفتن دور میں تمام انسانوں کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً مشعلِ راہ ثابت ہو سکتا ہے۔

انہی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے اردو نثر میں تحریر شدہ ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کا اجمالی تعارف و تبصرہ پیش کرنے کی ایک طالب علمانہ کوشش کی ہے جسے اللہ کی فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اس میدان میں نقش اول کی حیثیت حاصل ہے۔

موضوع کی اہمیت کے لئے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سے متعلقہ موضوعات پر جامعہ پشاور کے شعبہ مطالعات سیرت اور جامعہ پنجاب کے شعبہ

معارف اسلامی کے تحت ایم اے اور ایم فل کی سطح پر اب تک دو مقالے بھی تحریر کئے جا چکے ہیں جو تا دمِ تحریر غیر مطبوع ہیں۔

منہج تحقیق

کتاب کی تیاری کے دوران اس بات کی انتہائی کوشش کی گئی کہ تمام ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کے حصول کو ہر ممکن طریقے سے یقینی بنایا جائے۔ اور الحمد للہ ۹۵ فیصد سے زائد کتب ہمیں حاصل بھی ہو گئیں، جن کے مطالعے کے بعد ان کا اجمالی طور پر تبصرہ و تعارف تحریر کیا گیا۔ جو کتب کوشش کے باوجود دست یاب نہ ہو سکیں ان کے بارے میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ کتاب بیانیہ طرز پر تحریر کی گئی ہے اور اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی المقدور ہر کتاب پر حقیقت سے قریب تر تبصرہ پیش کیا جائے۔

اسلوب تحقیق

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل اسلوب تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔

۱۔ ہر کتاب پر تبصرے اور اس کے متعلق معلومات کے حصول کے لئے اس کا حصول ممکن بنایا گیا ہے۔

۲۔ جن کتب پر اکابر اہل علم وفن کے تبصرے یا تعارف میسر ہو سکے انہیں بھی ان کے نام کی نشان دہی اور شکریئے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ ہر کتاب کی دست یاب شدہ مکمل تفصیلات درج کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۴۔ تمام کتب کا اندراج انہیں ملنے والے ایوارڈ کے سال کے تحت کیا گیا ہے۔

۵۔ آخر میں ضمیمہ بھی شامل اشاعت ہے جس میں سن ۲۰۱۱ء اور سن ۲۰۱۲ء میں

سیرت ایوارڈ کے لئے منتخب ہونے والی کتب کی نشان دہی بھی کی گئی ہے تا کہ عشاقانِ سیرت کو اب تک کی قومی سیرت ایوارڈ یافتہ اردو کتب سیرت کی مکمل تفصیل حاصل ہو سکے۔

۶۔ کتاب کے آخر میں دو اشاریئے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ پہلے اشاریئے میں مصنفین کے نام کے لحاظ سے ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کو ذکر کیا گیا ہے جب کہ دوسرے اشاریئے میں کتاب کے عنوان کے لحاظ سے ایوارڈ یافتہ کتب سیرت کا اندراج کیا گیا ہے۔

محدود وسائل کے باوجود اپنی بساط اور ہمت کے مطابق ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر ممکن حد تک اسے ایک مکمل کاوش کے طور پر پیش کیا جائے، تاہم ایک انسانی کاوش ہونے کے ناطے اس میں اصلاح اور بہتری کی گنجائش بہ ہر حال موجود ہے۔ اس میں کمی اور کوتاہی ہماری جانب سے ہے اور اگر کوئی بہتری یا خوبی ہے تو وہ اللہ کی دین اور اس کا کرم ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

کتاب کی تیاری کے سلسلے میں ہم بزرگوار مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی، کراچی۔ محترم ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، امریکہ۔ ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن، کراچی، اور جناب عبد الاحد حقانی، اسلام آباد کے انتہائی شکر گزار ہیں، جن کی توجہ، شفقت، مہربانی اور تعاون سے یہ کام آسان ہوا اور اس قابل ہوا کہ قارئین کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

ہم حضرت مولانا ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی صاحب (انڈیا) کے بھی بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کی تقدیم تحریر فرمائی اور اس سلسلے میں کی کوتاہی کی نشان دہی فرمائی۔

محمد عارف گھانچی۔ محمد جنید انور

سن ۱۹۸۰ء

جمال مصطفیٰ ﷺ (جلد دوم) / عبدالعزیز عرفی / گیلانی پبلشرز، نوشین سینٹر، اردو بازار، کراچی۔/ مختلف سالوں میں مختلف جلدیں شائع ہوئیں۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ کتاب میں مصنف نے حضور پاک ﷺ کی سیرت کو ایک نئے اور اچھوتے انداز میں قرآن کریم کی سورتوں کی روشنی میں لکھا ہے۔ سورتوں کا انتخاب ترتیب نزول کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ترتیب نزول قرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس طرح نبی خاتم ﷺ کی حیات طیبہ کے جاوداں گوشے سلسلہ وار قرآنی سند کے ساتھ سامنے آجاتے ہیں۔

واقعات کو بھی احادیث مبارکہ، تفاسیر اور دیگر مستند کتب کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم کی آیات کا ترجمہ با محاورہ، سلیس اور رواں ہے۔ کتاب کو پڑھ کر قرآن اور صاحب قرآن کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ کتاب کا پیش لفظ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے فرمودات سے مرتب کیا گیا ہے۔



سن ۱۹۸۲ء

(۱) **اسوہ حسنہ ﷺ** / راجہ شریف قاضی/ (۱) البدر پبلی کیشنز، لاہور۔ (۲) مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔ (۳) مکہ بکس، لاہور۔ (۴) فیروز سنز، لاہور/ ۵۲۸ص

اسوۂ حسنہ سے مراد حضرت محمد ﷺ کی وہ حیات طیبہ ہے جو آپ ﷺ نے بعثت کے بعد اللہ کے رسول ﷺ کی حیثیت سے بسر کی۔ آپ ﷺ کی اس زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لئے اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونۂ زندگی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

> درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو، اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ (الاحزاب:۲۱)

اس کتاب میں سیرت طیبہ کے بعض ان اہم اور ضروری پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی ہر مسلمان کو بالعموم اور دعوت دین کے کارکنوں کو بالخصوص روزمرہ کی زندگی میں ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ کتاب میں حضور ﷺ کے منصب کا صحیح تصور پیش کیا گیا ہے اور واقعات و احوال کے ساتھ ساتھ دینی احکام اور شرعی کارروائیوں کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ مضامین کی جدت اور ترتیب کا حسن بعض پہلوؤں سے نہایت عمدہ اور قابل تحسین ہے، اس میں عقیدہ

اور عقیدت، محبت اور اطاعت دونوں شانہ بہ شانہ نظر آتی ہیں۔

کتاب کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ حوالہ جات کے اعتبار سے کتاب درمیانے درجے کی ہے، اس لئے کہ کہیں حوالہ جات مکمل ہیں اور کہیں نامکمل ہیں۔

☆......☆......☆

(۲) **سیرت النبی** ﷺ / غلام ربانی عزیز/ (۱) مکتبہ نبویہ، لاہور۔ (۲) مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور/ ج ۱، ۴۱۶ص۔ ج ۲، ۳۷۶ص

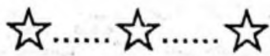
غزوات وسرایا کی ابتدا کے بارے میں عام طور پر سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ بارگاہ ایزدی سے جنگ کی اجازت ملنے کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی فوجی مہمات کا آغاز فرمایا۔ جس کا ایک مقصد مکہ کے مشرکین کی چیرہ دستیوں کا جواب دینا اور انہیں سبق سکھانا تھا اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ مدینہ کے گردونواح میں موجود قبائل کو مسلمانوں کی عسکری طاقت کا احساس دلایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ قریش کے مقابلے میں اب مسلمان بھی کم زور نہیں ہیں اور اس طرح انہیں مسلمانوں سے معاہدات کرنے پر مجبور کیا جائے۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے سیرت رسول ﷺ کے جنگی پہلو کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ غزوات وسرایا پر مفصل بحث کی گئی ہے، نیز حضور ﷺ کی جنگی و عسکری حکمت عملی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پہلی جلد میں صرف آپ ﷺ کے سوانحی کوائف کو تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ اس بارے میں مصنف رقم طراز ہیں:

> حضور اکرم ﷺ نے وارد مدینہ ہوتے ہی اسلامی ریاست کا سنگ بنیاد رکھ دیا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کے مشن کی تکمیل میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔ یہ مشن بھی اسی وقت سرخ رو ہوا جب مسلمانوں کو خون میں بارہا غسل دیا

گیا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے احد کی وادی میں خود حضور اکرم ﷺ کو اپنے دانتوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا۔

کتاب کے آخر میں کچھ ضمیمہ جات بھی شامل ہیں جن میں حضور ﷺ مکی زندگی میں ایمان لانے والے صحابہ کی فہرست، زیرنظر کتاب میں ذکر کئے جانے والے قبائل کی فہرست اور قبائل عرب کے مساکن درج ہیں۔ حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے مگر کتاب کے آخر میں کتابیات نہیں دی گئی۔ اندازِ بیان شستہ، اسلوب عمدہ اور قلم میں روانی ہے، بعض جگہ حالات و واقعات کا تجزیہ مفکرانہ انداز میں علمی تبحر اور فکری گہرائی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب گلستانِ سیرت میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔



(۳) رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب/ سید اسعد گیلانی/ (۱) ادارہ ترجمان القرآن، لاہور/ ٦۸۸ ص۔ (۲) کریسنٹ پبلی کیشنز، علی گڑھ، انڈیا۔

آں حضرت ﷺ سیرت کے بے شمار پہلو ہیں جن کا احاطہ کرنا فرد بشر کے اختیار میں نہیں ہے۔ بنی نوع انسان کی تاریخ کا ایک منفرد اور لازوال واقعہ انقلاب مصطفوی ہے، جس کے اثرات تا قیامت رہیں گے اور محسوس کئے جاتے رہیں گے۔ تیئس سال کی قلیل ترین مدت میں اس قدر کامیاب انقلاب برپا ہوا کہ جس کے ذریعے پہلے پورے عرب کا نقشہ اور پھر پوری دنیا کا سیاسی، سماجی، اور اخلاقی منظر یک سر تبدیل ہو گیا۔ انسان نے ایک نیا وجود لیا، اس نئے وجود میں وہ تمام صلاحیتیں موجود تھیں جو دنیا کی قیادت و سیادت و امامت کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

مصطفوی انقلاب جس قدر جامع، کلی، ہمہ گیر اور ظاہر و باطن میں غالب ہے

اس کے مقابلے میں دوسرے انقلابات قطعاً نامکمل اور ادھورے ہیں۔ اس انقلاب سے مختصر سے عرصے میں ہر فرد کے اخلاق، اعمال، گفتار، رفتار، کردار اور معاملات میں زبردست تبدیلی آ گئی تھی۔ عورتیں، مرد، بوڑھے، بچے، گلیاں، بازار، مجالس اور کاروبار ہر چیز ہی یک سر تبدیل ہو گئی تھی۔ ان کے لہجے، معمولات، دل چسپیاں، ذوق وشوق اور مصروفیات سب کچھ ہی بدل گیا۔ اس انقلاب نے انسان کو زمین پر خدا کا خلیفہ بنا دیا اور عمل و کردار میں فرشتہ صفت بنا دیا۔ حضور ﷺ کے بعد دنیا میں اسلامی تعلیمات اور ہدایات کے نفاذ اور اشاعت کے لئے اسی انقلابی طریقہ کار کو اختیار کرنا لازمی اور از حد ضروری ہے جو نبی ﷺ نے اختیار فرمایا تھا اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ کا اختیار کردہ طریقہ خالق و پروردگار کا تعلیم کردہ تھا۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے اسلام کی ترویج و اشاعت سے انقلاب برپا کرنے کے لئے حضور کریم ﷺ کے طریق کار کو حکمت، تدریج اور ترتیب کے لحاظ سے حکمتِ نبوی کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ کتاب کو گیارہ منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے عنوانات مصنف نے عام ڈگر سے ہٹ کر رکھے ہیں جس سے ان کی تخلیقی اور انشائی صفت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان گیارہ منزلوں کے نام بالترتیب درج ذیل ہیں، ان عناوین سے کتاب میں موجود مواد کی ترتیب اور تقسیم کا بھی بہ خوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

رب العالمین۔ رحمۃ للعالمین ﷺ۔ آغازِ دعوتِ اسلامی۔ حضور ﷺ کا انقلاب آفرین اسلحہ۔ حضور ﷺ کی حکمتِ انقلاب۔ انقلابی اور متوازن اسلامی معاشرے کی تشکیل۔ حکمتِ انقلابِ اسلامی کے چند پہلو۔ انقلابی اسلامی ریاست کی تشکیل۔ حکمتِ سیاست اور تدابیرِ انقلابِ اسلامی۔ حکمتِ بندگی۔ تاریخ انسانیت کا جامع ترین انقلاب۔

کتاب کے آخر میں ضمیمے اور نقشے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ حوالہ جات کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی مکمل نہیں اور ثانوی مآخذ سے لئے گئے ہیں، کتابیات بھی شامل نہیں ہے۔ بہ ہر صورت کتاب اپنے موضوع پر جامع پیش کش ہے۔



سن ۱۹۸۳ء

(۱) ہادی عالم ﷺ / مولانا محمد ولی رازی / (۱) مکتبۃ العلم، کراچی / ۴۱۶ ص۔
(۲) فرید بک ڈپو، انڈیا۔

آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اور آپ ﷺ کی حیات کے ایک ایک واقعے کو رہتی دنیا تک محفوظ کرنے کے لئے جس دیوانہ وار محنت اور محیر العقول کاوش کا مظاہرہ اس امت نے کیا ہے وہ بہ ذات خود سرکار دو عالم ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ یہ سلسلہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے آج تک جاری و ساری ہے بل کہ اس میں ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ سیرت کے بیان کے لئے مصنفین اور سیرت نگاروں نے مختلف اسلوب اختیار کئے ہیں، کسی نے نثری اسلوب تو کسی نے نظم کے میدان میں اپنی صلاحیت کا اظہار کیا ہے، کسی نے مسجع و مقفیٰ عبارات میں اسے پیش کیا ہے تو کسی نے ادب کی دوسری صنعتوں میں اسے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ادبی صنعتوں میں سے ایک صنعت ''غیر منقوط تحریر'' ہے۔ اس قسم کی تحریروں میں صرف وہ حروف استعمال کئے جاتے ہیں جن پر نقطہ نہیں ہوتا، نقطے والے حروف سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ یہ بڑی مشکل اور سنگ لاخ صنعت ہے اور اس میں بہت کم ادباء پوری طرح کامیاب ہو سکے ہیں۔ اس کتاب کے غیر منقوط ہونے کے باوجود موجب حیرت امر یہ ہے کہ مصنف نے واقعات کی صحت کا پورا اہتمام کیا ہے اور

اس بات کا خیال رکھا ہے کہ معمولی سے معمولی جزئی بھی تحقیق اور صداقت واقعہ کے خلاف نہ ہونے پائے۔ مصنف اس بات پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کتاب میں جہاں حضور ﷺ حیات مبارکہ کے واقعات کو رواں اور عام فہم زبان میں پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے، وہاں علم بدیع کی ایک مشکل صنعت (غیر منقوط) کو مکمل طور سے بامعنی عبارتوں میں استعمال کر کے جاں فشانی کا ایک ایسا نادر نمونہ پیش کیا ہے جسے اردو زبان کے ذخیرے میں ایک بیش بہا اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

واقعات کے بیان، مکالموں کی نقل اور آیات واحادیث کے مفہوم کو ان کی صحیح مراد کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ عربی عبارات کے کئے گئے تراجم میں بھی اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو۔ جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں مصنف نے حواشی اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے لیکن کتاب کے آخر میں کتابیات کی عدم موجودگی ذہن میں کھٹکتی ہے۔

بہ ہر حال کتاب سیرت طیبہ پر ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ اردو زبان میں یہ پہلی غیر منقوط کتاب سیرت ہے اور اردو زبان وادب کے لئے ایک ایسے شاہ کار کی حیثیت رکھتی ہے جس پر اردو زبان بلاشبہ فخر کر سکتی ہے۔

☆......☆......☆

(۲) غزوات رسول اللہ ﷺ / بریگیڈیئر گل زار احمد/ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور/۳۸۲ص

غزوات نبوی کے جس پہلو پر ابھی تک بہت کم غور کیا گیا ہے اور جس پر تحقیق از حد ضروری ہے وہ غزوات اور سرایا کے راستوں کا صحیح تعین ہے، ان راستوں کی جغرافیائی مشکلات، اس بات کا پتہ چلانا کہ موسم کے اعتبار سے کون سی مزید

دشواریوں کا امکان تھا، اور اس دور کے ذرائع نقل و حمل کے مطابق اس کی کیا رفتار رہی ہوگی؟ ان راستوں کے قرب و جوار میں جو قبائل رہتے تھے ان سے اس غزوہ یا سریہ کے وقت کیسے تعلقات تھے؟ جب تک یہ تمام تفصیلات موجود نہ ہوں، اس وقت تک حضور ﷺ کے تزویراتی منصوبے (Strategic plan) اور تدبیراتی منصوبے (tactical plan) کے خدوخال نمایاں نہیں کیے جا سکتے اور نہ ہی غزوات رسول اللہ ﷺ کی حقیقی اہمیت اور مقام کو مکمل طور پر آشکارا کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں مندرجہ بالا تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب میں بعثت نبوی سے قبل کی جنگوں کے خدوخال بیان کیے گئے ہیں، مکہ اور مدینہ کے مابین اختلافات کے اسباب پر بھی بحث کی گئی ہے، اور پھر غزوہ بدر کی مکمل تفصیل پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ احتیاط کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

آخر میں پانچ ضمیمے بھی شامل کیے گئے جن کی ترتیب اور عنوانات درج ذیل ہیں:

الف۔ میثاق مدینہ کا مکمل متن۔ ب۔ بدر سے قبل کے غزوات و سرایا کی فہرست۔ ج۔ غزوۂ بدر الکبریٰ کے مقام کا تعین۔ د۔ شہداء بدر۔ ہ۔ عسکری اصطلاحات۔

حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کتابیات کی فہرست بھی شامل ہے لیکن مکمل نہیں ہے۔ بہ ہر طور کتاب اپنے موضوع پر ایک اچھی کاوش ہے۔

☆......☆......☆

(۳) **پیغمبر انقلاب ﷺ** / مولانا وحید الدین خان/ (۱) فضلی سنز، کراچی۔ (۲) دار التذکیر، لاہور/ ۲۰۸ص۔ (۳) المکتبۃ الاشرفیہ، لاہور۔ (۴) ملک اینڈ کمپنی، لاہور۔ (۵) مکتبہ الرسالہ، انڈیا۔

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ایسا محبوب موضوع ہے جس پر قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں علما اور محققین نے پرخلوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے اور سیرت کے ہر پہلو پر ہر زمانے، ہر زبان اور دنیا کے ہر خطے میں بے شمار کتب تحریر کی گئی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی سیرت کا یہ معجزہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس بحر ناپیدا کنار سے نہایت محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اپنی بساط کے مطابق موتی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ تسلسل برقرار رہے گا۔

آپ ﷺ پیغمبرِ انقلاب بھی تھے۔ انقلاب کے لئے آپ ﷺ کو جو لائحہ عمل دیا گیا وہ قرآن کریم کی صورت میں تھا جو بذات خود ایک معجزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کی بعثت تک ڈھائی ہزار سال کے اندر تمام موافق حالات بہترین طور پر جمع کر دیئے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے قانون الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے ان حالات کو استعمال کیا، اس کا نتیجہ عظیم الشان کامیابی کی صورت میں برآمد ہوا۔

مصنف نے اسی چیز کو مدنظر رکھ کر اپنی کتاب کے مواد کو ترتیب دیا ہے اور اسے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں حضرت آدم علیہ السلام سے مسیح علیہ السلام تک، نبوت محمدی کا ظہور، مثالی کردار، برتر اخلاقیات، اسباق سیرت اور سنت رسول ﷺ کے عنوانات کے تحت تاریخی اور علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے، حضور ﷺ کے اخلاقی اور معاشرتی خصائص کو بطور خاص اجاگر کیا گیا ہے جن کی مدد سے آپ ﷺ کو اپنی دعوت میں آسانی میسر ہوئی۔ دوسرے حصے میں پیغمبر انقلاب، حالات سے بلند ہو کر، پیغمبرانہ طریقہ کار، پیغمبر مکہ میں، اہل یثرب کا اسلام، ہجرت اور فتح

کے بعد کی شہ سرخیوں کے تحت مکی اور مدنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور ان واقعات کو ایک انقلاب کی صورت میں پیش کیا ہے۔ تیسرے حصے میں ختم نبوت، آپ ﷺ کا معجزہ، قرآن اور اصحاب رسول جیسے عنوانات زیر بحث لائے گئے ہیں، ان میں کوشش کی گئی ہے ان وسائل اور معاونات کا ذکر ہو جن کی امداد و تعاون آپ ﷺ کو مصطفوی انقلاب کے ضمن میں میسر رہا۔ چوتھے حصے میں اظہار رسالت عہد حاضر میں اور ہیروؤں کی نرسری کے دو عنوانات کے تحت مصنف نے اس مفروضے پر بحث کی ہے عہد رسالت کی طرح موجودہ دور میں بھی پچھلے ہزار سال سے قدرت کی جانب سے وہی موافق حالات مسلمانوں کے لئے پھر سے پیدا کر دیئے گئے ہیں جن میں وہ دعوت کا کام کرتے ہوئے اپنے دین کو ایک بار پھر نئی زندگی دے کر دنیا میں اسلام کو غلبہ دلا سکتے ہیں، بہ شرطیکہ وہ ان موافق حالات کو حکمت اور صبر کے ساتھ استعمال کریں۔

کتاب کا اسلوب بہترین ہے، عبارت میں روانی اور تسلسل ہے، حوالہ جات کا التزام نہیں کیا گیا اور نہ ہی کتابیات کی فہرست منسلک کی گئی ہے۔ مواد کو عصر حاضر کے محاورے کی رعایت سے پیش کیا گیا ہے۔ کتاب سیرت کے ذخیرے میں ایک اچھا اضافہ ہے۔



سن ۱۹۸۴ء

(۱) رسولِ کائنات ﷺ/ عبدالکریم ثمر/ مقدس پبلشرز، لاہور/ ۲۴۴ص

اس کتاب کو مصنف نے چھوٹے چھوٹے عنوانات کے تحت تقسیم کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ نبی خاتم ﷺ کی مقدس زندگی کو اس کی تمام جمال آفرینیوں، تابناکیوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ ہر مطالعہ کرنے والے کو اس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ سے واقفیت حاصل ہو سکے۔

کتاب میں کل ۲۱ ابواب ہیں جنہیں اس انداز سے ترتیب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مختصر اور جامع انداز میں نبی کریم کی حیات طیبہ میں رونما ہونے والے ہر واقعے کا احاطہ کیا جا سکے۔ ذیل میں ان ابواب کے عنوانات ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ ایک ہی نظر میں کتاب کے مشمولات کا جائزہ لیا جا سکے۔

پہلا باب: جزیرۃ العرب۔ دوسرا باب: آثارِ بہار۔ تیسرا باب: شعائر اللہ ۔ چوتھا باب: منصبِ رسالت ۔ پانچواں باب: اہل مکہ سے خطاب ۔ چھٹا باب: مکی زندگی ۔ ساتواں باب: سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کا اسلام۔ آٹھواں باب: اہل طائف کا ظلم عظیم۔ نواں باب: معراج ۔ دسواں باب: ہجرت مدینہ۔ گیارہواں باب: دیارِ حبیب۔ بارہواں باب: جہاد۔ تیرہواں باب: غزوہ احد۔ چودہواں باب: عاشقان رسول ۔ پندرہواں باب: غزوہ مریسیع ۔ سولہواں باب: صلح

حدیبیہ۔ سترہواں باب: غزوہ موتہ ۔ اٹھارہواں باب : غزوہ حنین۔ انیسواں باب: غزوہ تبوک۔ بیسواں باب: مسجد ضرار۔ اکیسواں باب: پہلا اسلامی حج۔ بائیسواں باب: صحابہ کرام۔ تیئسواں باب: حجۃ الوداع۔ چوبیسواں باب: عادات وخصائل۔ پچیسواں باب: تکمیلِ کار۔

مصنف نے کتاب میں مختلف واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے صرف کتاب کے نام کو ہی کافی سمجھا ہے نیز کتاب کے آخر میں کتابیات کے ذیل میں ''ماخذ و اشارت'' کے تحت صرف نو کتابوں اور ان کے مصنفین کے اسماء کا ذکر کیا ہے۔ انتہائی حیرت ناک بات ہے کہ صرف نو کتابوں سے اس کتاب کا مواد لیا گیا ہے۔ یہ چیز اس کتاب کے تحقیقی معیار کے بارے میں سوالیہ نشان پیدا کر دیتی ہے۔



(۲) فصاحت نبوی ﷺ / ڈاکٹر ظہور احمد اظہر/ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور/ ۳۷۶ص

فصاحت و بلاغت، جس کا بہترین اظہار خطابت ہے، ہمیشہ نبوت و قیادت کا لازمی حصہ رہی ہے۔ انسانیت کی اصلاح اور پیغامِ الٰہی کی تبلیغ اگر منصب و مقامِ نبوت رہا ہے تو خطیبانہ فصاحت و بلاغت ہمیشہ نبوت کی آن رہی ہے۔ سادگی سے بھرپور فصاحت و بلاغت اور پوری انسانیت کی خیر خواہی سے لبریز خیالات اور ہر معاملے میں علم و عمل میں یکسانیت اور توافق کی بناء پر ہادیٔ برحق، ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر تاثیر پیدا فرمائی جو کسی اور راہ نما اور خطیب کے کلام کو حاصل نہ ہو سکی۔ کلامِ نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی تاثیر خود آپ ﷺ کے افصح العرب ہونے کی اضافی شہادت بھی ہے اور آپ ﷺ کے ہادیٔ برحق ہونے کی بیّن و روشن دلیل بھی۔

اس کتاب میں مصنف نے رسول اللہ ﷺ کے بہ طور خطیب اوصاف بیان کئے ہیں۔ ''فصاحت نبوی'' سات ابواب میں منقسم ہے۔شروع کے تین ابواب تمہیدی ہیں جن میں اختصار کی کوشش کی گئی ہے۔پہلے باب (قیادت اور خطابت) میں انسانی تاریخ میں فن خطابت کی اہمیت پر بحث کی گئی ہے۔دوسرے باب میں انبیائے کرام علیہم السلام کے کمالِ خطابت کا تذکرہ ہے۔تیسرے باب (عرب اور خطابت) میں عربوں کی خطابت کا ذکر ہے اور چوتھا باب آں حضرت ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے لئے مختص ہے۔بعد کے تین ابواب میں کلام نبوت کے مختلف پہلوؤں خطبات نبوی، مکاتیب نبوی اور جوامع الکلم کے علاوہ معاہدات و مواثیق کو بیان کیا ہے۔کتاب کی تدوین میں مستند و معتبر کتبِ تاریخ و سیرت سے مدد لی گئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب مصنف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔

☆......☆......☆

(۳) نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں/ ڈاکٹر انعام الحق کوثر/

اسلامک پبلی کیشنز، لاہور/۴۳۲ص۔(۲) سیرت اکادمی، کوئٹہ۔

نوٹ: یہ کتاب ''سرورِ کونین کی مہک بلوچستان میں'' کے زیرِ عنوان بھی شائع ہوئی ہے۔

بلوچستان میں اسلام کی وجد آفریں خوشبوئیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پہنچ گئی تھیں۔۴۴ھ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بلوچستان کا علاقہ مکران فتح ہوا اور عرب فاتحین نے یہاں فوجی چھاؤنی قائم کی۔تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۹ھ/ ۷۰۷ء میں جب عظیم سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا تب تک بلوچستان کے ایک بڑے حصے پر مسلمان عملاً

نفوذ حاصل کر چکے تھے۔ یہاں اسلام نے اپنی صداقت اور روح پرور ابدی تعلیمات کی بدولت فروغ حاصل کیا۔ یہاں کے بلوچوں نے اسلام کو اس انداز میں اپنایا کہ اسلام بلوچ ثقافت و کلچر کا غیر فانی جزو بن گیا۔ یہاں ہزاروں علماء، صوفیا، محدثین، مفسرین اور مجاہدین نے جنم لیا۔ انہی علماء وصوفیاء کی بہ دولت دینی مدارس قائم ہوئے، دینی مجالس کا رواج عام ہوا۔ اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا گیا۔ دین اسلام کی اشاعت میں جہاں اور بہت سے عوامل شامل رہے وہاں ''نعت گوئی'' کو بھی بنیادی حیثیت حاصل رہی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعت کہنا بڑے نصیب کی بات ہے۔ یہ اللہ کی عطا ہے جسے مل جائے۔

بلوچستان میں بڑے بڑے نعت گو شعراء گزرے ہیں، جنہوں نے نعت کے روپ میں موتی بکھیرے ہیں۔ مولانا محمد فاضل درخانی، علامہ محمد عمر دین پوری، محمد اسحٰق سوز، ملا محمد حسن، مولانا حضور بخش جتوئی، محمد حسین عاجز، مولانا عبدالغفور احسن، سعید احمد گوہر، قیوم راشد قریشی، غلام جمیل، سرور سودائی، رب نواز مائل، ماہر افغانی، فاروق فیصل، عرفان الحق قائم بلوچستان کے قدیم وجدید معروف شعراء ہیں۔

مصنف نے بلوچستان کے ان شعراء کرام کے حالات کو جمع کیا ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت لکھی ہے۔ اندازاً پانچ سو جدید و قدیم شعراء کا تذکرہ مصنف کی کتاب ''سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں'' شامل ہے۔ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے، جن کے عنوانات ''براہوی کتب اور نعت گوئی''، ''بلوچی کتب اور نعت گوئی''، ''پشتو کے نعت گو شعراء''، ''فارسی گو شعرا کا نعتیہ کلام''، ''اردو نعت گوئی اور چند متعلقہ کتب''،

''بلوچستان میں نعتیہ مشاعرے'' اور ''بلوچستان میں دینی مدارس'' ہیں۔ نعت گو شعرا کے تذکرے میں ضمناً بلوچستان کے علمی، ادبی، دینی حلقوں کا تذکرہ بھی آ گیا ہے۔ یوں مصنف نے بکھرے موتیوں کو ایک لڑی میں پرو کر قیمتی ہار کی شکل دے دی ہے۔ آج ہر لائق آدمی اس ہار کو گلے کا زیور بنانے کو تیار ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی تیاری میں جس تحقیق و تدقیق اور محنت و کاوش سے کام لیا ہے وہ لائق صد آفرین ہے۔

خوب صورت گرد پوش، مضبوط جلد، سفید کاغذ پر شائع شدہ کتاب ہر لائبریری کے لئے ''حوالہ جاتی کتاب'' کے طور پر لازمی ہے۔ کتاب میں حروف خوانی پر کچھ توجہ دے دی جاتی تو کتاب کے حسن میں مزید اضافہ ہو سکتا تھا۔



(۴) نبی کریم ﷺ / سلیم یزدانی / مجلس شاہ فرید، تقسیم کار: مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی ☆ فرید پبلشرز، کراچی / ج ۱، ۳۴۴ ص۔ ج ۲، ۲۷۰ ص

نبی آخر الزماں ﷺ کی حیات مبارکہ کا ہر لمحہ سراسر ہدایت اور خیر کا سرچشمہ ہے اور اس کا اتباع انسانی فلاح کی منزل، جس نے نبی کریم ﷺ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے اللہ سے تعلق قائم کیا وہ کامیاب ہو گیا۔

مصنف نے زیر نظر کتاب بنیادی طور پر نوجوانوں کے لئے تحریر کی ہے تا کہ ان میں نبی کریم ﷺ کی ذات سے محبت کا جذبہ پیدا ہو، ان کے کردار کی اصلاح ہو اور ان کے اخلاق میں پاکیزگی جنم لے۔ اس لئے کتاب میں مذکور واقعات میں مصنف نے تاریخی تسلسل کو ثانوی حیثیت دی ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک یہ کتاب سیرت کی ہے، تاریخ کی نہیں اور سیرت کی کتاب میں نبی کریم ﷺ کی سیرت اور اس سے متعلقہ حالات و واقعات کی اثر پذیری کو مقدم رکھنا چاہئے نہ کہ

تاریخی تسلسل کو۔ کتاب میں مصنف نے اختلافی مباحث سے دامن بچاتے ہوئے اختصار کے ساتھ اسوۂ نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ کتاب نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں کو سامنے لاتی ہے، آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے اسلوبِ دعوت کو اجاگر کرتی ہے۔

زبان کی سادگی اور اسلوب و بیان کی شیرینی قاری کو اپنی جانب کھینچتی ہے۔ واقعات کی صحت اور روایات کی مسلمہ حیثیت کا بھی خیال رکھا گیا ہے، روایت و درایت کی پے چیدگیوں سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے، طرزِ تحریر اثباتی و متاثر کن ہے جو نوجوان نسل کی عملی اور علمی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اختلافی مباحث سے صرفِ نظر کے باوجود واقعاتِ سیرت کو زبان و ادب کی شگفتگی کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ واقعاتِ سیرت کے بیان میں ندرت اور انوکھا پن ہے مثلاً کتاب کا آغاز ام معبد کے جس واقعے سے کیا گیا ہے وہ ہجرتِ مدینہ کے وقت دورانِ سفر ظہور میں آیا جب کہ اعلانِ نبوت کو اس وقت تیرہ سال گزر چکے تھے۔ انتہائی دل چسپ بات یہ ہے کہ پہلی جلد کا اختتام بھی اسی واقعے پر ہوا ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیرت کی مناسبت سے گذشتہ انبیاءعلیہم السلام کے بعض اہم واقعات کا علم ہوتا ہے جو رسالت کی صفات کا خاصہ ہیں۔ ان واقعات کو بیان کر کے، مصنف نے سیرت نبوی سے خاص ربط اور تعلق پیدا کیا ہے جس سے ہم رسول پاک ﷺ کی سیرت سے واقف ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ بعض دیگر انبیائے علیہم السلام کی سیرت اور واقعات سے بھی آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست دی گئی ہے اور اشاریہ بھی دیا گیا ہے، جس سے کتاب کی وقعت اور مقام میں اضافہ ہوا ہے۔

☆......☆......☆

(۵) نقوشِ سیرت/ پروفیسر علیم الدینؒ/ انجمن حیات اسلام، لاہور/ ۲۳۲ص

رسول اللہ ﷺ کی حیات بابرکات عالم انسانیت اور حیات بشری کے تمام شعبہ جات کے لئے مکمل رہنمائی کا منبع اور اسوہ ہے۔ اسی بنا پر یہ ایک فرد کی سیرت نہیں بل کہ عالم گیر اسوہ ہے جو تا قیامت ہر زمانے کے لئے ضابطۂ حیات ہے، جس سے ہر شخص رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس کو قرآن کریم مین سراجاً منیراً کہا گیا ہے، گویا بنی نوع انسان کے لئے یہ ایک دائمی ہدایت اور روشنی کا مینار ہے۔ سرور کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ درحقیقت شریعتِ اسلام اور قرآن کریم کی عملی تفسیر کا دوسرا نام ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول مبارک ہے: کان خلقه القرآن۔ لہٰذا آں حضرت ﷺ کا اتباع وسیلۂ نجات ہے۔ ارشاد باری ہے:

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (النساء: ۸۰)

''نقوشِ سیرت''، محسنِ انسانیت ﷺ کی سیرت مبارکہ پر مصنف کے وقتاً فوقتاً لکھے گئے مضامین اور تقاریر کا مجموعہ ہے۔ ان کی بیشتر تقاریر کے متن ناپید ہیں اور بہت سے مضامین کم یاب ہیں، تاہم جو دست یاب ہوسکے انہیں ترتیب دے کر اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ ان مضامین میں ایک تسلسل اور ربط ہے۔ جن میں سرور کائنات ﷺ کی حیات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے نیز سیرت رسول ﷺ کی اہمیت واثرات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

کتاب کے اہم مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کا عزم واستقلال۔ مساوات کا پیغمبر۔ آں حضرت ﷺ کا سفرِ ہجرت۔ معراج کی یادگار۔ تاریخ مسجد نبوی۔ بیت النبی علیہ الصلوۃ والسلام۔

خلقِ عظیم۔ مجبور دشمنوں پر رسول اللہ ﷺ کی شفقت۔ سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں اتحاد و تنظیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانیٔ عظمتِ انسانی۔ سیرت ہادیٔ اعظم ﷺ اور اسلام کی دعوتِ انقلاب۔

کتاب کے آخر میں اغلاط نامہ بھی شامل ہے جس میں کتاب میں رہ جانے والی غلطیوں کی نشان دہی اور تصحیح کی گئی ہے۔



سن ۱۹۸۵ء

مدینۃ الرسول ﷺ / علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ / مکتبہ اویسیہ ، ساہیوال / ۲۸۶ص

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت کے لئے منتخب فرمایا، اپنی دعوت کا مرکز بنایا، حیات طیبہ کے آخری دس سال یہاں گزارے، اسے اپنا حرم قرار دیا، اس کے لئے برکت کی دعا مانگی۔ آپ ﷺ کا روضۂ مبارک یہاں ہے، اس شہر میں فوت ہونے والے کو اپنی شفاعت کی خوش خبری دی، ایمان سمٹ کر یہیں آئے گا۔ دجال یہاں داخل نہیں ہو سکے گا، اور طاعون کی بیماری اس میں نہیں پھیلے گی، یہ شہر آنکھوں کا نور ہے، دلوں کا سرور ہے، جہاں ہر قدم جائے عبرت ہے۔ یہاں وہ مساجد اور مقامات ہیں جہاں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام نے اپنی پیشانیاں رب کے حضور جھکائیں، ان مقامات سے مسلمانوں کی دینی یادیں وابستہ ہیں، اہل نظر و تحقیق کو یہاں آیات و احادیث کی تشریح ،غزوات کی تاریخ اور معجزات کی تفصیل ملتی ہے، انصاری قبائل کی جگہوں کا تعین ہوتا ہے۔ ایک ایسا شہر ہے جہاں فکری معلومات اور مشاہداتی مطالعے کا باہمی ربط گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے مدینہ منورہ کے اسماء، فضائل، حدود، تاریخی مساجد، بعض تاریخی پہاڑوں، کنوؤں اور وادیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ غزوات کے مقامات اور قبائلِ انصار کے مقامات کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہجرت

کے واقعے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور مسجد نبوی کی تعمیر کے تاریخی ارتقا کو بھی زیر قلم لایا گیا ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں مدینہ منورہ کی مشہور حویلیوں، ڈاک خانوں، بنک، پولیس، بجلی اور فون کے دفاتر، مدینہ منورہ سے متعلقہ بستیوں، پاکستانی مراکز، مدینہ منورہ کے مدارس، مشہور محلوں، اور مدینہ کے تمام حکمرانوں کا حال بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مدینہ کے درختوں اور کھجوروں کی فضیلت اور احکام بھی بتائے گئے ہیں۔

تحقیقی حوالے سے بعض ایسی باتوں کا بھی تذکرہ اس کتاب میں آ گیا ہے جو مسلمانوں کی اکثریت کے ہاں متفقہ نہیں ہیں اور فرقہ پرستی میں معاون سمجھی جاتی ہیں، ایسی باتوں سے اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں احتراز کرنا چاہئے۔

کتاب میں مختلف مقامات کی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ حوالہ جات اور کتابیات دیئے گئے ہیں لیکن کتابیات مکمل نہیں ہے۔ مدینہ طیبہ کے حالات پر مبنی یہ کتاب بہ ہر حال مقاماتِ سیرت کے موضوع پر کتب میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔



سن ۱۹۸۶ء

سرورِ کونین ﷺ کی فصاحت و بلاغت / علامہ شمس بریلویؒ / مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم، اے جناح روڈ، کراچی / ۳۶۶ ص

سیرت طیبہ ایک آفاقی اور ہمہ گیر موضوع ہے، اس کا ہر پہلو اس قدر وسیع اور وقیع ہے کہ اس پر جس قدر بھی لکھا جائے، کم ہے، مغازی رسول، وشمائل نبوی، اخلاق نبوی، معیشت نبوی، معاشرت نبوی، سیاست نبوی، ریاست نبوی اور زراعت نبوی کے موضوعات پر ہر چند کہ لاتعداد صفحات لکھے جا چکے ہیں مگر پھر بھی بہت کچھ لکھنے کی گنجائش باقی ہے۔

کتب فنون میں فصاحت کی اصطلاحی تعریف یہ کی گئی ہے:

عبارة عن اللفظ البينة الظاهرة المتبادرة الى الفهم، والمانوسة الاستعمال بين الكتاب والشعراء لمكان حسنها.

(سید احمد الہاشمی / جواہر البلاغہ / بیروت، دار الکتب العلمیہ / ص ٦)

فصاحت ایسے واضح اور ظاہر المعنی الفاظ سے عبارت ہے جو حسن ترتیب کے سبب جلد اپنا مفہوم واضح کرتے ہوں، اور ان کا استعمال اہل قلم اور شعرا کے ہاں مانوس ہو۔

نبی کریم ﷺ کی فصاحت و بلاغت کو بیان کرنے کے لئے مصنف نے اس

کتاب کو تاریخی ارتقا کے انداز میں شروع کیا ہے۔اس سلسلے میں مصنف نے قدیم اقوام کے زمانے سے فصاحت و بلاغت کو بیان کیا ہے تا کہ تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہو سکے کہ اسلام کی آمد سے قبل اقوام عرب کن مراحل سے گزریں اور کن کن خطوں میں آباد ہوئیں۔ان کی معاشرتی حالت کیا تھی؟ان کا ادب اور فنون کس منزل پر تھے؟ان کی شاعری کی کیا کیفیت تھی؟ان کی فصاحت و بلاغت کس منزل پر تھی؟اپنی زبان دانی پر ناز کرنے والے کلام اللہ اور نبی کریم ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے سامنے اپنی زبان کو کیوں نہ کھول سکے؟ قرآن کریم کے وجوہ اعجاز کیا تھے؟ صاحبِ قرآن ﷺ کی فصاحت و بلاغت کا کیا مقام اور معیار تھا؟ آپ ﷺ کے ارشادات گرامی، آپ ﷺ کے جوامع الکلم ، آپ ﷺ کے ضرب الامثال، مکتوبات گرامی اور خطبات کی بلند پائیگی کا کیا عالم تھا؟ آپ ﷺ کوفن شاعری کیوں نہیں سکھایا گیا؟ان تمام مباحث پر فاضل مصنف نے اپنے علم کے بہ قدر روشنی ڈالی ہے۔اس کے ساتھ مشہور عربی رسم الخط اور مختلف قبائل میں مستعمل زبانوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

عجیب بات ہے کہ اس ایوارڈ یافتہ کتاب میں حوالہ جات کا کوئی خاص اہتمام نظر نہیں آتا خصوصاً جوامع الکلم کے ذیل میں نقل کی گئی احادیث مبارکہ کے حوالے بالکل نہیں دیئے گئے، دیگر مقامات پر بھی حوالہ دینے میں تساہل سے کام لیا گیا ہے اور صرف کتاب کا نام ذکر کر دینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔کتابیات کی فہرست بھی شامل نہیں کی گئی۔بعض مقامات پر عربی عبارات کی نقل میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا جس کی بنا پر کتاب کا معیار کم ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔



سن ۱۹۸۷ء

ذکر رسول ﷺ (مثنوی رومی میں) / ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی / (۱) ترقی اردو ادب، لاہور۔ (۲) نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن، سنگ میل، لاہور/ ۲۳۲ص

مثنوی یا مثنوی معنوی مولانا روم کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے جو شہرت عام اور بقائے دوام سے متصف ہے۔ اسے انسانی فکر کی بہترین تخلیقات میں سے سمجھا جاتا ہے۔ اس میں تلاشِ حق سے لے کر ایک عارف کے کمال کو پہنچنے کے مراحل تک اخلاق اور عرفان و تصوف کے تمام اساسی اور بنیادی مسائل کو شرح، آیات قرآنیہ، اور نبی کریم کی ﷺ سنن و احادیث کی روشنی میں پرکھا اور پیش کیا گیا ہے۔ نیز اس ضمن میں قدیم صوفیاء و مشائخ کے اقوال و اعمال کی طرف بھی توجہ دی گئی ہے اور توضیح و تشریح کے لئے جگہ جگہ داستانوں اور تمثیلات کا سہارا لیا گیا ہے تا کہ معمولی سمجھ بوجھ کا قاری بھی ان مسائل کو آسانی سے سمجھ سکے۔

مثنوی رومی علم و عرفان کا ایک بحر بے کراں ہے جس کی غواصی کے لئے بڑی مدت اور جس کے سمجھنے کے لئے وسیع مطالعہ درکار ہے۔ مثنوی رومی چھ دفاتر پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مختلف مسائل کو پرکھا اور پیش کیا گیا ہے چناں چہ یہ چھ دفاتر بہت سی آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے مزین ہیں۔ ان دو (قرآن و حدیث) کے ساتھ فخر موجودات نبی کریم ﷺ کا ذکر ایک لازمی امر ہے۔ چناں چہ مثنوی میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد نبی کریم ﷺ کا

ذکر مبارک کہیں ایک آدھ شعر میں اور کہیں زیادہ اشعار میں ملتا ہے۔ یہ ذکر کہیں تو برسبیل تذکرہ آیا ہے، کہیں حضور پاک ﷺ سے منسوب کسی واقعے کے ذیل میں، اور کہیں تفسیر حدیث کے ضمن میں نظر آتا ہے۔ مصنف نے اسی ذکر خیر کو اپنی اس کتاب کا موضوع بنایا ہے۔

مصنف کا یہ کام شروع میں ملک کے بعض مؤقر مجلّات میں بھی شائع ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مثنوی کے تمام دفاتر کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا اور اسے کتابی صورت میں پیش کیا۔

مصنف نے اپنی اس کتاب میں اپنے قلم کو صرف ذکرِ خیر الانام ﷺ تک ہی محدود نہیں رکھا بل کہ بعض مواقع پر سیاق وسباق مین وارد موضوعات کو بھی زیر قلم لایا ہے، لیکن انہیں پیش کرتے ہوئے انہوں نے فلسفیانہ اور مشکل مباحث سے دامن بچاتے ہوئے سیدھا سادا راستہ اختیار کیا ہے تا کہ فارسی زبان سے نا آشنا عام قاری بھی افکار رومی سے بڑی حد تک آشنا ہو جائے۔ یوں اس کتاب کے ذیل میں مثنوی رومی کا خاصا نچوڑ اردو کے قالب میں ڈھل کر اس کتاب کی صورت میں منصۂ شہود پر آیا ہے۔

مصنف نے مثنوی کے تمام دفاتر مین پائے جانے والے ذکر رسول ﷺ کو مثنوی ہی کی طرز پر اپنی کتاب میں پیش کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ہر دفتر میں کئے جانے والے ذکر رسول ﷺ کو اسی دفتر کے عنوان سے پیش کیا ہے۔ جہاں جہاں کسی تشریح، حوالے یا توضیح کی ضرورت پڑی تو مصنف نے اس کا بھی اہتمام کیا ہے اور اس سلسلے میں حوالہ جات کا طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ ہر باب کے حوالہ جات کو باب کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی اشاعت دوم میں دو اضافی مضامین بہ عنوان ''مثنوی رومی کی

دعائیں'' اور ''مثنوی رومی میں 'طفل و کودک' کی تمثیلات'' شامل کیے گئے ہیں۔
کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے۔
• کتاب کی زبان سلیس اور اسلوب آسان اور عمدہ ہے، پیش کش معیاری ہے۔



سن ۱۹۸۸ء

(۱) **طب نبوی ﷺ (جلد اول)** / ڈاکٹر خالد غزنوی / الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور/ مختلف سالوں میں مختلف عنوانات کے تحت وقتاً فوقتاً شائع ہوئیں۔ ج ۱، ۲۵۳ص ۔ ج ۲، ۵۷۴ص ۔ ج ۳، ۳۸۶ص ۔ ج ۴، ۳۴۶ص ۔ ج ۵، ۳۸۴ص ۔ ج ۶، ۴۰۰ص

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے جس نبی کے ہونے کی اللہ سے استدعا کی تھی اس کی صلاحیت میں حکمت کا جاننا بھی تھا۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور نبی ﷺ کو تمام علوم سکھا دیئے گئے ۔ انسانی زندگی میں تن درستی کی بقا اور بیماریوں کے علاج کی بہت اہمیت ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اس بارے میں اپنی احادیث میں مختلف بیماریوں کا علاج بیان فرمایا ہے۔ تمام جلیل القدر محدثین نے اپنی مرتب کردہ کتب حدیث میں ''کتاب الطب'' کے عنوان سے طب سے متعلقہ احادیث کو ذکر کیا ہے۔

ان تمام احادیث کے مجموعے کو طب نبوی کہا جاتا ہے، طب نبوی تمام مسلم محققین کے لئے ایک بابرکت موضوع فکر ومطالعہ ہے۔ مسلمانوں نے ہر دور میں طب نبوی سے استفادہ کیا ہے۔ اس موضوع پر مشرق ومغرب دونوں جگہ کے ماہرین نے کتب لکھی ہیں اور متعدد سائنسی تجربات کے ذریعے ان کی فوائد کی جانچ

کی ہے۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے طب اسلامی اور میڈیکل سائنس کو یک جا کیا ہے۔اس کتاب میں پھلوں اور سبزیوں کی افادیت اور مختلف بیماریوں میں ان کے استعمال کو طب نبوی کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ کتاب کی ابتدا میں ''محمد ﷺ، ایک طبیب حاذق'' کے عنوان سے ۹ صفحات میں یہ بحث کی گئی ہے کہ حضور ﷺ ایک مکمل اور ماہر طبیب تھے جنہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے علم طب سمیت تمام علوم عطا فرمائے گئے تھے۔اس کے بعد ستائیس اشیاء کے طبی خواص اور احادیث نبوی میں ذکر اور ان کے ذریعے کئے جانے والے علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ان میں سے چند اہم اشیاء کے نام یہ ہیں:

انجیر، زیتون، سرمہ، سرکہ، جو، تربوز، شہد، شہد کی مکھی، کلونجی، گوگل، لوبان، میتھی، منقہ، اور سنا مکی وغیرہ۔

ہر چیز کے ساتھ اس کا عربی اور انگلش نام بھی دیا گیا ہے تاکہ قاری کو اس چیز کی شناخت میں دقت نہ ہو۔حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں مگر کتابیات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ کتاب کی پیش کش عمدہ ہے، اسلوب سادہ ہے، طبی موضوع پر ہونے کے باوجود کتاب پڑھنے میں اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اپنے موضوع کے حوالے سے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی کتب میں بہترین اضافہ ہے۔

☆......☆......☆

(۲) خطبات رسول ﷺ / ڈاکٹر محمد میاں صدیقی / اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور/ ۲۰۸ص

سرورِ دو عالم ﷺ کے ارشادات حکمت اور موعظہ حسنہ کے انمول موتی ہی نہیں، فصاحت و بلاغت کے شاہ کار اور سہل ممتنع کا نمونہ بھی ہیں۔آپ ﷺ کی

فصاحت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تھی، مصنوعی نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو معانی پر احاطہ کرنے کی وہبی صلاحیت ودیعت فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کو عرب کے مختلف لہجوں خصوصاً قریش کے شائستہ اور کمال یافتہ لہجے پر غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ عرب کے اس معاشرے میں جہاں لوگوں کو اپنے کمال نطق وفصاحت پر اس قدر غرور تھا کہ وہ اپنے علاوہ دیگر دنیا کو عجمی (گونگا) کہتے تھے، آپ ﷺ کی فصاحت کمال کے اس درجے پر تھی جہاں اس کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔

زیر نظر کتاب خطبات رسول ﷺ کے عنوان پر ہے۔ اس میں خطبات رسول ﷺ کو جمع کیا گیا ہے۔ خطبات کے متون وترجمے سے پہلے ۳۴ صفحات پر مشتمل سیرت طیبہ کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اختصار کی بنا پر ایک سوانحی تشنگی محسوس کی جا سکتی ہے، بالخصوص ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیش آنے والے واقعات کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس جائزۂ سیرت کے اختصار کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس کتاب میں سوانح نبی مقصود نہیں ہے، لیکن اسے اس لئے ذکر کیا گیا تا کہ قاری کے ذہن کو فرمودات محمد ﷺ کی روح تک پہنچنے اور ان کی حکمت اور قدر وقیمت کے صحیح ادراک کے لئے تیار کیا جائے۔

اس مجموعے میں کل ۲۹ خطبات شامل ہیں، جن کا آغاز صفا کی پہاڑی کے مشہور خطبے سے ہوتا ہے۔ حجۃ الوداع اور غدیر خم کے خطبات تاریخی ومنطقی ترتیب سے آخری حصے میں شامل ہیں۔ خطبات کے متون کو نقل کرنے کے سلسلے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ خطبات کا اردو ترجمہ اپنی صحت اور شائستگی کے اعتبار سے امتیازی شان کا حامل ہے، اس کے ساتھ ساتھ مرتب کی عالمانہ تشریحات نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے جن کی بدولت ان خطبات کا مفہوم موقع ومحل کے پس منظر میں نہایت خوبی کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا

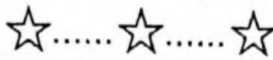
ہے کہ ہر خطبے کا پس منظر بیان کیا جائے نیز اس بات کو بھی ذکر کر دیا جائے کہ کس موقع اور کن حالات میں یہ خطبہ دیا گیا۔ ہر خطبے کے آخر میں اس کے مآخذ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خطابت کا اعجاز بیان آپ ﷺ کی نبوت کا حصہ اور آپ ﷺ کا معجزہ تھا، جس نے انسانی تاریخ کے ایک مشکل دور میں اللہ کے پیغام کی دعوت دینے کا فریضہ انجام دیا، جب طرح طرح کی کمزوریاں، برائیاں اور بشری خامیاں عروج پر تھیں، آپ ﷺ کے اعجازِ خطابت نے بکھرے ہوئے عرب کو ایک لڑی میں پرو دیا، اس کے نتیجے میں برسوں سے جنگ و جدل میں مصروف قبائل آنِ واحد میں آپس میں شیر و شکر ہو گئے، جہالتیں علم کی رفعتوں سے بدل گئیں، شدتوں نے اسلام کے عدل و اعتدال کے راستے کو اپنا لیا، قتل و غارت گری عفو و کرم میں بدل گئی، اور چوری، ڈکیتی اور لوٹ مار نے رحم و ترحم اور ایثار و انفاق کی صورت اختیار کر لی، ان تمام انقلاب ہائے مزاج و طبیعت کے پیچھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل خطابت اور آپ ﷺ کا معجزاتی تکلم نظر آتا ہے۔

۲۳ عربی مصادر اور ۱۲ اردو مصادر پر مشتمل کتابیات کی فہرست دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف نے اس سلسلے میں مواد کے انتخاب کے لئے بنیادی مصادر و مآخذ سے استفادے کا بہت اہتمام کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں شامل کئے گئے اسماء الرجال کے اشاریے نے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں خطبات کو جمع کرنے میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ وہ خطبہ ہی ہو، حدیث نہ ہو، اس لئے کہ بعض دیگر حضرات نے جو خطبات جمع کئے ہیں ان میں بعض طویل احادیث کو بھی شامل کر دیا ہے۔ جب کہ خطبہ کا ایک الگ تصور ہے اور اس کی زبان اور اندازِ بیان بھی

قدرے مختلف ہوتا ہے۔



(۳) رسولِ اکرم ﷺ / اُمِّ فاروق / ادارہ ترجمان القرآن، لاہور / ۲۴۰ص

مذکورہ کتاب میں مصنفہ نے حضور اکرم ﷺ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی خصوصیات، پہلوؤں اور تعلیمات پر روشنی ڈالی ہے، اس لئے کہ ان دونوں پہلوؤں کو یک جا کرنے سے ہی مکمل زندگی کا احاطہ ممکن ہوتا ہے۔

اس کتاب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مصنفہ نے اس میں سیرتِ رسول ﷺ کا مطالعہ ''خاتون خانہ کے زاویۂ نگاہ'' سے کیا ہے۔ چناں چہ مصنفہ نے آپ ﷺ کی گھریلو زندگی، ازواج مطہرات سے تعلقات، خورد و نوش کا ذوق، گھر والوں سے معاملات، سماجی ہدایات، خوش طبعی اور خوش مزاجی اور اس کے علاوہ بھی سیرت طیبہ سے عورت اور خانہ داری کا جو بھی مواد میسر آیا، اسے اس کتاب میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے دور میں خواتین کی تعلیم کے لئے کئے گئے اقدامات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس تمام مواد کی پیش کش کے لئے مصنفہ نے ۲۳ عناوین کا سہارا لیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست دی گئی ہے۔

درحقیقت یہ ایک ایسی کتاب ہے جو رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا خواتین کی نظر سے مطالعہ پیش کرتی ہے اور ان کے لئے خصوصی رہنمائی اور ہدایت فراہم کرتی ہے۔



سن ۱۹۸۹ء

آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام/ مسز تسلیم انور بُرہیہ/ بُرہیہ محلّہ، دادو/ ۱۵۹ص

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے زمانے میں عورت ساری دنیا میں کم زور ترین اور محکوم سمجھی جاتی تھی ۔ وہ بہت سے قانونی حقوق سے محروم تھی، اس وقت موجود مذاہب میں عورت پر اس قدر ظلم و ستم ہوتا تھا کہ مذہبی امور میں حصہ تک لینا اس کے لئے ممنوع تھا۔ بل کہ بعض مذاہب میں عورت کو سر چشمۂ گناہ سمجھا جاتا تھا۔ عرب میں بھی عورت کو ضرورت کی ایک چیز کا درجہ دیا جاتا تھا، جس کا کام قبیلے اور قوم کی خاطر جفا کش سپاہی اور مرد پیدا کرنا ہوتا تھا، لڑکیوں کو ان کی پیدائش کے ساتھ ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ بدکاری اور بے حیائی پر فخر کیا جاتا تھا، ان گنت بیویاں رکھنے کا عام رواج تھا، عورت کو کوئی حق بھی حاصل نہ تھا وہ کسی جائیداد کی وارث نہیں بن سکتی تھی، جب اس کا شوہر مر جاتا تھا تو وہ شوہر کے بیٹے اور جانشین کے حصے میں آ جاتی تھی۔

دنیا کی معلوم انسانی تاریخ میں حضور ﷺ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے عورت پر روا رکھے جانے والے مظالم اور مشاکل کو یک سر ختم کر کے اسے ایک باعزت مقام دیا اور تمام معمولات زندگی میں اس کا حصہ اور فرائض مقرر کیے۔

اس کتاب میں حضور ﷺ کی عورت کے ساتھ اچھے سلوک اور اسے ایک باعزت مقام دینے کی جدو جہد کا تذکرہ ہے۔اس سلسلے میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی کاوشوں، جدو جہد اور سیرت کا جائزہ لیا گیا ہے۔کتاب اگر چہ مختصر ہے مگر دیئے گئے عنوانات کے تحت مصنفہ نے موضوع کا ہر ممکن احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

طباعت کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے نیز حوالہ جات اور کتابیات کی تحقیقی انداز میں مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اس موضوع پر حالات حاضرہ اور موجودہ دور میں برپا ہونے والے فتنوں کے تناظر میں عام فہم اور تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔



سن ۱۹۹۰ء

(۱) نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات/ ڈاکٹر سیدہ سعدیہ غزنوی/ (۱) ثناء پبلی کیشنز، لاہور۔ (۲) الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور/ ۲۱۶ص

تعلیمات نبوی میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کی رعایت رکھی گئی ہے اور اس حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو خوش گوار اور پر مسرت بنانے میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جسم کی صحت وتوانائی، روح کی بالیدگی وپاکیزگی، ذہن کی طہارت و لطافت، ارادوں اور نیتوں کی اصلاح اور کردار کی عظمت وبلندی اسوۂ رسول ﷺ کے لازمی ثمرات ہیں۔

علم نفسیات میں انسانی کردار اور اس کے رویے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم نفسیات اپنی جدیدیت کے باوجود آج بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکا، جہاں اسے عہدِ نبوی میں دیکھا گیا تھا، اس کتاب میں بھی اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید نفسیات کے مقابلے میں مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

مصنفہ نے نبی کریم ﷺ کی بہ طور ماہر نفسیات امتیازی خصوصیات کو بیان کیا ہے۔ کتاب میں اس بات کی وضاحت پر زور دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نفسیات اور علم نفسیات کو نہ صرف قابل عمل شکل عطا فرمائی ہے بل کہ نفسیاتی مسائل

کا علاج بھی تجویز فرمایا ہے۔

کتاب اپنے موضوع کی مناسبت سے سیرت نبوی کی ہمہ گیریت کا ایک واضح ثبوت بھی ہے جس میں ماہرین نفسیات کو اس جانب متوجہ کیا گیا ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی سیرت اور تعلیمات میں ہر مشکل اور بیماری کا علاج پایا جاتا ہے، ضرورت صرف سچے دل سے اسے ڈھونڈنے اور طلب کرنے کی ہے، اور وہ بھی اگر کوشش کریں تو اپنے میدان عمل میں تعلیمات نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انسانی فطرت، کردار، اور سوچ کے بارے میں بڑے واضح اور ٹھوس خیالات کا اظہار فرمایا۔ نبی ﷺ کی شخصیت کے اس پہلو کی جانب زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔

کتاب میں حوالہ جات تو دیئے گئے ہیں مگر کہیں نامکمل اور ادھورے ہیں اور کہیں صرف کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے۔ آخر میں کتابیات کی فہرست بھی شامل نہیں کی گئی جس سے کتاب کا تحقیقی معیار کم نظر ہوتا نظر آتا ہے۔ طباعت و اشاعت میں سلیقہ مندی ہے۔

اپنے موضوع کی مناسبت سے یہ کتاب سیرت کے ذخیرے میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔



(۲) سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی / بیگم گوہر ممتاز قاضی / مطبع لنک بیورو، کراچی / ۱۴۸ص

مصنفہ اپنی کتاب کی وجہ تصنیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

کتاب کا عنوان ''سیرت النبی اور ہماری زندگی'' ہے۔ ان شاء اللہ یہ اپنی نوعیت کا منفرد عنوان ہوگا۔ ہم مسلمان ہیں، اسلامی ملک کے باشندے

ہیں، دیکھنا یہ ہے کہ ہماری زندگی کہاں تک تک رسول مقبول محسنِ انسانیت کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق گزر رہی ہے۔اس کتاب کی تصنیف و تالیف کا مقصدِ اول یہی ہے کہ دینِ الٰہی اور شریعت کو اللہ کی میں زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔

کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پانچوں ابواب کے عناوین یہ ہیں: باب اول: سیرت، باب دوم: کتاب وسنت، باب سوم: نبوت ورسالت، باب چہارم: سیرت و حیات طیبہ، باب پنجم: اسلامی نظریۂ حیات کی خصوصیات اور ہماری زندگی۔

ان پانچ ابواب میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کس حد تک آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے میل کھاتی ہے نیز اس سلسلے میں کن کن عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ آج کے پرفتن دور میں ہم سیرت النبی ﷺ کے عملی پہلو پر کس انداز میں عمل کر سکتے ہیں اور ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کے لئے سیرت النبی ﷺ سے کس طرح استفادہ کرنا چاہئے۔ کتاب کا اسلوب زیادہ تر مقامات پر ترغیبی انداز لئے ہوئے ہے جس کی تاثیر میں اضافے کے لئے سیرت النبی کی عملی مثالوں سے خوب استفادہ کیا گیا ہے۔

کتاب کی تیاری میں مستند کتبِ سیرت و تاریخ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ طباعت واشاعت درمیانے درجے کی ہے۔ حوالہ جات دینے کے سلسلے میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔



سن ۱۹۹۱ء

(۱) نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی/ ڈاکٹر نور محمد غفاری/ (۱) دیال سنگھ لائبریری، لاہور۔ ۱۹۹۱ء، (۲) نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن، ادارۃ الانور، نیو ٹاؤن، کراچی/ ۴۰۸ص۔ (۳) اسلام آباد۔

حضور کریم ﷺ کی ذات کفر وظلمت کے اندھیروں میں روشنی کا مینار ہے اور معاشی غموں کے بوجھ تلے کراہتے ہوئے دکھی انسانوں کی سچی ہم درد اور غم خوار ہے جن کی معاشی تعلیمات کی برکت سے غریب، پس ماندہ حال اور محنت کش طبقے کو سرمایہ دار، وڈیرے اور آجر کے برابر زندگی گزارنے کا حق مل گیا۔

۱۹ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے آپ ﷺ کے تعلیم کردہ معاشی و اقتصادی پہلوؤں پر تفصیلاً بحث کی ہے۔

پہلے باب میں جاہلی عرب کا معاشی نظام کے عنوان سے زمانہ جاہلیت کے معاشی نظام کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا باب ولادت با سعادت آپ ﷺ کی زندگی کے معاشی حالات کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً ابو طالب کی کفالت، گلہ بانی، تجارتی شغل، حلف الفضول کی معاشی دفعات اور آپ ﷺ کے تجارتی اسفار (جن میں شام، یمن اور بحرین اور آخر میں چینی تاجروں سے ملاقات کا ذکر ہے)، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور اس نکاح کی وجہ سے آپ ﷺ کی معاشی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات۔

تیسرا باب بعثت مبارک تا ہجرت مدینہ منورہ کے معاشی حالات وواقعات کا ہے۔

چوتھے باب میں ہجرت کے وقت مدینہ منورہ کی معاشی حالت پر بحث کی گئی ہے۔اس میں وہاں کے کسان، تاجر، سرمایہ دار، ساہوکار، اور دیگر افراد کے مالی معاملات کو بیان کیا گیا ہے۔

پانچواں باب مدینہ منورہ میں قیام کے ابتدائی حالات پر مشتمل ہے۔

چھٹے باب میں غزوات و سرایا کے اقتصادی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس ضمن میں مصنف نے ۲۷ غزوات اور ۵۶ سرایا کا ذکر کیا ہے۔

ساتواں باب نبی کریم ﷺ کے مالیاتی نظام کے خدوخال اور خصوصیات سے بحث کرتا ہے۔اس باب میں عہد نبوی کے داخلی اور خارجی نظام مالیات سے بحث کی گئی ہے۔

آٹھویں باب میں رحلت کے وقت آپ ﷺ کی معاشی حالت، آپ ﷺ کے متروکات اور ان سے متعلق چند معاشی تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔اس باب میں آپ ﷺ کی چھوڑی ہوئی زمین، سواری کے جانوروں، اسلحہ اور مکانات وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

نویں باب میں نبی کریم ﷺ کے معاشی اسوہ حسنہ سے بحث کی گئی ہے۔

کتاب کے آخر میں دو ضمیمے دیئے گئے ہیں جن میں شرکاء بدر کے اسماء گرامی اور مسائل زکوۃ کا تذکرہ ہے۔

کتاب کی زبان سادہ و بلیغ، اسلوب بیان پختہ وشستہ طرز استدلال عالمانہ و منطقی اور لب ولہجہ متین و پروقار ہے۔آخر میں مصادر ومراجع کی فہرست دی گئی ہے۔

☆......☆......☆

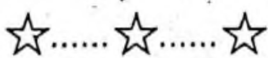
(۲) حیات محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینہ میں/ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ/
(۱) دادابھائی فاؤنڈیشن، کراچی (۲) دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی/ ۳۱۹ص

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کی کتاب ''حیاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' اعلیٰ اُردو انشا پردازی کا بے مثال نمونہ ہے۔ اُن کے لئے سیرت سید المرسلین علیہ السلام کا تحریر کرنا ہر مردِ مومن کی طرح ایک عبادت ہے، مگر ہر سیرت نگار کے پاس وہ قلم نہیں ہوتا جو سحر ہلال و آیۂ جمال کی تخلیق پر قادر ہو۔ کشفی صاحب خوش بخت ہیں کہ اُنہیں عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تصدق میں ایسا قلم عطا کیا گیا ہے۔ یہ اُن کی خوش بختی مزید ہے کہ اُنہوں نے اپنی انشا پردازی کی بدولت اس نہج پر سیرتِ پاک لکھ کر ہماری علمی و مذہبی دنیا میں ایک نمایاں و امتیازی مقام پالیا ہے۔ میری ناقص معلومات کی حد تک اس اسلوب میں اُردو زبان میں سیرتِ مقدس پر لکھی جانے والی کتابوں میں کشفی صاحب کی زیرِ تبصرہ کتاب کے علاوہ صرف ایک کتاب اور ہے، اُس کتاب کا نام ہے ''النبی الخاتم'' اور اسے مولانا سید مناظر احسن گیلانی مرحوم نے لکھا ہے، لیکن مولانا گیلانی کی کتاب سیرتِ پاک کے چیدہ چیدہ واقعات کے بیان تک محدود ہے، اس میں واقعاتِ سیرت کا مسلسل بیان نہیں ہے، جب کہ کشفی صاحب کی کتاب سیرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مکمل کتاب ہے اور اختصار کے باوجود بھرپور ہے۔ مولانا گیلانی کی کتاب حدیثِ دل ہے جبکہ پروفیسر کشفی کی کتاب حدیثِ دل بھی ہے اور آیۂ عقل بھی۔ یوں سیرت نگاروں میں اُن کی انفرادیت مسلم ہے۔

قرآنِ حکیم اللہ کا آخری، موثق و معتبر صحیفہ اور تمام دینی و دنیوی خیر و فلاح کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صحیفۂ مقدس کو جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور اس کی حفاظت و صیانت کا بھی وہی ضامن و محافظ ہے۔ مسلمانوں نے

اسے صحیفوں اور سینوں میں محفوظ رکھا اور اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آج دنیا کی سب سے محفوظ کتاب یہی ہے جس کا ہر اعراب، ہر حرف اور ہر لفظ بالکل اُسی طرح محفوظ ہے، جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا۔ قرآنِ حکیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی مکمل تفسیرِ حیات ہے اور نبی مقدس کی ذات قرآنِ مجسم ہے۔ صدیقۂ کائنات اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی سائل نے اخلاق و عاداتِ نبوی ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''**کان خلقه القرآن**'' یعنی آپ کے اخلاق و عادات تعلیماتِ قرآن کا پیکرِ جمیل ہیں۔ اسی لئے سیرت پاک کا اولین و موثق ترین ماخذ یہی کتابِ ہدایت ہے۔ سیرت نگاروں نے اس ماخذ کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ استعمال کیا ہے۔ پروفیسر کشفیؒ نے اپنی کتاب میں اسی کتابِ الٰہی کو بہ طور ماخذ بھرپور استعمال کیا ہے اور خوب استعمال کیا ہے۔

(یہ تبصرہ کشفی صاحب کی حیات میں شش ماہی السیرہ عالمی میں شائع ہوا۔ شش ماہی السیرۃ عالمی، تبصرہ نگار: پروفیسر علی محسن صدیقیؒ)



(۳) سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ (جلد دوم) / شاہ مصباح الدین شکیل / P.S.O، کلفٹن، کراچی / ۳ جلدیں۔ مختلف سالوں میں مختلف جلدیں شائع ہوئیں۔ ج ۱، ۴۸۴ص۔ ج ۲، ۵۵۲ص۔ ج ۳، ۸۳۲ص

زیر تبصرہ کتاب سیرت احمد مجتبیٰ کی دوسری جلد ہے۔ یہ جلد واقعہ ہجرت سے لے کر واقعہ افک یعنی سن ۵ ہجری تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔

کسی کتاب کے معیاری اور مستند ہونے کا پہلا پیمانہ تو یہ ہے کہ اس کے ماخذ و مصادر ٹھوس اور قابل اعتماد ہوں۔ دوسرا پیمانہ یہ ہے کہ اس کی ترتیب اور زبان و بیان کا انداز اتنا شگفتہ اور پرکشش ہو کہ قاری کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت

رکھتا ہو۔ زیرِ نظر کتاب میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ مصادر کے طور پر اگر چہ زیادہ تر اردو کتابوں کو استعمال کیا گیا ہے لیکن تقریباً تمام کتابیں مستند اور معیاری ہیں۔ ہم لوگ غیر ملکی زبانوں کی کتابوں کو معتبر ماننے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس ذہنی افتاد کی بنا پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ فلاں کتاب کے مآخذ و مصادر اردو ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اردو میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی بعض کتب بہت سی عربی کتب سے کہیں زیادہ تحقیقی اور مستند ہیں۔ بہر کیف سیرت احمد مجتبیٰ کے مؤلف نے اگر چہ زیادہ تر اردو کتابوں سے استفادہ کیا ہے مگر ان میں اکثر کتب تحقیق و استناد کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔ مثلاً قاضی سلیمان منصور پوریؒ کی رحمۃ للعالمین، مولانا عبدالرؤف دانا پوریؒ کی اصح السیر، مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نشر الطیب، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی سیرۃ المصطفیٰ، ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی رسول اکرم کی سیاسی زندگی اور عہد نبوی میں نظام حکم رانی۔ اور تراجم میں الطبقات الکبریٰ، تاریخ ابن خلدون، سیرۃ ابن ہشام، الشفاء (قاضی عیاض)، الخصائص الکبریٰ اور مدارج النبوۃ وغیرہ۔

سیرت رسول ﷺ جیسے سنجیدہ اور مقدس موضوع پر لکھی جانے والی کتاب میں ادب اور انشا کی چاشنی نہ ہونا کوئی خامی نہیں۔ عام طور پر سنجیدہ علمی موضوعات پر لکھی جانے والی کتابوں میں پڑھنے والے زبان و بیان کی خوبیوں اور نزاکتوں کو تلاش نہیں کرتے۔ زیادہ سے زیادہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اندازِ بیان سادہ اور عام فہم ہو، لیکن زیرِ تبصرہ کتاب میں قاری قدم قدم پر زبان و ادب کا لطف بھی اٹھاتا ہے۔

مسلسل عبارت کے علاوہ عنوانات میں بھی ادب کی چاشنی ہے۔ مثلاً مؤلف واقعہ ہجرت میں جب نبی اکرم ﷺ کی قباء سے مدینہ منورہ روانگی کا نقشہ کھینچتے ہیں تو

اس کا عنوان یوں باندھتے ہیں۔ ''یثرب تمام مطلع انوار بن گیا''۔

مدینہ منورہ میں آقائے دو جہاں ﷺ داخل ہوئے تو ہر شخص کی خواہش تھی کہ رحمت دو عالم ﷺ ان کے گھر میں فروکش ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹنی اللہ کے حکم کے تابع ہے۔ نور نبوت سے جس گھر کو منور و تاباں کرنا ہوگا یہ وہیں بیٹھ جائے گی۔'' اس مضمون اور واقعے کے لئے عنوان باندھا: آئی صدائے جبرئیل تیرا مقام ہے یہی''۔

بعض عنوانات اشعار سے ماخوذ ہیں یا کسی شعر کا ایک مصرعہ ہیں۔ مثلاً مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ، رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن، سخن تو عرض تمنا کا ایک بہانہ تھا، شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن، من آں بسمل کہ زیر خنجر خوں خوار و رقصم، کتاب میں اسی طرح کے بہت سے عنوانات ہیں جن سے مؤلف کے ذوق شعر و ادب کا اندازہ ہوتا ہے۔

کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مقام سیرت کے نقشے دیئے گئے ہیں جو عام طور پر کتب سیرت میں نہیں ہوتے۔ غزوات کے نقشے رنگین ہیں اور بہت واضح۔ انہیں دیکھ کر حضور علیہ السلام کی جنگی حکمت عملی کا اندازہ ہوتا ہے۔ سفر ہجرت کا نقشہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ معنوی حسن کے ساتھ ساتھ کتاب ظاہری حسن سے بھی آراستہ ہے۔ (بہ شکریہ فکر و نظر۔ تبصرہ نگار: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی)

☆......☆......☆

(۴) قوس قزح / شہناز کوثر / اختر کتاب گھر، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور / ۱۹۲ص

اسلامی موضوعات پر دھنک رنگ مضامین پر مشتمل اس کتاب میں اکثر مضامین کا کسی نہ کسی حوالے سے سیرت النبی ﷺ سے تعلق ہے۔ کتاب میں دیئے

گئے اہم واقعات کے عنوانات درج ذیل ہیں:

حیات طیبہ میں ربیع الاول کی اہمیت۔ حمد میں نعت کی صورتیں۔ نعت میں اظہار عجز۔ مدینہ، تاج دارِ مدینہ ﷺ کی نظر میں۔ اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت۔ درود شریف ...... کس کس کی سنت۔ سبزہ، بہار، پھول اور دُرود شریف۔ نوید مسیحا کی مسیحائی۔ شہیدانِ ناموس حضور ﷺ کی مشترکہ خصوصیات۔

پہلے عنوان کے تحت حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ میں ربیع الاول کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ درود پاک کی اہمیت وفضیلت پر کئی مضامین میں دل آویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر عمدہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ آخری مضمون میں حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنا فی النار کر کے تختۂ دار چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتاب باحوالہ ہے مگر اکثر حوالہ جات ثانوی ماٰخذ سے دیئے گئے ہیں۔ کتابیات کی فہرست بھی نہیں دی گئی۔

قحط الرجال کے اس دور میں کسی خاتون کی جانب سے سیرت پر اس قسم کے کام کا سامنے آنا بھی غنیمت ہے۔ بہرحال ایک اچھی کاوش ہے۔ اسلوب اور اندازِ بیان میں ادب کی چاشنی بھی شامل ہوتی تو زیادہ مناسب اور بہتر ہوتا۔ کتابت و طباعت عمدہ اور سادہ ہے۔



سن ۱۹۹۲ء

حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت/ شہناز کوثر/ اختر کتاب گھر، لاہور/ ۲۶۲ص

اس کتاب میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے ۳۵ ایسے واقعات کا انتخاب کیا گیا ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی طور پر پیر کے دن سے رہا ہے۔

پیر کے دن کے حوالے سے جن نکات کو مصنفہ نے بیان کیا ہے ان میں سے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

☆ حضور فخر موجودات ﷺ پیر کے دن اس دنیا میں تشریف لائے۔☆ پیر کے دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح فرمایا۔☆ پیر کے دن اعلان نبوت فرمایا۔☆ پیر ہی کے دن قبلہ تبدیل فرمایا۔☆ پیر ہی کے دن ہجرت فرمائی۔☆ پیر کے دن معراج کا واقعہ پیش آیا۔☆ پیر ہی کو کئی غزوون میں شرکت فرمائی۔☆ پیر ہی کو صلح حدیبیہ میں شرکت فرمائی۔☆ پیر ہی کو مکہ فتح کیا۔☆ پیر ہی کے دن اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

کتاب کے دیباچے میں مصنفہ پیر کے دن سے متعلق تحریر کرتی ہیں:

اللہ کریم نے پیر کے دن کو مختلف حیثیتوں سے اہمیت عطا کی ہے، حضور کی حیات طیبہ میں پیر کا دن بہت واضح دکھائی دیتا ہے تو ہمارے لئے ضروری

ٹھہرتا ہے کہ ہم بھی اس دن کو بہت اہمیت دیں۔

اس کتاب کے مطالعے سے پیر (دوشنبہ) کے دن کی اہمیت ارباب عقیدت پر آشکارا ہوتی ہے۔ کتاب کا اسلوب عام فہم اور زبان سلیس ہے۔ دلائل بیان کرتے ہوئے کہیں کہیں زبان و بیان میں تیزی بھی آ گئی ہے جو سیرت نگاری کے آداب کے خلاف ہے۔

کتاب باحوالہ ہے اور آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے، مگر ایک مرتبہ پھر ثانوی ماخذ پر انحصار حد سے زیادہ ہے۔



سن ۱۹۹۳ء

حضور ﷺ کا بچپن/ شہناز کوثر/ (۱) اختر کتاب گھر، لاہور۔ (۲) فرید بک ڈپو، دہلی۔ (۳) مقبول اکیڈمی، اردو بازار، لاہور/ ۳۵۲ص

مصنفہ کتاب کے دیباچے میں رقم طراز ہیں کہ بہت سے لوگوں نے سیرت النبی ﷺ پر قلم اٹھایا ہے مگر بچپن کے واقعات کو اختصار سے ذکر کیا ہے اور واقعات کو حقائق کے خلاف بیان کیا ہے۔ اس لئے بہ قول مصنفہ انہوں نے اس بارے میں حضور ﷺ کے بچپن سے متعلقہ روایات کی چھان پھٹک کی ہے اور ہر روایت کی چھان پھٹک کر کے اس کی صحیح مراد کو اجاگر کیا ہے۔ اس کتاب میں ولادت نبوی سے لے کر بچپن کے دس سال تک کے واقعات بیان کیے ہیں اور ساتھ ہی اس سلسلے میں سیرت نگاروں کی بے احتیاطیاں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ہر سال کے واقعات کو ایک باب کے طور پر ذکر کیا ہے۔

کتاب کا آغاز ولادت نبوی سے ہوتا ہے۔ اس کے تحت حضور اکرم ﷺ کی ولادت کا سال، مہینہ اور دن کے بارے میں محقق اقوال ذکر کیے گئے ہیں اور محمود پاشا فلکی کی بیان کردہ تاریخ پیدائش کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

دوسرے سال میں حضور ﷺ کی عادات مبارکہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

تیسرے سال کے تحت حضرت حارث اور شیما کی محبت اور آپ ﷺ کی

برکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
چوتھے سال میں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دیگر واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔
پانچویں سال کا آغاز آپ ﷺ کے دوبارہ مکہ تشریف لانے کے واقعے سے ہوا ہے۔
چھٹا سال آپ ﷺ کے پہلے سفر مدینہ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے انتقال کا ہے۔
ساتویں سال میں آپ ﷺ کے بچپن کے دیگر واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔
آٹھویں سال میں آپ ﷺ کی گلہ بانی، دادا کے انتقال، ابو طالب کی کفالت میں آنا، ان کے گھر قیام اور آپ کی برکات کو بیان کیا ہے۔
نویں سال میں حضور ﷺ کی دعا سے بارش، ابو طالب کی حضور ﷺ سے محبت اور سفر شام کو بیان کیا ہے۔
دسویں سال میں اہل مکہ کے سامنے حضور ﷺ کی تکریم، جناب ابو طالب کی پیاس، اور برکات سرکار، تعمیر کعبہ میں حضور ﷺ کا حصہ، ابو طالب اور کچھ یہودی تاجروں کے واقعات کا تذکرہ ہے۔
اس کے بعد میں آپ ﷺ کے بچپن کے معجزات سے متعلق ایک الگ باب قائم کیا گیا ہے۔
آخری باب میں ''سیرت نگاروں کی بے احتیاطیاں'' کے زیرِ عنوان سیرت نگار حضرات کی بے احتیاطیوں کا ذکر کیا ہے۔
کتاب کا عنوان جتنا اچھا ہے، اس لحاظ سے کتاب کے تحقیقی معیار کی رعایت نہیں رکھی گئی۔ اگر مصنفہ کا مقصد حضور ﷺ کے بچپن سے متعلق پھیلی ہوئی تمام غلط

روایات و واقعات کا بطلان تھا تو انہیں اپنی ہر بات کا ثبوت اصل مصادر سے پیش کرنا چاہئے تھا، نہ کہ ثانوی مصادر سے، نیز تحقیقی اصولوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے تھا جس کی کمی کتاب میں جا بہ جا نظر آتی ہے۔ مصنفہ نے مختلف تاریخی واقعات کو پرکھنے اور ان سے نتیجہ اخذ کرنے کا جو انداز اپنایا ہے وہ بھی مروّجہ تحقیقی اصول و ضوابط سے میل نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ سیرت نگاری کا اولین اصول یہ ہے کہ موضوع سے متعلق جس قدر مواد دست یاب ہو، اس کا مطالعہ کیا جائے اور اس میں سے صرف وہی واقعات اخذ کر کے بیان کئے جائیں جو معیارِ تحقیق پر پورے اتریں اور موضوع کی مناسبت سے ہوں۔

بہ ہر حال یہ کتاب اردو کتبِ سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔



سن ۱۹۹۴ء

(۱) ضیاء النبی ﷺ / پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ / ضیاء القرآن، لاہور / ج ۱، ص ۵۳۸۔ ج ۲، ۶۱۲ ص۔ ج ۳، ۶۶۰ ص۔ ج ۴، ۸۵۶ ص۔ ج ۵، ۱۰۰۰ ص۔ ج ۶، ۶۴۸ ص۔ ج ۷، ۶۲۴ ص

ضیاء النبی سات جلدوں پر مشتمل سیرت النبی ﷺ پر ایک عمدہ کتاب ہے۔ مصنف کتاب کے مقصدِ تالیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

سیرتِ طیبہ کے موضوع پر آج کل جو لٹریچر بازار میں آرہا ہے ان میں عام طور پر کمالاتِ محمدی اور شمائلِ مصطفوی کے ذکر میں بخل سے کام لیا جانے لگا ہے۔ اس لیے عصر جدید کی کتبِ سیرت کا مطالعہ کرنے سے واقعات تو اپنے تاریخی تسلسل کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتے ہیں ان کا باہمی ربط وضبط بھی کافی حد تک سمجھ آجاتا ہے۔ مخالفین کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے معقول جوابات پر بھی آگاہی ہو جاتی ہے لیکن عام طور پر قاری مطالعہ سیرت کی روح سے بے بہرہ رہتا ہے۔ محبتِ نبوی ﷺ کا جذبہ طوفان بن کر اس کے سینے میں امڈ کر نہیں آتا۔ دل بے قرار ہو کر اللہ کے رسول ﷺ کے نقشِ پا کو غیر مشروط طور پر اپنا خضرِ راہ بنانے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا۔

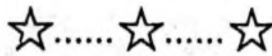
میری تمنا ہے کی میرے خالقِ کریم، میرے معبودِ برحق نے کمالِ فیاضی سے اپنے حبیب اور ہمارے محبوب کو جن کمالات، خوبیوں اور صفاتِ حمیدہ سے مزین کیا ہے اور اس کے اسوہ حسنہ کو جن دلآویزیوں اور رعنائیوں کا پیکرِ جمیل بنایا ہے حتی الامکان ان کو بیان کرنے کی کوشش کروں تاکہ اس ذاتِ قدسی صفات، اس طور تجلیات رحمانی کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے کی جسے سعادت نصیب ہو اس کا دماغ بھی اس منبع انوار کے جلووں سے روشن ہو اور اس کا دل بھی اس کی از حد حسن اداؤں پر فریفتہ ہو۔ (ضیاء النبی ج۱، ص۴۸۹)

مصنفؒ نے کتاب کو مختلف اسالیب و مناہج کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ مثلاً پہلی جلد دائرۃ المعارف کے اسلوب پر لکھی گئی ہے۔ اس جلد میں دور نبوی کی متمدن اقوام کے مذہبی، اخلاقی، معاشی اور سیاسی حالات، اسلام کی ترویج کے لئے سرزمین عرب کے انتخاب کی حکمت اور نبی کریم ﷺ کے اسلاف اور آباء واجداد کا مفصل تذکرہ ہے۔ دوسری جلد میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر معراج النبی کے واقعہ تک کے حالات و واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تیسری جلد میں ہجرت مدینہ تا افک کے حالات کا تذکرہ ہے۔ چوتھی جلد غزوہ احزاب تا بیعت خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ ان تینوں جلدوں میں سیرت کے حالات و واقعات کو تاریخ نویسی کے انداز پر مستند مآخذ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ پانچویں جلد مکمل طور پر شمائلِ نبوی پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی سے متعلق قرآنی آیات، آپ ﷺ کے فضائل و کمالات، معجزات و معمولات، فضائل درود شریف اور آدابِ معاشرت جیسے موضوعات شامل ہیں۔ چھٹی اور ساتویں جلد سیرت کے موضوعاتی اسلوب کی حامل ہے۔ ان آخری دو جلدوں میں قبل از اسلام یہود و نصاریٰ کی سیاسی و سماجی حیثیت، صلیبی

جنگیں، مسلم عیسائی تحریک، استشراق، مستشرقین کی اقسام، ان کے مقاصد، علمی رعب اور دبدبے کے اسباب اور قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔

سیرت نگاری کا ادبی اسلوب پوری کتاب میں نمایاں ہے، حرف حرف ادبی چاشنی سے بھرپور ہے۔ ان رجحانات سے بڑھ کر ایک اہم پہلو سیرت نگاری کے جمالیاتی و تجزیاتی اسلوب کا ہے جو ابھی تک کتبِ سیرت میں مفقود ہے۔ آپ ﷺ کے حسن سیرت کے ساتھ ساتھ حسنِ صورت کی بھی عکاسی ہے۔ سیرت کے کسی واقعہ کے ظاہری پہلو کے ساتھ ساتھ باطنی خوبیوں کا بھی تذکرہ ہے۔ مصنفؒ نے ہر عنوان سلیقے سے قائم کیا ہے اور ہر عنوان کا مضمون قرینے سے باندھا ہے۔ اگر کسی غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنا چاہا تو مناظرانہ طرز میں نہیں صوفیانہ رنگ میں کیا ہے۔ مصنف کسی کو دبانے اور منوانے کے انداز میں نہیں بلکہ قصیدۂ محبت سنانے اور روحانی حظ اٹھانے کے لئے بات شروع کرتے ہیں۔

کتاب کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے اور اسے تحقیق کے مسلّمہ اصولوں کے مطابق لکھا گیا ہے۔



(۲) رسول مبین ﷺ / محمد احسان الحق سلیمانی / مقبول اکیڈمی، لاہور / ۶۷۹ ص

رسول مبین ﷺ اس بنا پر ایک منفرد کتاب ہے کہ اس میں مصنف نے مستشرقین کے اعتراضات کا شافی و کافی جواب دیا ہے، سونے پر سہاگہ یہ کہ ان کے تعصّبات کا رد بھی ان ہی کی کتابوں کے حوالے سے پیش کیا ہے۔

کتاب میں آپ ﷺ کے نسب نامے، آپ ﷺ کی خاندانی شرافت اور نسلی

سعادت وسیادت اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مقام ومرتبہ پر معاندین کے اعتراضات سے لے کر ہجرت تک کے تمام مطاعن پر کھل کر بحث کی گئی ہے۔کتاب انیس ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب ''معمارحرم'' کے زیرعنوان تحریرکیا گیا ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی اولاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ''خواجہ کیہان سرورعالم ﷺ کا سلسلہ نسب'' رکھا گیا ہے۔تیسرے باب کا عنوان ''مستشرقین کی غلط اندیشیاں'' ہے۔

چوتھے باب میں ''ظہورقدسی'' مرکزی عنوان کے ذیل میں سرورکونین ﷺ کا بچپن، رضاعت وشق صدر جیسے اہم واقعات کوذکر کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ولیم میور، مارگولیتھ اوراسپرنگر کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

پانچواں باب ''ایک سفر،ایک ملاقات'' کا ہے۔اس باب میں شام کے سفر اور بحیرا راہب کی ملاقات کوتفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں جان ولیم،ڈریپر، اور ولیم میور کے افکاروآراءکوبھی پیش کرتے ہوئے ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چھٹے باب میں ''عنفوان شباب'' کی شہ سرخی کے تحت نبی کریم ﷺ کی عفت قلب ونگاہ، حرب فجار، حلف الفضول، شادی خانہ آبادی اور تعمیر خانہ کعبہ کے واقعات کو بیان کیا ہے۔

ساتویں باب میں نبوت ملنے سے پہلے آپ ﷺ کے حالات کو بیان کیا ہے اوراس ضمن میں سپرنگراور مارگولیتھ کے نظریات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

آٹھویں باب میں آپ ﷺ کی اعلانیہ تبلیغ اور تبلیغِ اسلام کے ابتدائی زمانے کی مشکلات کو بیان کیا گیا ہے۔

نواں باب ''بارات عاشقاں برشاخ آہو'' کے مرکزی عنوان سے مزین

ہے۔اس باب میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہونے والے مظالم کی منظر کشی کی گئی ہے۔

دسویں باب کا عنوان ''سفینہ برگ گل جانب حبشہ روانہ ہوتا ہے'' کا ہے۔ اس باب میں پہلی ہجرت حبشہ اور مہاجرین کا ذکر کیا گیا ہے۔

گیارہویں باب کے پہلے حصے میں شعب ابی طالب، عام الحزن اور طائف کے سفر کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

بارہویں باب کا عنوان ''دلوں کی تبدیلی اور جماعت کی تشکیل'' کا ہے، اس میں مصنف نے وفد خزرج، بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

تیرہواں باب شب اسریٰ اور معراج سے متعلق ہے۔چودھواں باب ہجرت اور اس سے متعلق تمام احوال و واقعات کی منظر نگاری پر محیط ہے۔

پندرہواں باب ''تاسیس امت مسلمہ'' کا ہے، اس میں مصنف نے نہایت خوب صورتی سے ریاست مدینہ کی تشکیل کو بیان کیا ہے۔

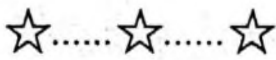
سولہویں باب میں یہودیوں کی شرارتوں اور منافقوں کی سازشوں کے تذکرے کے ساتھ مسجد کی تعمیر، مدینہ منورہ کی آب وہوا اور اصحاب صفہ کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سترہویں باب میں ''قانون مجازات'' کے زیرِ عنوان جنت اور دوزخ کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اجر وثواب اور عقوبت وعذاب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اٹھارہویں باب میں دستور مدینہ کی دفعات اور منشور مدینہ کو ۵۶ نکات میں بیان کیا ہے۔منافقین اور یہودیوں کی فتنہ انداز یوں کے علاوہ مہاجرین اور انصار کے مابین برادرانہ اور خوشگوار تعلقات کا بھی ذکر کیا ہے۔

انیسواں باب ''عقل، وجدان اور وحی الٰہی'' کا ہے۔ اس باب میں زندگی کی حقیقت کو قرآن کریم کی روشنی سے پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں ضمیمہ چہارم میں مہاجرین حبشہ کی فہرست دی گئی ہے۔

ہر باب کے اختتام پر تعلیقات بھی دی گئی ہیں، کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست دی گئی ہے اور اس کے بعد اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔ کتاب مجموعی طور پر بہت بہتر اور متاثر کن ہے۔ کتاب کے آغاز میں فہرست ابواب شامل نہیں کی گئی۔



(۳) حضور ﷺ کی معاشی زندگی/ شہناز کوثر/ اختر کتاب گھر، لاہور/ ۲۶۲ص

انسان کی دنیاوی زندگی میں معاشیات کو جو اہمیت حاصل ہے، اس سے نہ پہلے زمانوں میں انکار تھا، اور نہ آج ہے۔ اہلِ دنیا تو اس کے معتقد ہیں ہی، اہلِ دین کو بھی اس سے انکار نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں لکھنے والے سیرت نگار حضرات نے آپ ﷺ کی زندگی کے معاشی پہلو پر تفصیلی نظر ڈالنے سے ہمیشہ تسامح کیا ہے، کہیں تو ذکر کر دیا اور کہیں دامن بچا کر نکل گئے، مستزاد یہ کہ ان سیرت نگاروں میں بھی دو طبقے پیدا ہو گئے۔ ایک وہ جس نے یہ ظاہر کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ آپ ﷺ کا تعلق اگرچہ قریش سے تھا لیکن آپ ﷺ کا معاشی پس منظر کم زور تھا نیز آپ ﷺ کی اپنی زندگی بھی زیادہ تر غربت اور فاقے میں گزری، اس چیز کے لئے وہ اس دلیل کا سہارا لیتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا۔ دوسرے طبقے کے سیرت نگار حضرات نے اس بات کی اصل حقیقت تک پہنچنے کی کوشش ضرور کی مگر مکمل طور پر کسی نے اسے پیش نہ کیا، اس طرح اس موضوع پر مواد بکھر کر رہ گیا۔

زیر نظر کتاب میں مصنفہ نے ان تمام نظریات کو غلط ثابت کیا ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں غربت اور ناداری نے ڈیرہ ڈال رکھا تھا اور اس کے لئے کبھی آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں، تو کبھی کسی اور کا سامان لے کر تجارت کرنے گئے، نیز آپ ﷺ کے والد کے چھوڑے گئے ترکے اور بی بی آمنہ کی تجارت کے بارے میں بھی گفتگو کی گئی ہے۔ مصنفہ کے خیال کے مطابق:

حقیقت یہ ہے کہ قریش کے دوسرے متمول لوگوں کی طرح سرکار دو عالم ﷺ نے بھی تجارت کو اپنایا اور اسے عمر بھر جاری رکھا۔

مصنفہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کا تجارتی شریک بتایا ہے اور اس بات پر بھی بحث کی ہے کہ کیا واقعی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا معاشی سہارا بنی تھیں یا حقیقت کچھ اور تھی، نیز آپ ﷺ کا سامان تجارت لوگ لے کر جایا کرتے تھے۔ اس قسم کے نادر اور جدید عنوانات پر مباحث سے مزین یہ کتاب باحوالہ ہے، اور کتابیات بھی ساتھ ہی دی گئی ہے۔

بحث کے دوران مصنفہ کا انداز بیان بہت زیادہ جارحانہ ہو جاتا ہے، اور کہیں کہیں وہ اپنی فہم کے مطابق جو استدلال اور تجزیہ کرتی ہیں، اس کے صحیح ہونے کے بارے میں بھی تحفظات ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ سیرت جیسے نازک موضوع پر لکھنے کے لئے جذبات میں انتہائی غلو نقصان دہ ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ تحقیق کے لئے بھی سم قاتل بن جاتا ہے۔



سن ۱۹۹۵ء

سیرت وسفارت رسول ﷺ / مولانا مجاہد الحسینی/ سیرت مرکز، پیپلز کالونی، ۶۵ بی، فیصل آباد/ ۳۸۴ص

نبی کریم ﷺ کی دعوت عالم گیر دعوت ہے، اس دعوت میں بنیادی بین الاقوامی اصول بھی سامنے آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ ﷺ نے ہمارے لئے ہدایت و رہ نمائی نہ چھوڑی ہو۔ زیرِ نظر کتاب ایک خاص زاویہ سے حیاتِ طیبہ کے ایک مخصوص پہلو کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔

اس کتاب میں نبی رحمت ﷺ کے سوانحی کوائف کے علاوہ دعوت اسلام میں آپ ﷺ کے مساعی جمیلہ، مکاتیب نبوی اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے موضوعات مختصر انداز میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مکاتیب نبوی کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی کتاب ''مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ'' سے مدد لی گئی ہے۔

کتاب کے مندرجات کی فہرست میں ۱۰۲ عناوین ہیں۔ ابتدائی صفحات میں محسنِ انسانیت ﷺ کے عہد طفولیت سے لے کر نبوت تک کا مختصر اُسوہ حسنہ، پھر آپ ﷺ کی معاشی و اقتصادی اصلاحات، تحریری تبلیغ، خطاطی میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی، آداب کتابت، عربی رسم الخط کی ابتدا، عہد رسالت میں کاتب

مرد اور خواتین، تاریخ انسانی کا انقلابی دور، سفارات نبوی ﷺ، حضور ﷺ کا پہلا تحریری معاہدہ، صلح حدیبیہ کی مصلحت، مختلف زبانوں میں حضور ﷺ کی گفتگو اور تفہیم، مختلف زبانیں سیکھنے کی ہدایت نبوی ﷺ، رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات کا عکس تحریر، دعوتِ اسلام میں حکمت و دانائی کی اہمیت، تین براعظموں کے لئے سفراء کا تقرر، مختلف بادشاہوں اور قبائلی سرداروں کے نام مکتوبات نبوی ﷺ، ایک مکتوب رسول اللہ ﷺ کی دستیابی کا عجیب واقعہ، رازدارانہ خط وکتابت اور خفیہ طریق کار، یمن میں اشاعت اسلام اور سفارت، رسول اللہ ﷺ کا چین سے رابطہ، جنات سے بچنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کا تحریر نامہ، فتنۂ ارتداد کا خاتمہ، میثاق مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔

مکتوبات نبوی کی تاریخی حیثیت اور خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کی اہم شقوں کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ رسول اللہ کے سفارت کار صحابہ کے ضمن میں حضرت عمرو بن امیہ ضمری (سفیر حبشہ)، حضرت حاطب بن ابی بلتعۃ (سفیر مصر)، حضرت عثمان بن عفان (سفیر مکہ)، دحیہ کلبی (سفیر روم)، عبد اللہ بن حذافہ سہمی (سفیر ایران) سلیط بن عمرو (سفیر یمامہ)، عمرو بن العاص (سفیر عمان)، علاء بن الحضرمی (سفیر بحرین)، مہاجر بن امیہ مخزومی (سفیر یمن)، معاذ بن جبل (سفیر شام)، خبیب بن زید بن عاصم (سفیر یمامہ)، عبد اللہ بن لبیّہ (سفیر دیتان)، اور جریر بن عبد اللہ البجلی (سفیر یمن و طائف) کا ذکر کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی مدینہ منورہ حاضری کے عنوان کے تحت (ص ۳۳۴ تا ۳۳۶) ہندوستانی افراد کے مدینہ منورہ کے اولین سفر کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہندی کے تحفے کا ذکر بھی (ص ۳۳۱، ۳۳۲) پر کیا ہے۔

کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ایک ایک اور دو دو صفحات کے ابواب میں وہ معلومات پوری تحقیق کے ساتھ مہیا کر دی گئی ہیں جو سیرت النبی کی ضخیم کتب کے ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوتی ہیں۔

کتاب با حوالہ ہے، کتابیات بھی درج کی گئی ہیں۔ پیش کش، کتابت اور طباعت کا انداز عمدہ اور سادہ ہے۔ بہ ہر حال یہ کتاب اردو کتبِ سیرت میں ایک اچھا اضافہ ہے۔



سن ۱۹۹۶ء

(۱) غریبوں کا والی/ حافظ محمد سعد اللہ/ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور/ ۴۴۰ص

اس کتاب میں مصنف نے غرباء و مساکین پر نبی کریم ﷺ کی شفقت و محبت کے وقائع کو قلم بند کیا ہے۔ تمام واقعات مستند و معتبر کتب سیرت و تاریخ سے لئے گئے ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب اور ان کی ذیلی فصول پر مشتمل ہے۔

پہلا باب بعثت نبوی سے پہلے غریب اور مسکین افراد کی حالت زار پر مشتمل ہے۔ دوسرے باب میں ولادت با سعادت سے لے کر بعثت تک کے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں چار فصلیں ہیں۔

تیسرا باب بعثت سے ہجرت تک کے مکی دور کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس میں کل پانچ فصول ہیں۔

چوتھا باب مدینہ منورہ میں آمد سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک کے دورانیے پر مشتمل ہے۔ اس میں موضوع سے مناسبت رکھنے والے ان حالات و واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے جو آپ ﷺ کی مدنی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس باب میں چھ فصول ہیں۔

مصنف نے کوشش کی ہے کہ سوانح محمدی ﷺ سے صرف ان واقعات کو چن لیا جائے جن کا تعلق غریبوں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ پہلے باب میں بعثت نبوی سے پہلے ناداروں کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس سلسلے میں اگر کتاب کے شروع میں غرباء کی تعریف قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کردی جاتی تو زیادہ بہتر رہتا۔

مجموعی اعتبار سے کتاب بہت عمدہ ہے ،زبان سلیس اور اسلوب عام فہم ہے۔کتاب میں ہر واقعے کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے،بعض مقامات پر مستشرقین کے لگائے گئے الزامات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک اہم خوبی ہر فصل کے اختتام پر حوالہ جات کی مرتب فہرست ہے۔ ایک اور اہم خصوصیت مختلف مقامات پر برمحل استعمال کئے گئے اشعار ہیں جو تحریر کی خوب صورتی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔



(۲) ہجرت مصطفٰے ﷺ / شہناز کوثر/ اختر کتاب گھر، لاہور/ ۱۱۲ص

نبی کریم ﷺ کی دعوت اسلام پر لبیک کہنے والوں پر ظلم وستم کا جو عمل سن ۴ نبوی میں شروع ہوا تھا، ابتدا میں وہ معمولی تھا مگر پھر وقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں تعداد میں اضافے کی نسبت سے اس کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ سن پانچ نبوی کے وسط میں اپنے عروج پر پہنچ گیا۔ جب یہ ظلم وستم حد سے بڑھنے لگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے لئے کوئی حکم ارشاد فرمایئے تو بارگاہ نبوی سے ہجرت کرنے کا حکم صادر ہوا۔ اس طرح مسلمانوں نے پہلی ہجرت کی جو ملک حبشہ کی جانب تھی، کچھ عرصے بعد حبشہ کی جانب دوسری ہجرت بھی ہوئی۔ کفار کے ظلم وستم اور اسلامی ریاست کے قیام کے مقصد کے لئے اسی روایت کے تسلسل میں حضور پاک ﷺ نے بھی اللہ تعالٰی کے حکم

سے مدینہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا جس میں آپ ﷺ کے رفیقِ سفر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا، وہ زمین میں پناہ لینے کے لئے بہت جگہ اور بسر اوقات کے لئے بڑی گنجائش پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کے لئے نکلے، پھر راستہ ہی میں اسے موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے واجب ہو گیا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحیم ہے۔ (سورۃ النساء: ۱۰۰)

اس کتاب میں مصنفہ نے ہجرت اور اس کے متعلقات پر بحث کی ہے اور کوشش کی ہے کہ موضوع کا احاطہ ہو جائے۔

ہجرت کی ضرورت و اہمیت، احادیث میں ہجرت کے احکام و واقعات، انبیاء کی ہجرت، ہجرت مصطفیٰ کی انفرادیت، ہجرت مدینہ ہی کی طرف کیوں؟ سفرِ ہجرت، ہجرت کے دوران معجزات، اثرات و فوائد، یہ وہ شہ سرخیاں ہیں جن کے تحت مصنفہ نے اس کتاب میں ہجرت نبی ﷺ کے موضوع سے بحث کی ہے۔

کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام نہیں ہے، کتاب کے اختتام پر کتابیات کی فہرست تو دی گئی ہے، اور کتاب کی تیاری میں زیادہ تر ثانوی مصادر و مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔



سن ۱۹۹۷ء

(۱) رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام/ ڈاکٹر حافظ محمد یونسؒ/ دار الفرقان، ۲۲۵ ڈی سٹیلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی/ ۴۸۷ص

اسلام ایک آفاقی دین ہے جس نے زمان و مکان کی حدود و قیود سے بالاتر ہو کر تمام انسانوں کی فلاح و سعادت کے لئے ایک جامع نظام حیات پیش کیا۔ اس نظام میں دعوت دین یا نظریے کی اشاعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ کے سفارتی پہلو کی دینی و اسلامی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ آپ ﷺ نے بین المللی، بین الریاستی اور بین لاقوامی تعلقات کو مرتب و منضبط کرنے کے لئے نہ صرف جامع اصول دیئے بل کہ ان اصولوں کی بنیاد پر خود بھی اس زمانے کی معاصر ریاستوں سے بین الاقوامی سطح پر تعلقات رکھے۔ رسول اکرم ﷺ نے سفراء کے فرائض متعین کرتے ہوئے دعوتِ دین کے فریضے کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔

چونکہ رسول اللہ ﷺ اور اسلامی نظامِ سفارت کاری کا بنیادی مقصد صرف اسلامی تحریک کا فروغ اور اعلائے کلمۃ اللہ تھا اس لئے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے سفراء نے پورے اعتماد اور بلاخوف سفارت کاری کے فرائض انجام دیئے۔

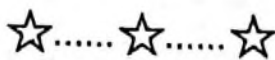
اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے نظام سفارت کاری اور اس کے مقاصد کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بات واضح کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے قائم کردہ سفارتی نظام

کا بنیادی مقصد تحریکِ اسلامی کا فروغ تھا۔ کتاب میں کل آٹھ ابواب ہیں جن کے عنوانات سے اس کتاب کی جامعیت اور مواد کی عمدگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں:

سفارت، مفہوم اور ذمہ داریاں۔ بعثت نبوی سے قبل اہم حکومتیں اور ان کے سفارتی نظام (روم، فارس، حبشہ، یمن اور عرب کی مختلف ریاستیں اور قبائل)۔ مکی عہد میں رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام۔ ہجرت حبشہ۔ ہجرتِ مدینہ۔ معاہدات۔ خطوط وفرامین۔ وفود۔

تحقیقی اعتبار سے اس کتاب کا معیار بہت بلند ہے۔ حوالہ جات کا مکمل اہتمام ہے اور کتابیات کی فہرست بھی مکمل دی گئی ہے۔ اور جہاں جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں نقشوں اور وثیقہ جات کی مدد سے مزید وضاحت کر دی گئی ہے۔ مواد میں تسلسل اور ربط ہے۔ انداز بیان عام فہم، سادہ اور شگفتہ ہے۔

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ زیر نظر کتاب دراصل مصنف کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا پہلا حصہ ہے جو انہوں نے جامعہ پنجاب لاہور میں سن ۱۹۸۶ء کو پیش کیا تھا اور اس کا عنوان ''رسول اللہ اور خلفاء راشدین کا سفارتی نظام'' تھا۔



(۲) پیغمبر رحمت ﷺ اور نونہالان اسلام/ مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی (۱) مرکز تحقیقِ اسلامی، جامع مسجد قبا، نوتھیہ قدیم، پشاور۔ (۲) دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی/ ۱۷۵ص

حضور اقدس ﷺ کی پاکیزہ اور مبارک زندگی تمام انسانیت کے لئے کامل نمونہ ہے اور فلاح وترقی کا واحد راستہ ہے۔ یہ تمام عمر کے افراد کے لئے کامیاب

منزل کی نشان دہی کرتی ہے، خصوصاً بچوں کے لئے بھی ہر لحاظ سے کامل ومکمل اسوہ ونمونہ ہے۔ بچوں کے لئے آپ ﷺ بطورِ خاص مجسم رحمت وشفقت تھے۔

بنیادی طور پر یہ کتاب بچوں کے سرپرست حضرات کے لئے لکھی گئی ہے۔ کتاب کا موضوع وہ احادیث ہیں جن میں بچوں کی تربیت ونگہداشت، اخلاق وکردار، رحم وشفقت، ان کا دینی ذوق، آں حضرت ﷺ کے ساتھ ان کی محبت، والدین کے لئے ان کی تکالیف پر صبر کا بدلہ، یتیم کے احکام، اور نیک اولاد کی برکتوں سے متعلق رہنمائی حاصل ہو۔ اسی لئے مصنف نے اپنی کتاب کے ابواب کی ترتیب بھی اسی طرح رکھی ہے جو درج ذیل ہے:

باب اول: بچہ کی پیدائش سے قبل اور بعد۔ باب دوم: تربیت اور نگہداشت اولاد۔ باب سوم: بچوں کی تعلیم اور اس کی اہمیت۔ باب چہارم: تعلیم اخلاق اور تعمیر شخصیت کا کردار۔ باب پنجم: بچوں پر رحم وشفقت۔ باب ششم: بچوں کا دینی ذوق وشوق۔ باب ہفتم: بچوں کا آں حضرت ﷺ کے ساتھ محبت وتعلق۔ باب ہشتم: بچوں کی تکالیف پر صبر کا بدلہ۔ باب نہم: یتیم پر شفقت۔ باب دہم: نیک اولاد کی برکتیں۔

ان تمام مباحث کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کی ذات بابرکات بچوں کے لئے سراپا رحمت وشفقت تھی اور رہتی دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح ہم (خصوصاً والدین) اس باب میں بھی نبی ﷺ کی پیروی اور اتباع کو لازم پکڑیں تاکہ ایک طرف بچوں کو صحیح پیار ومحبت مل سکے تو دوسری طرف ہم اپنی ذمہ داریوں سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہو کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخ رو ہو سکیں۔

☆......☆......☆

(۳) سیرت و خطبات سرورِ کائنات ﷺ / ڈاکٹر محمد دین/ تاج کتب خانہ، پشاور/۳۸۲ص

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ خاتم الانبیاء ﷺ کی سیرت مبارکہ کے تاریخی واقعات پر مشتمل ہے۔

دوسرا حصہ آپ ﷺ کے بیش بہا خطبات، ارشادات اور ہدایات پر مبنی ہے جن میں آپ ﷺ کے ۵۰ خطبات اور ۵۰۰ ارشادات کو نقل کیا گیا ہے۔

تیسرا حصہ آپ ﷺ کے اقوال زریں سے مزین و مرصع ہے۔

حصہ اول میں زیادہ تر سیرت النبی ﷺ کے مختلف واقعات کو پیش کیا گیا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے حالات و واقعات کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

ظہور اسلام کے وقت دنیا کی حالت کا نقشہ، حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی ولادت سے نبوت تک، بعثت کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی مدنی زندگی، وصال مبارک، رحمۃ للعالمین، حضور ﷺ بہ حیثیت معلم، حضور ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار، حضور ﷺ بہ حیثیت سربراہ خاندان، حضور ﷺ بہ حیثیت تاجر۔

کتاب کے دوسرے حصے میں حضور ﷺ کے خطبات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں خطبات بیان کرنے سے قبل ان کی اہمیت اور نوعیت پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ خطابت اور نبوت لازم و ملزوم ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے کلام میں رعب و دبدبہ، شیرینی اور حسن تفہیم کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔ مصنف نے آپ ﷺ کے خطبہ دینے کا انداز بھی بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ مختلف مواقع پر مختلف انداز سے خطبہ دیا کرتے تھے مثلاً اگر آپ میدان جنگ میں ہوتے تو کمان کے سہارے خطبہ دیا کرتے تھے اور اگر کہیں سفر میں سواری پر ہوتے تو اسی سواری پر

بیٹھے بیٹھے خطبہ ارشاد فرما دیتے تھے، ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے کھجور کے تنے کے سہارے بھی خطبہ دیا ہے مگر جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو آپ ﷺ نے منبر پر خطبہ دیا۔ مصنف نے اس حوالے سے چند ایسے اقوال کو بھی پیش کیا ہے جو کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کی زبان پر نہ آئے تھے۔

تیسرے حصے میں عمدہ زبان و بیان اور عام فہم اسلوب میں حضور ﷺ کے اقوال زریں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مصنف نے پانچ سو منتخب اقوال کو ذکر کیا ہے ۔ یہ تمام اقوال انہوں نے حدیث کی کتاب کنز العمال سے لئے ہیں۔ ان اقوال کی عربی عبارت کے ساتھ ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا ہے اور انہیں مختلف موضوعات پر تقسیم بھی کیا ہے جن میں ایمان و اسلام، محبوب ترین بندہ، حاکم عادل و جابر، غیبت سے بچو، جھوٹ اور درد کا علاج وغیرہ شامل ہیں۔

پوری کتاب میں مصنف نے حواشی و حوالہ جات نہیں دیئے، اور تمام احادیث کو صرف ''کنز العمال'' سے نقل کیا ہے اور کسی دوسرے مصدر سے استفادہ نہیں کیا، اس کے علاوہ مصنف نے مصادر و مراجع کی فہرست بھی مرتب نہیں کی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ فاضل مصنف نے تحقیق کے اصولوں کو نظر انداز کیا ہے، اس لئے کہ حصہ اول اور دوم میں کہیں بھی اصل یا ثانوی مصادر سے استفادہ نہیں ملتا بل کہ نقل کی گئی احادیث اور اقوال زریں بھی صرف ایک ہی کتاب کنز العمال سے لئے گئے ہیں، اس بنا پر مصنف کا عشقِ رسول ﷺ تو ظاہر ہوتا ہے مگر تحقیقی معیار میں کمی محسوس ہوتی ہے۔



سن ۱۹۹۸ء

سید الوریٰ ﷺ / قاضی عبدالدائم دائم/ (۱) جنگ پبلشرز، لاہور/ ج۱، ۴۸۷ص، ج۲، ۵۰۴ص۔ (اضافہ شدہ ایڈیشن، ۳ جلدیں۔) ج۱، ۴۶۸ص۔ ج۲، ۵۱۴ص۔ ج۳، ۵۱۶ص۔ (۲) برائٹ بکس، لاہور۔ (۳) علم و عرفان، لاہور۔

یہ کتاب ذخیرۂ کتب سیرت میں ایک مفید اور اہم اضافہ ہے۔ مصنف نے سید الوریٰ ﷺ کا سلسلہ ماہنامہ ''جامِ عرفان'' میں شروع کیا تھا جسے بعد میں کتابی شکل دی گئی۔ پہلی جلد میں غزوہ بدر تک کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں جب کہ دوسری جلد میں غزوہ احد سے وصال نبی ﷺ تک کے حالات و واقعات کا ذکر ہے۔

پہلی جلد میں کل پانچ ابواب ہیں جب کہ دوسری جلد میں چار ابواب ہیں۔

پہلی جلد کا آغاز عاصی کرنالی کی نعت مہر نبوت سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد پہلے باب میں آپ ﷺ کے دادا اور والدین کے خاندانی حالات و واقعات کو ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان ''صبح مسرت'' تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے آپ ﷺ کی ولادت تا رسالت تک کے تمام واقعات کو ترتیب وار بیان کیا

ہے۔

تیسرے باب میں مصنف نے نبوت اور اس کے بعد کے حالات تحریر کئے ہیں۔

چوتھا باب آغاز ہجرت سے اختتام ہجرت اور مدینہ منورہ میں قیام کے حالات وواقعات پر مشتمل ہے۔

پانچواں باب غزوہ بدر کے تمام حالات پر مشتمل ہے۔ بہ قول مصنف یہ غزوہ اسلام میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے، اس غزوے کے واقعات بیان کرنے کے لئے مصنف نے پورے باب کو مختص کیا ہے۔

باب نمبر چھ سے دوسری جلد کا آغاز ہوتا ہے۔ اس باب میں غزوہ احد کے حالات وواقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے شاہنامہ اسلام کے کچھ اشعار بھی شامل کئے ہیں۔

ساتویں باب میں سب سے پہلے صلح حدیبیہ کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد مکاتیب مقدسہ (قیصر، کسریٰ، شاہ حبشہ اور عزیز مصر کے نام) کا ذکر ہے۔ قیصر کے نام مکتوب کے بارے میں مصنف نے علامہ عسقلانیؒ کے حوالے سے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ وہ مکتوب فرنگیوں کے پاس محفوظ ہے۔

غزوہ موتہ کے بارے میں مصنف کا کہنا ہے کہ یہ دراصل سریہ ہے لیکن پھر بھی سیرت نگار اسے غزوہ کہتے ہیں۔ مواہب لدنیہ نے اسے سریہ لکھا ہے۔

آٹھویں باب میں فتح مکہ کا مکمل اور تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور تمام حالات و واقعات کو ان کے صحیح پس منظر اور معلومات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے خلاف لگائے گئے الزامات کا مصنف نے تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ان کا واضح انداز میں رد کرتے ہوئے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی

حرمت کو پوری طرح اجاگر کیا ہے۔

نویں باب میں مصنف نے حجۃ الوداع کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

کتاب کے اختتام پر حواشی کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ مصنف کی یہ کاوش کتبِ سیرت میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ مصنف نے حواشی کی فہرست تو ذکر کی ہے مگر آخر میں کتابیات کی فہرست مرتب نہیں کی تا کہ یہ معلوم ہو کہ مصنف نے کتاب کی تیاری میں کتابوں اور رسائل و جرائد سے کس حد تک استفادہ کیا ہے۔



سن ۱۹۹۹ء

حضور ﷺ کی مکی زندگی کے مسلمان/ شہناز کوثر/ اختر کتاب گھر، لاہور/ ۱۱۲ص

رسول اللہ ﷺ کی پیغمبرانہ زندگی کے دو بڑے دور ہیں۔ ایک مکی دور اور دوسرا مدنی دور۔ مکہ اور مدینہ اگر چہ دو مقدس اور بابرکت شہروں کے نام ہیں لیکن تاریخی اعتبار سے یہ دونوں اسلامی عمل کے دو پہلوؤں کی علامت بن گئے ہیں۔ مکہ دعوت کی علامت ہے اور مدینہ انقلاب کی علامت، مکی دور اسلام کو دعوتی حیثیت سے اٹھانے کا نام ہے اور مدنی دور اس کو ماحول میں غالب اور سر بلند کرنے کا ذریعہ۔

بعثت کے بعد آپ ﷺ کی مکی زندگی کا دورانیہ ۱۳ سال پر مشتمل تھا جس میں آپ ﷺ نے ہر سطح اور ہر طریقے سے دعوت کا کام سرانجام دیا اور اس فریضے کی انجام دہی کے لئے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق ہر ممکن کوشش کی۔ اس دور میں آپ ﷺ کے جاں نثار ساتھیوں کی تعداد بھی کم تھی لیکن جو بھی اور جتنے بھی تھے وہ پہاڑوں کی مانند اپنے دین پر مضبوطی سے جمے ہوئے تھے اور انہوں نے کسی بھی ظلم وستم کو اپنے دین سے محبت اور وفاداری میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔

کتاب میں مصنفہ نے ان ہی مسلمانوں کی زندگی اور حالات کا تفصیلی ذکر کیا ہے جن کا تعلق حضور ﷺ کی مکی زندگی سے تھا، ان میں وہ تمام لوگ شامل ہیں

جنہوں نے قبل از ہجرت اسلام قبول کر لیا تھا۔

موضوع کا احاطہ کرنے کے لئے مصنفہ نے جن عناوین کا سہارا لیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

السابقون الاولون۔ پہلے تین برسوں میں ایمان لانے والے۔ ہجرت حبشہ کرنے والے مسلمان۔ مکی زندگی میں ایمان لانے والے ۴۱ مہاجر صحابہ۔ حضور ﷺ کی مکی زندگی میں ایمان لانے والی مہاجر صحابیات۔ مکی زندگی میں ایمان لانے والے انصار صحابہ۔ مکی زندگی میں ایمان لانے والی انصار صحابیات۔

مصنفہ کا انداز بحث اور پیش کش عمدہ ہے لیکن ان کی مستقل کم زوری ہمیشہ ثانوی مآخذ پر اعتماد رہی ہے۔ اس کتاب میں بھی سوائے آیات قرآنی کے کسی اور بات یا واقعے کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی کتابیات کی فہرست دی گئی ہے۔



سن ۲۰۰۰ء

(۱) **محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق**/ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی/ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی/۵۰۴ص

اس کتاب میں خطبہ حجۃ الوداع کا اقوام متحدہ کے عالمی انسانی حقوق کے چارٹر سے مفصل تقابل پیش کیا گیا ہے۔کتاب کے سات ابواب ہیں۔جن میں اسلام اور انسانی حقوق، مغربی دنیا اور اسلامی حقوق اور اسلام کے پیش کردہ انسانی حقوق پر مغرب کی تنقید کا جائزہ لیا گیا ہے۔

انسانی حقوق کے تحفظ کا سب سے بڑا ضامن کون ہے؟ مغرب کے من گھڑت حقوقِ انسانی چارٹر کے مقابلے میں اسلام نے انسان کو بلاتخصیص مذہب و ملت کیا اعزاز وشرف بخشا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں وہ کیا دائمی اور عالمی منشور ارشاد فرمایا جو قیامت تک آنے والوں کے لئے ہمہ گیر، مثالی اور ابدی چارٹر ہے؟ موجودہ دور میں مغرب کی طرف سے حقوق انسانی کے تحفظ کا غلغلہ کرنے کی اصل حقیقت کیا ہے اور اقوام متحدہ کے متفقہ، حقوق انسانیت کے منشور کے بعض بنیادی مندرجات کہاں سے چرائے گئے ہیں؟ ان تمام سوالات کے جوابات ہمیں اس کتاب سے ملتے ہیں۔ اس میں مصنفنے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمودہ خطبے سے نکتہ

ـوار استشہاد کرتے ہوئے مغربی مفکرین و مستشرقین کے اسلام پر وارد کردہ اعتراضات کے تاریخی و معاشرتی حوالوں سے مدلل جوابات دیئے ہیں۔ یہ اندازِ تحقیق بلاشبہ منفرد نوعیت کا حامل ہے۔

مصنف نے ''خطبۂ حجۃ الوداع اور عورتوں کے حقوق'' اور ''خطبہ حجۃ الوداع اور غلاموں کے حقوق'' کے ضمن میں قدیم مذاہب و معاشرت کے حوالے سے بالتفصیل گفتگو کی ہے۔ خصوصاً زمانۂ قدیم سے مختلف تہذیبوں میں عورتوں سے جو سلوک روا رکھا جاتا تھا، اس پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والی بعض انسانی حقوق کی تنظیموں کا اسلام دشمن کردار یہاں کے فہیم اور صاحب ادراک لوگوں پر آشکار ہے اور وہ مغرب کے اس خود ساختہ فلسفے کی فسوں کاریوں سے آہستہ آہستہ آشنا ہو رہے ہیں، زیر تبصرہ کتاب مغرب کے اس پروپیگنڈے کو سمجھنے کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

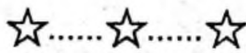
کتاب کی افادیت میں کچھ شک نہیں لیکن اس کے چند گوشے قابل اصلاح معلوم ہوتے ہیں کہ اگر ان کی طرف مزید توجہ دے دی جائے تو کتاب کی افادیت مزید مسلم ہو جائے گی۔

کتاب کے آغاز میں مصنف نے خاتم الانبیاء ﷺ کا آخری حج اور خطبہ حجۃ الوداع ایک نظر میں پیش کیا ہے جو صرف دن اور تاریخوں پر مشتمل ہے، اسے اگر تفصیلاً بیان کر دیا جاتا تو نبی کریم ﷺ کا حج اور خطبہ طلبہ کے سمجھنے میں آسان ہو جاتا ،،اسی طرح اس سے آپ کے سفر میں آنے والے مقامات اور واقعات سے شناسائی ہو جاتی۔

پہلے باب کے حصہ (ب) میں انسانی حقوق کے تحفظ، اس کے احیاء اور عملی نفاذ کے حوالے سے پیغمبر اسلام حضرت محمد کی حیات طیبہ میں معاہدہ حلف الفضول،

میثاق مدینہ، خطبۂ فتح مکہ، خطبۂ حجۃ الوداع، کو انسانی حقوق کے لئے عملاً کی جانے والی جد و جہد کا نقطہ آغاز و ارتقا کہا گیا ہے اس ضمن میں مصنف اگر صلح حدیبیہ کی انسانی حقوق سے متعلق شرائط کا ذکر بھی کر دیتے تو زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا، کیونکہ اس میں بھی واضح طور پر امن و امان کا قیام، ایک دوسرے پر دست درازی، چوری، خیانت، اور راز فاش کرنے کی ممانعت ہے۔

کتاب میں بہت سی جگہ پر ''چارٹر'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کی جگہ اگر ''منشور/ دستور'' کا لفظ استعمال کیا جاتا تو زیادہ مناسب رہتا۔ تحقیقی حوالے سے کتاب معیاری ہے، حوالہ جات کا مکمل التزام کیا گیا ہے اور کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے، پیش کش کا انداز بھی عمدہ ہے۔ اپنے موضوع کے لحاظ سے کتب سیرت میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔



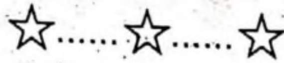
(۲) وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا/ حافظ محمد سعد اللہ/ (۱) اقبال پبلشنگ کمپنی، لاہور/ ۳۸۳ص۔ (۲) حجاز پبلی کیشنز، لاہور۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی طبعی شفقت اور رحمت کی بنا پر پوری انسانیت کے ساتھ بلا امتیاز اور بلا تفریق جس بے مثال دینی، دنیاوی اور اخروی ہم دردی و غم خواری کا عملی مظاہرہ پیش فرمایا، اور اپنے پرائے تمام بنی آدم کی جو بے نظیر خیر خواہی فرمائی، اس کی مثال پوری تاریخ انسانیت میں نہیں مل سکتی۔ اس کتاب کا موضوع نبی پاک ﷺ کی سارے انسانوں کے ساتھ دینی، دنیاوی اور اخروی ہم دردی و خیر خواہی ہے۔

کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

باب اول: طبعی شفقت و رحمت و غم خوارئ امت۔ باب دوم: ایمان و

ہدایتِ امت کا غم۔باب سوم: احکام شریعت میں آسانی کا غم۔باب چہارم: انسانیت کا دنیوی درد اور غم۔باب پنجم: امت کا برزخی واخروی غم
کتاب کو بہ غور پڑھنے سے یہ بات بھی محسوس ہوتی ہے کہ اس کتاب کا زیادہ تر مواد مصنف کی قدیم تصنیف ''غریبوں کے والی'' سے لیا گیا ہے۔
زبان سلیس اور اسلوب عام فہم ہے۔کتاب میں ذکرکردہ تمام واقعات قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کئے گئے ہیں۔کتاب کی ایک اہم خوبی مکمل و مفصل حوالہ جات ہیں جن کی جانب مصنف نے خصوصی توجہ دی ہے۔طباعت و اشاعت عمدہ ہے۔



(۳) بین الاقوامی تعلقات سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں/ مسرت شوکت چیمہ/ صادق پبلی کیشنز، لاہور۔

کتاب نایاب ہے۔دست یاب نہیں ہوسکی۔



سن ۲۰۰۱ء

رسول اکرم ﷺ کا اسلوب انقلاب/ تسنیم کوثر/ صادق پبلشرز، لاہور/

ن۔م

کتاب نایاب ہے۔ دست یاب نہیں ہوسکی۔



سن ۲۰۰۲ء

سیرت سرور کونین ﷺ / زبیدہ قریشی / ن۔م / ن۔م

کتاب نایاب ہے۔ دست یاب نہیں ہوسکی۔

نوٹ: اس سال وزارت کی جانب سے پہلی مرتبہ مسودات سیرت بہ عنوان ''پاکستان کے لئے مثالی نظام تعلیم کی تشکیل، تعلیمات نبوی کی روشنی میں'' کا مقابلہ بھی منعقد ہوا تھا۔



سن ۲۰۰۳ء

(۱) استحکام مملکت اور بدامنی کا انسداد (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں) / ڈاکٹر حافظ محمود اختر / الائیڈ بک سنٹر، لاہور / ۱۵۰ص

دور حاضر میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ افراد امت میں وحدت و یگانگت کا فقدان ہے۔ وہ وحدت و یگانگت جو مسلمانوں کی شان اور پہچان تھی، جس کی بہ دولت انہوں نے آدھی سے زیادہ دنیا پر اسلامی علم لہرا دیا تھا، جو ان کی بقا کی ضامن اور طاقت کا مظہر تھی۔ کتاب میں فاضل مصنف نے عمومی طور پر اتحاد و یگانگت کے موضوع پر احادیث طیبہ سے استفادہ و استدلال کرتے ہوئے اس سے متعلق سیرت طیبہ کے فکری و عملی دونوں پہلوؤں کو زیر بحث لایا ہے۔ اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بدامنی اور فتنہ و فساد کا انسداد کیسے کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں سیرت مطہرہ میں کیا لائحہ عمل دیا گیا ہے؟ نیز اس سلسلے میں اسلامی حکومت پر عائد ہونے والی ذمے داریوں کا ذکر بھی اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔

کتاب پانچ ابواب میں منقسم ہے۔ پہلا باب معاشرتی وحدت اور تعلیمات نبوی سے متعلق ہے۔ اس باب میں مصنف نے اسلام سے قبل عربوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم کے ان اقدامات کا ذکر کیا ہے جو آپ نے قیام امن کے

لئے وقتاً فوقتاً اختیار کئے۔

دوسرے باب کا عنوان انسانی حقوق کا تحفظ اور قیام امن ہے۔اس باب میں مصنف نے تعلیمات نبوی سے مستنبط انسانی حقوق کا تذکرہ کیا ہے اور قیام امن کے لئے ان حقوق کے تحفظ اور ادائیگی کی اہمیت بیان کی ہے۔

تیسرا باب قیام وحدت کے لئے نبی کریم ﷺ کی عملی کوشش کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔اس عنوان کے تحت مصنف نے سب سے پہلے مہاجرین اور انصار کی مواخات اور پھر میثاق مدینہ کے واقعے کو ذکر کیا ہے اور امن کے استحکام کی بنیاد کے طور پر آپ ﷺ کی عملی کوشش کے طور پر پیش کیا ہے۔اس کے بعد مصنف نے باہمی معاملات میں نبی کریم ﷺ کے مصالحانہ کردار پر بحث کی ہے۔

چوتھا باب استحکام مملکت کے لئے حکومتی ذمے داریاں سے معنون ہے۔اس باب میں تعلیمات نبوی کی روشنی میں ان اہم حکومتی ذمے داریوں کی اہمیت بیان کی گئی ہے جو استحکام مملکت اور قیام امن کے لئے ضروری ہیں۔

پانچویں باب کا عنوان فساد و بدامنی کا انسداد حدیث نبوی کی روشنی میں رکھا گیا ہے۔اس میں مصنف نے فساد و بدامنی کے خاتمے کے لئے احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے اور ہر حدیث کو ذکر کرنے کے بعد اس کی تشریح اور اس سے حاصل شدہ نتائج اور اسباق کو بھی بیان کیا ہے۔

ہر باب کے آخر میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔کتابیات بھی شامل کی گئی ہے۔آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی صحت اور اعراب کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔طباعت و اشاعت معیاری ہے۔آنے والی اشاعت میں اغلاط درست کر دی جائیں تو بہتر ہے۔بہ حیثیت مجموعی کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع پیش کش ہے۔

☆......☆......☆

(۲) رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی/ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی/ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی/ ۲۳۰ص

مصنف نے اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی ازدواجی زندگی اور تعدد ازواج کے اسباب و اثرات پر روشنی ڈالی ہے، حقائق کو اجاگر کیا ہے اور تمام شادیوں کی حکمت اور ان کے دوررس اور ہمہ گیر نتائج، ثمرات اور اثرات کو بھی بیان کیا ہے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مختصر حالات زندگی، علمی و مجتہدانہ مقام و مرتبے، تلامذہ، خدمات، اور قرآن وسنت کی ترویج و اشاعت میں ان کے کردار و خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ علمی و تحقیقی اسلوب اختیار کرتے ہوئے حواشی و حوالہ جات مستند اور بنیادی مآخذ سے ذکر کئے ہیں جن سے کتاب کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔ مستشرقین اور دیگر غیر مسلم حلقوں کی جانب سے رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی پر اعتراضات وشبہات کے ازالے کے لئے مدلل انداز میں بحث کرتے ہوئے تقابلی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے، رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی کے زیر عنوان مستشرقین کے اعترافات و بیانات کی روشنی میں مدلل اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اختتامی صفحات میں ''خلاصۂ بحث'' کے ذیل میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ پوری بحث کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ حافظ صاحب حوالے دینے میں کافی فراخ دل ثابت ہوئے ہیں۔ بہ ہرحال تحقیقی اعتبار سے کتاب مستند ہے۔

☆......☆......☆

(۳) نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی/ حافظ سعد اللہ/ برائٹ بکس، لاہور/ ۴۵۲ص

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علیحدہ علیحدہ

کتب تالیف کرنے کا رجحان کافی پختہ روایت بن چکا ہے، اس کا سب سے مفید پہلو یہ ہے کہ اس طرح موضوع زیر بحث کے تمام متعلقہ پہلوؤں پر توجہ دینا آسان ہو جاتا ہے، اور قاری کو بھی تمام اہم مباحث یکجا مل جاتے ہیں۔

زیر نظر کاوش بھی اسی تناظر میں تحریر کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا جامعیت کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔ یہ کتاب چھ ابوب میں منقسم ہے، جن کے عنوانات یہ ہیں:

۱۔ از دواج، نکاح، ۲۔ تعدد ازواج نبوی ﷺ، ۳۔ کاشانۂ نبوی ﷺ کا نظم و نسق، ۴۔ بے مثال شوہر، ۵۔ بے مثال باپ، ۶۔ بے مثال آقا۔

اس طرح کتاب میں رسولِ اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے خانگی پہلو کو بیان کیا گیا ہے، اس میں آپ ﷺ کی ذاتی زندگی، اہلِ خانہ سے برتاؤ، قناعت و ایثار، سادگی و بے تکلفی وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ تعدد ازواج کے معرکتہ الآرا مسئلے پر مستشرقین کے بلا جواز اعتراضات کے ساتھ ساتھ تعدد ازواج کی حکمتوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اسلام کے عادلانہ اور معتدلانہ احکامات کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ خواتین کو اسلام نے جو مقام و مرتبہ عطا کیا ہے اسے بھی متعدد مقامات پر واقعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ نکاح کی ضرورت و اہمیت، تعداد ازواج نبی ﷺ اور گھریلو نظم و نسق پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب حوالہ جات سے مزین ہے، لیکن بعض مقامات پر ثانوی مآخذات پر انحصار کھٹکتا ہے، جب کہ اصل مآخذ دوسرے حوالوں میں نظر آتے ہیں۔ اس جانب توجہ کی ضرورت ہے، کتابت مشینی ہے، مگر معیاری نہیں۔ جلد، سرورق، کاغذ متوسط معیار کا ہے۔ (شش ماہی السیرۃ عالمی، شمارہ ۹۔ تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن)

☆......☆......☆

(۴) رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت معلم و ماہر تعلیم/ پروفیسر رب نواز/ ۳۔

بہاول شیر روڈ، مزنگ، لاہور/ ۱۴۴۴ھ

ارشاد نبوی ہے کہ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی اولین وحی بھی تعلیم ہی کے بارے میں تھی جس میں نبی کریم ﷺ کو پڑھنے کا حکم دیا گیا تھا، گویا اسلامی انقلاب کی حقیقی بنیاد تعلیم کو قرار دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ میں تعلیم و تعلم کو ہمیشہ اولین ترجیح دی۔ علم کی نشر و اشاعت کے لئے آپ ﷺ نے اس دور میں اختیار کی جانے والی ہر ممکن تدبیر سے کام لیا۔ غیر رسمی تعلیم کے ساتھ آپ ﷺ نے رسمی تعلیم کا بھی انتظام فرمایا۔ اس کا اجرا صفہ کے مدرسے کے افتتاح سے ہوا۔

آپ ﷺ کی تعلیمی جد و جہد کا روشن پہلو یہ ہے کہ آپ نے خواتین کی تعلیم کا بھی انتظام فرمایا اور ہفتے میں ایک دن ان کی تعلیم کے لئے مخصوص فرمایا۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے آں حضرت ﷺ کی تعلیمی پالیسی، اسوہ، جدو جہد اور اقدامات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے ہم نصابی سرگرمیوں، توسیع تعلیم کے لئے وفود کی تشکیل، کتابت سکھانے کے لئے کی جانے والی کوششوں، تدریس نبوی کے اسلوب اور آپ ﷺ کی تدریسی حکمت عملی کو بھی بیان کیا ہے۔ کتاب اگرچہ مختصر ہے لیکن مصنف نے اس میں نبوی تعلیمی تحریک کے ہر پہلو کو جائزہ لیا ہے۔

کتابت و طباعت درمیانی ہے۔ حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے اور آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ ان لوازمات سے کتاب کا علمی و تحقیقی معیار بلند ہو گیا ہے۔

☆......☆......☆

(۵) اسلام کا عسکری نظام، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں/تسنیم کوثر/
صادق پبلشرز، لاہور/۱۹۲ص

آں حضرت ﷺ محض ایک نبی ہی نہ تھے بل کہ بہ یک وقت سر براہِ مملکت، سپہ سالار، قاضی و ہادی، جنگی مدبر، کامیاب جرنیل، فن حرب کے ماہر اور بہترین فاتح کی حیثیت سے بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کے جنگی کارناموں کو بڑی اہمیت دی ہے اور مغازی کے نام سے اس موضوع پر کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن اسلامی فلسفۂ جہاد سے صرفِ نظر کر کے ان عسکری مہمات کا محض واقعاتی بیان مغالطہ انگیزی کا باعث بنا اور بنتا رہے گا۔ خصوصاً مستشرقین نے اس حوالے سے آں حضور ﷺ کو طالع آزما جنگ جو کے طور پر پیش کر کے لوگوں کو بہت بڑے مغالطے میں ڈالا ہے اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر عجیب وغریب الزامات واتہامات لگا کر اپنی بد بختی اور تعصب کا ثبوت دیا ہے۔ جب کہ بہ نظر غائر دیکھا جائے تو آں حضور ﷺ کی عسکری مہمات میں جنگ جوئی اصل مقصود نہ تھی، بل کہ مقصود کے حصول کا ایک ناگزیر ذریعہ تھی اور مقصود بڑا صالح، عظیم اور انسانیت پرور تھا۔

مصنفہ نے اسی بات کو مدنظر رکھ کر اس کتاب کی تصنیف کی ہے اور کوشش کی ہے آں حضور ﷺ کی جہادی کاوشوں کو ان کے صحیح تناظر میں پیش کیا جائے۔

کتاب پانچ ابواب میں منقسم ہے۔ پہلے باب میں اسلام سے قبل کے دور کی عسکریات کا جائزہ لیا گیا ہے جس میں عربی، ایرانی، رومی، یہودی اور ہندی تہذیب کی عسکری زندگی کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اسلامی نظام حیات کے حوالے سے اس کے فکری، معاشرتی، معاشی اور سیاسی پہلو پر گفتگو کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں اسلامی سیاسیات کے زیر عنوان اسلام بطور مذہب،، فلسفہ اور دین، اسلام اور اجتماعیت، اسلامی اجتماعیت اور حکومت اور اسلامی حکومت اور

اصلاح فی الارض کے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں اسلامی حکومت اور عسکریت کے تحت تبلیغ اور جہاد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ تبلیغ اور جہاد کا اپنا اپنا دائرہ کار بیان کرنے کے بعد دونوں کے باہمی تعلق کو واضح کیا گیا ہے۔ اور اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ اسلام اور اسلامی تحریک کا اصل مقصد خیر کی ترویج ہے اگر کوئی بلا وجہ اس کارِ خیر میں رکاوٹ ڈالے تو تصادم کی صورت پیدا ہونا ناگزیر ہے۔ پانچویں باب میں سیرت النبی بہ طور ماخذ جہاد کے عنوان تلے رسول اللہ ﷺ کا جہادی اسوہ بیان کیا ہے جس کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کی جنگ ملک گیری کی جنگ نہیں تھی اور نہ ہی مال و دولت کے لئے لڑی گئی تھی بل کہ یہ جنگ باطل نظام کو مٹانے اور عالم انسانی میں عدل و انصاف کے قیام کے لئے لڑی گئی تھی۔ اس کے بعد عہد نبوی میں پیش آنے والی عسکری مہمات پر بحث کی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کے غزوات اور ان کی عسکری حکمت عملی کا سیر حاصل جائزہ لیا گیا ہے۔

حوالہ جات کا اہتمام ہے مگر حوالہ دینے کا انداز تحقیقی اور جاذب نہیں ہے۔ کتاب کے آخر میں مفصل کتابیات دی گئی ہے جو کتاب کے تحقیقی مقام میں اضافے کا باعث ہے۔ بہر صورت یہ کتاب اردو زبان میں عسکریاتِ سیرت پر ایک اہم اور عمدہ اضافہ ہے۔

☆......☆......☆

(۶) رسول اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی/ مسز شوکت چیمہ/ نامعلوم/ نامعلوم

کتاب نایاب ہے۔ دست یاب نہیں ہوسکی۔



سن ۲۰۰۴ء

(۱) **فرہنگِ سیرت**/ سید فضل الرحمٰن/ زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد، کراچی/ ۳۲۶ص

اس کتاب میں سیرت کے موضوع پر لکھی ہوئی اردو کتب میں شامل مشکل الفاظ کو جمع کیا گیا ہے۔ مکہ و مدینہ کے اہم مقامات، شخصیات و قبائل کے علاوہ سرزمین عرب کے پہاڑوں اور دریاؤں کا بھی تذکرہ ہے۔ کتاب میں وقائع سیرت سے متعلق ۳۰ نقشہ جات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

فرہنگ سیرت زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کی ایک علمی و تحقیقی پیش کش ہے اور حسب روایت صورت اور سیرت دونوں اعتبار سے شان دار، دیباچے کے مطابق یہ کتاب ''سیرت طیبہ کی ڈکشنری اور لغت ہے''۔ (ص ۲۰) اس کے تمام اندراجات (تعداد میں تین ہزار سے متجاوز) کسی نہ کسی نوع سے نسبت رسالت کے حامل اور بہر طور متعلقات سیرت میں شامل ہیں، جس کی تفصیل جناب مؤلف نے خود (ص ۲۰، ۲۱) بیان کردی ہے۔ علما، فضلا اور صاحبان فکر ونظر کی آرا، جائزے، تجزیے اور تاثرات ابتدائی صفحات میں ہی سامنے آجاتے ہیں اور کتاب کی وقعت بڑھانے کے لئے کافی ہیں۔

فرہنگ سیرت کا موضوع نیا، اس کا اسلوب نگارش عام فہم اور زبان و بیان

معیاری ہے، اس کے اندراجات اکثر و بیشتر مختصر ہیں، تاکہ ضخامت حد سے آگے نہ بڑھنے پائے، مگر ضروری معلومات آگئی ہیں بل کہ بہت سے اندراجات معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ روح پرور اور ایمان افروز بھی ہیں۔

فرہنگ سیرت میں نقشہ جات کی شمولیت، افادیت میں اضافے کا باعث ہے اور واقعات کی صورت آشنائی میں یقیناً مفید و مدد گار ہے۔

بحیثیت مجموعی فرہنگ سیرت ایک دل آویز تالیف اور قابل قدر کتاب ہے۔

میرے نزدیک یہ کتاب دراصل جستجوئے رسول ﷺ کا سفر نامہ ہے، جس میں رہ نوردِ شوق بہ فضل رحمانی وادی وادی، صحرا صحرا، گلشن گلشن گھوما پھرا، منزل بہ منزل اترا، نشاناتِ راہ دیکھتا رہا اور جگر لخت لخت جمع کرتا رہا، تا آں کہ جمع یہ دیوان ہوا، یہ دیوانِ علم و آگہی ہے، ایک دیوانۂ فرزانہ کی دشت نوردی کی دلیل، اس کی بے تابیوں کا سفر، محنتوں کا اثر جو بالآخر رنگ لایا اور یہ خوان سجالایا۔ یارانِ نکتہ داں کے لئے صلائے عام ہے اور دل والوں کے پڑھنے کے لئے ''سیپارۂ دل''۔

(شش ماہی السیرہ عالمی شمارہ ۱۰۔ تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد)

☆......☆......☆

(۲) نذیر مبین/ سید مشاہد حسین/ نامعلوم/ نامعلوم

کتاب نایاب ہے۔ دست یاب نہ ہو سکی۔

☆......☆......☆

(۳) ہمارے حضور ﷺ/ اہلیہ ڈاکٹر سہراب/ دار الاشاعت، کراچی/ ۵۲۴ص

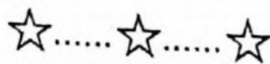
اس کتاب میں مصنفہ نے نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو ایک منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔ کتاب میں بعض مقاماتِ سیرت کی رنگین تصاویر بھی پیش کی گئی ہیں۔

مؤلفہ نے یہ کتاب مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کے لامتناہی سلسلے میں جگہ پالی ہے۔ کتاب کی وجہ تالیف کے بارے میں مصنفہ رقم طراز ہیں:

ایک ایسی کتاب سیرت مبارکہ پر مرتب کی جائے جس کا مطالعہ عام مسلمانوں اور کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے آسان ہو۔

کتاب کا مواد سیرت کے اردو میں دستیاب مآخذ اور کتب سے جمع کیا گیا ہے، اور بڑی حد تک اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ واقعات مستند ہوں اور ہر بات باحوالہ بیان کی جائے۔ البتہ مآخذ کے حوالہ جات میں تحقیق کے مروّجہ معیار اور اسلوب کو مدنظر رکھا جاتا تو کتاب کی افادیت اور استنادی حیثیت دوچند ہو جاتی۔

کتاب نئی نسل کے لیے سیرت طیبہ کا ایک پورا نقشہ جامع، دلچسپ مؤثر اور سہل انداز میں پیش کرتی ہے اور خوب صورت سرورق، دلکش کمپوزنگ، عمدہ کاغذ اور جاذب نظر گردپوش کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔



(۴) حضرت محمد ﷺ کی مدنی زندگی، قیام امن کے لئے اقدامات/

مسز زینت ہارون/ کونسل فار ریسرچ اینڈ اسلامک اسٹڈیز، کراچی، ۲۰۰۳ء/ ۲۰۰ص

دور حاضر کے حالات کے تناظر میں قیام امن کی جتنی ضرورت بنی نوع انسان کو اس دور میں ہے، اتنی اس سے پہلے کسی دور میں نہ تھی۔ امن و سلامتی ہی وہ عنصر ہے جس کی موجودگی میں تمام افراد انسانیت آپس میں بلاتفریق مذہب، رنگ و نسل محبت، سلامتی اور بھائی چارے سے رہ سکتے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں مصنفہ نے اسی حوالے سے قیام امن کے لئے کئے گئے ان اقدامات کو سامنے لائی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست کے ابتدائی دور میں انجام دیئے تھے۔ نیز آج کل کے دور میں ان سے رہ نمائی حاصل کرنے کی جانب بھی توجہ دلائی گئی ہے تا کہ افراد انسانیت عموماً اور مسلمان خصوصاً سیرت مطہرہ سے رہ نمائی حاصل کرتے ہوئے قیام امن کے لئے ناگزیر اقدامات کو اپنی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق بہ روئے کار لاتے ہوئے دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے میں اپنی اپنی کوشش جاری رکھیں۔

کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب مدنی زندگی میں مواخات کا عمل اور قیام امن ہے۔ اس کے ضمن میں مصنفہ نے اس کا پس منظر، اہمیت، تاریخ، مواخات مکہ، موخات مدینہ اور اس کی مذہبی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بنیادوں پر بحث کی ہے۔ اس مین شامل لوگوں، اس کے اہم پہلوؤں اور اس کے قیام امن میں کردار پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

دوسرا باب میثاق مدینہ اور قیام امن کا ہے۔ اس باب میں اس کے تاریخی پس منظر اور حالات، اس کے معاشرتی پہلو اور ان کے اثرات، اس کی نوعیت کو بیان کیا گیا ہے۔ باب کے آخر میں دستور میں معاشرتی عناصر کی حیثیت کے عنوان کو دس اہم ذیلی سرخیوں کے ساتھ تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا باب یہود مدینہ کے ساتھ معاملات اور قیام امن ہے۔ جس میں یہودیوں کے ساتھ مختلف معاملات جو معاشرتی، مذہبی، معاشی اور سیاسی پہلو رکھتے ہیں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے ساتھ مل کر قیام امن کے لئے گئے اقدامات کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ ہی یہودیوں کی بدعہدی اور بدنیتی اور اس

پر مرتب ہونے والے اثرات اور اس ضمن میں لڑی جانے والی جنگوں اور بالآخر یہود کے مدینہ منورہ سے اخراج کے واقعات مفصل بیان کیئے گئے ہیں۔

چوتھا باب امت مسلمہ کی ذمہ داریاں اور قیام امن ہے۔ اس میں قبل از بعثت کے حالات اور عالم گیر سرگرمیوں سے لے کر بعثت نبوی اور اس کے بعد کے دور میں نبی کریم کے ان تمام اقدامات کو واضح کیا گیا ہے جو قیام امن کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیئے۔ اس ضمن میں آپ کے بین القبائل روابط، بین الاقوامی روابط، سفارتی مشنوں اور وفود کی آمد اور فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے مثال رحیم وکریم رویے اور سلوک کا تذکرہ بھی کیا ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

پانچواں باب خطبہ حجۃ الوداع اور قیام امن ہے۔ اس باب میں مصنفہ نے خطبے کی اہمیت کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد اس سے اخذ کردہ رہنما اصول وقواعد کو ۱۸ ذیلی سرخیوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنفہ کی سرخیوں میں ندرت اور جدت پائی جاتی ہے۔ آخر میں حرف آخر کے عنوان سے مصنفہ نے اپنی پیش کردہ تحقیق سے متعلق سفارشات بھی پیش کی ہیں۔

قرآنی آیات ذکر تو کی گئی ہیں مگر ان پر اعراب لگانے کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ اس قسم کی تحقیقی کتب میں اس بات التزام کرنا ضروری ہے کہ کم ازکم قرآنی آیات تو با اعراب ہوں تاکہ قاری قرآن کریم کی آیات کو صحیح تلفظ اور طریقے سے پڑھ سکے۔ ہر باب کے آخر میں حوالہ جات دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کتابیات بھی شامل کی گئی ہے۔ طباعت معیاری ہے، البتہ کتاب کی ترتیب اور فارمیٹنگ کے حوالے سے مزید توجہ دی جائے تو یقیناً کتاب کے معیار میں اضافے کا باعث ہوگی۔



سن ۲۰۰۵ء

(۱) سماجی بہبود (تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں) / ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس / مکتبہ جمال کرم، لاہور / ۲۰۰ ص

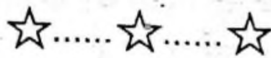
رسول اکرم ﷺ کی سماجی زندگی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک درخشاں باب ہے، کیونکہ بنی آدم کی خیر خواہی، محبت انسانی اور خدمت خلق کی جو تعلیم ہمیں آپ ﷺ کے اقوال میں ملتی ہے اس کا عملی نمونہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت پاک میں جا بہ جا جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ دُنیا درحقیقت جدوجہد اور سعی وکوشش کا ایک میدان ہے، جس میں تمام انسان باہمی معاونت سے اپنا اپنا راستہ طے کر رہے ہیں۔ دنیا کی تمدنی معاشرت میں ہر ایک کو دوسرے کی تکلیف وآرام کا خیال ولحاظ کرنا پڑتا ہے، کیوں کہ اکٹھے چلنے میں یقیناً بہت کچھ مسائل پیش آتے ہیں، اس لئے وہ شخص جو ان اجتماعی مشکلات سے گھبرا کر الگ ہو جاتا ہے اور صرف اپنا بوجھ اپنے کندھے پر رکھ کر چل کھڑا ہوتا ہے وہ کارزار دنیا میں ناکام سپاہی کا مقام حاصل کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی زندگی امت مسلمہ کے لئے دینی ودنیوی کامیابی کا کامل نمونہ ہے اس لئے مسلم معاشروں کے مسائل کو تعلیمات نبوی کی روشنی میں حل کرنے کی خواہش بالکل فطری ہے۔

مصنف نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ سماجی فلاح و بہبود دین اسلام کے مختلف شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے، صرف سماجی بہبود کے لئے تگ و دو ہی کو ''دین اسلام'' خیال کرنا درست نہیں۔

مصنف نے قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے واضح کیا ہے کہ معاشرتی بہبود کو اسلامی معاشرے میں نظر انداز نہیں کیا گیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ان معجزات کا بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے جن میں خدمت خلق کا پہلو پایا جاتا ہے۔ کتاب کے اختتام میں ایک ضمیمہ بہ عنوان صوفیائے نقشبند اور سماجی بہبود بھی شامل کیا گیا ہے۔

حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے پر کتابیات نہ دارد۔



(۲) آیات ظہور آں حضور ﷺ / محمد جمال خان گورمانی ایڈووکیٹ/ الحمد پبلی کیشنز، لاہور/ ۲۶۳ص

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انسانی رہنمائی کے لئے اپنے رسول اور پیغمبر مبعوث فرمائے، جن کی تعداد کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں تھا جہاں اللہ کا کوئی رسول اور پیغمبر مبعوث نہ ہوا ہو۔ چوں کہ اس دنیا کو بھی ایک مقررہ مدت کے لئے تخلیق کیا گیا ہے لہٰذا منطقی طور پر انبیاء ورسل کی آمد کے سلسلے کو بھی کہیں نہ کہیں اختتام پذیر ہونا ہے، اور اختتامی نبی یا پیغمبر بھی ایسا ہو جس کی شریعت آفاقی اور تا قیامت ہو، اور خود اس کی شخصیت بھی تمام دنیا کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہو۔

اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور انہیں مبعوث کرنے کی تیاری تخلیق کائنات کے ساتھ ہی شروع ہوگئی، ہر نبی کو آپ

ﷺ کے بارے میں بتا دیا گیا کہ ایک نبی آخرالزماں بھی آئے گا جس کی شریعت اور دین پر دنیا کا خاتمہ ہوگا اور اس کی شریعت پچھلی تمام شریعتوں اور آسمانی ادیان کی حامل ہوگی۔ اس طرح آپ ﷺ کی آمد کے بارے میں بشارات اور خوش خبریاں آپ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی دنیا میں پھیل چکی تھیں۔

بنیادی طور پر یہ کتاب رسالت مآب ﷺ کی تشریف آوری سے متعلق مواد کو پیش کرنے کے لئے تحریر کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کے ظہور سے قبل یعنی (۵۵۰ء۔ ۶۰۰ء) کے دور میں لوگ ایک نبی آخرالزماں کے ظہور کے منتظر تھے۔ آسمانی کتب توریت اور انجیل میں آپ ﷺ کا ذکر موجود تھا، یہود و نصاریٰ آپ ﷺ کے ظہور سے بہ خوبی واقف تھے، مقامی عربوں کے ہاں بھی آپ ﷺ سے متعلق ایسی روایات سینہ بہ سینہ چلی آرہی تھیں جن میں آپ ﷺ کی آمد کا تذکرہ تھا، یہ روایات آسمانی کتب کے حوالے سے بیان کی جاتی تھیں۔ اسی پس منظر کے حوالے سے بیان کی جانے والی روایات کا تذکرہ ہی اس کتاب کا مرکزی عنوان ہے۔

کتاب میں سرزمین عرب اور قوم کے تاریخی پس منظر، قبل از اسلام کے مذاہب اور اہل عرب کے مذاہب کو بیان کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ مبارکہ کو بیان کیا گیا ہے۔ تصور نبوت و رسالت اور اوصاف نبوت کے علاوہ بعثتِ نبوی ﷺ اور یہود و نصاریٰ کے مذہبی ادب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اوصافِ رسالت مآب، حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کی صرف مکی زندگی کے حوالے سے بیان کئے گئے ہیں۔ مکہ معظّمہ کی سیادت کے حوالے سے ایک مختصر سا تاریخی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

کتاب میں ابواب کے اختتام پر حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔ آخر میں کتابیات کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے جس سے مصنف کی وسعت مطالعہ اور محنت

کا اندازہ ہوتا ہے۔



(۳) رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان/ پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل/ (۱) الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور/ ۹۶ص۔ (۲) بک سیلرز انٹرنیشنل، لاہور۔

کھانا انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر انسان کا گزارا نہیں۔ تاہم اگر اسے احکاماتِ خداوندی، فرموداتِ نبوی اور سننِ مصطفوی کی روشنی میں اور ان کی رعایت رکھتے ہوئے کھایا جائے تو نہ صرف عبادت میں شمار ہوگا بل کہ صحت و تندرستی کے لئے بھی مفید ہوگا۔

مسلمان جب تک کھانے پینے اور زندگی کے معاملات میں اسوۂ نبوی پر قائم و دائم رہے، اور جینے کے لئے کھاتے رہے تو ہمیشہ کام یابی و کامرانی نے ان کے قدم چومے، مگر جب انہوں نے اس راہ سے روگردانی کی اور زندگی کا مقصد خواہشاتِ نفس کی تکمیل اور شکم پروری ٹھہرا تو ذلت ان کا مقدر ٹھہری، وہ پُرخوری اور لذت کام و دہن میں اس قدر مگن ہوئے، اس قدر کھانے لگے کہ اپنی آزادی تک کھا گئے اور خبر تک نہ ہوئی، ابتدا پیٹ کی غلامی سے ہوئی اور اختتام گردن میں پڑنے والے طوقِ غلامی پر ہوا۔

اس کتاب میں مصنف نے امت کے سامنے نبی کریم ﷺ کا کھانا کھانے کا طریقہ اور آداب ذکر کئے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنی کتاب کو سات بڑے عنوانات میں تقسیم کیا ہے جس کے تحت حضور ﷺ کے دستر خوان اور اس کے لوازمات کو بیان کیا گیا ہے۔

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں آداب طعام کے عنوان کے تحت کھانے سے متعلقہ تمام آداب نبوی کو بیان کیا گیا ہے جو آں حضرت ﷺ نے مختلف اوقات اور

مختلف مجالس میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمائے۔

روٹی اور سالن کے زیرِ عنوان حضور ﷺ کی روٹی، گوشت، مچھلی، ہریسہ، پنیر، سرکہ، مکھن اور گھی، ستو اور مسور کی دال کی کیفیات بیان کی گئی ہیں۔

تیسرے مرکزی عنوان کے تحت حضور ﷺ نے جو سبزیاں تناول فرمائیں اور ان کا ذکر کتب حدیث و سیر میں ملتا ہے، کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً کدو، چقندر اور میتھی۔

میٹھے پکوان کے عنوان کے ضمن میں مصنف نے تلبینہ، حریرہ، حیس، سونٹھ کے مربے اور تل کا ذکر کیا ہے۔

نمک اور مصالحہ جات کے عنوان کے ذیل میں مصنف نے پیاز، کالی مرچ، زیرہ، لہسن، نمک اور زیتون کے تیل کے استعمال کے بارے مین نبوی طریقہ کار کا ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد فاضل مصنف نے مختلف پھلوں (اخروٹ، انجیر، انار، انگور، بیر، بہی، پیلو، تربوز، ترنج، ککڑی اور کھجور) کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول بیان کیا ہے۔

اختتامی بحث میں مصنف نے مشروبات کے سلسلے میں اختیار کئے جانے والے نبوی طریقہ کار پر روشنی ڈالی ہے، اور مشروبات نوش کرنے کے آداب تعلیمات نبوی کی روشنی میں بیان کئے ہیں، آخر میں آب زم زم، دودھ، شہد، نقیع اور نبیذ کو نوش کرنے کا نبوی طریقہ کار ذکر کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے مگر یہ بات باعثِ حیرت ہے کہ حوالہ جات کو شجر ممنوعہ جان کر کہیں بھی ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

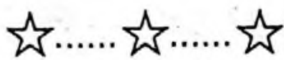


سن ۲۰۰۶ء

(۱) خطبہ حجۃ الوداع/ ڈاکٹر نثار احمد/ کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور/ ۲۵۵ص

عہدِ رسالت میں اسلامی ریاست کے متنوع دستاویزات، مکاتیب اور خطبات ذخیرۂ سیرت کا مستقل حصہ ہیں، اس ذخیرے میں انسانی حقوق کا ایک ایسا عالمی منشور ہے جس کی ۴۷ دفعات اپنی ۷۱ تشریحات کے ساتھ احترام آدمیت کا سب سے بڑا چارٹر ہیں۔ یہ تاریخ ساز دستاویز عہدِ نبوی کا آخری خطبہ ہے جسے ڈیڑھ لاکھ کے قریب صالح افراد کے سامنے ایک دائمی وصیت کے طور پر ۷ مارچ ۶۳۲ء بمطابق ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو عرفات کے میدان میں پیش کیا گیا۔ یہ خطبہ حدیث اور سیر کی کتابوں میں منتشر اجزاء کی صورت میں موجود تھا مگر یہ سعادت ڈاکٹر نثار احمد کے حصے میں آئی کہ انہوں نے مسلسل پینتیس سال کی ریاضت کے نتیجے میں اس کا مستند متن تیار کیا اور ساتھ ہی اس کا تقابل میگنا کارٹا (۱۲۱۵ء) فرانس کے اعلانِ حقوق انسانی (۱۷۸۹ء)، امریکی نوشتۂ حقوق (۱۷۹۱ء) اور اقوام متحدہ کے منشورِ آزادی (۱۹۴۸ء) کے ساتھ کر کے خطبۂ حجۃ الوداع کی اولیت اور سبقت کو واضح کیا۔ یہ خطبہ انسانی حقوق کا وہ عالمی منشور ہے جس کو اپنائے بغیر امنِ عالم کی آرزو پوری نہیں ہوسکتی، یہ خطبہ عقیدہ وعمل کی اصلاح، معیشت و معاشرت کی درستی،

ظلم اور استحصال سے نجات، نسلی، لونی اور لسانی امتیازات سے چھٹکارا، تعمیر حیات کا عملی خاکہ اور زبانِ رسالت کی فصاحت و بلاغت اور اعجاز آفرینی کا نادر نمونہ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس خطبے کا یہ مستند متن اپنی توضیحات کے حوالے سے ان شاءاللہ علما اور محققین، ماہرین قانون اور بنیادی حقوق کی انجمنوں سے متعلق افراد کے لئے ایک مستقل حوالے اور مطالعے کی حیثیت اختیار کرے گا۔ (تبصرہ نگار: پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ)



(۲) **پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ/ حافظ زاہد علی/ راحت پبلشرز، اردو بازار، لاہور/۲۳۲ص**

سرکار دو عالم ﷺ کی تیئس سالہ زندگی نبوت کی زندگی کا اگر بہ غور مطالعہ کیا جائے تو یہ سب کچھ آپ ﷺ کے اخلاق عالیہ ہی کی بدولت نظر آتا ہے، آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ نقطہ معراج معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے بھی آپ ﷺ کی اس صفت کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ ٥ (القلم:۴)

بے شک آپ اخلاق کے بلند مرتبے پر ہیں۔

حسن خلق ایک نیکی ہے، ایسی نیکی جس کا دوسرا سرا ایمان کی تکمیل سے جڑا ہوا ہے، رسولِ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

نیکی (بھلائی) حسنِ خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات بری محسوس ہو کہ کوئی اس پر مطلع ہو۔ (صحیح مسلم)

یعنی حسنِ خلق خواہ وہ کسی بھی نوعیت کا ہو، نیکی ہے اور ظاہر ہے کہ بداخلاقی اس کے مقابلے میں ایک تسلیم شدہ برائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اخلاقی

کمزوریوں کا دور کرنا جس طرح ہمارے لئے معاشرتی تقاضوں کو سنبھالنے کے لئے ضروری ہے، وہیں اپنے ایمان کو بچانے، محفوظ کرنے اور اس کی تکمیل وتزئین کی خاطر بھی ضروری ہے۔ ایسا اخلاق اور پاکیزہ کردار جو زندگی کے ہر شعبے میں نظر آئے۔ اسلام کی نظر میں اور تعلیماتِ نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کی رو سے حسن اخلاق ایسی دولت ہے، جس کا بدل دوسری کوئی نیکی نہیں اور جو کوئی اس سے محروم ہے، وہ نیکیوں کے انبار اور دولت کے خزانے رکھنے کے باوجود بھی حد درجہ مفلس ہے، ایسا مفلس جس کی مفلسی کو دور کرنے کی کوئی صورت نہیں۔

مصنف کی یہ کتاب آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے اخلاقی پہلوؤں سے بحث کرتی ہے۔ سلیس زبان اور سادہ اسلوب میں آں حضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ہر پہلو کے فوائد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عام فہم اور دل نشین انداز میں اس پر عمل کرنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔

کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں:

پیغمبر اسلام ﷺ اور اخلاق حسنہ۔ حضور ﷺ کے خلق عظیم کے شواہد۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا صدق۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی حیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی تواضع۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا حلم و بردباری۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا رفق ولطف۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا زہد وقناعت۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ایفائے عہد۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی شجاعت و بہادری۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی استقامت۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا صبر وتحمل۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی امانت و دیانت۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا جود وسخا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا عدل وانصاف۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا عفو و درگزر۔

کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسے پڑھنے والا یہ بات برملا کہہ سکتا ہے کہ

بلاشبہ یہ کتاب سرکار دو عالم ﷺ کی اخلاقی زندگی کی ایک جھلک قرآن کریم اور احادیث کی معتبر کتابوں سے منتخب شدہ آیات واحادیث کی روشنی میں پیش کرتی ہے، ایسے اخلاق حسنہ کی جھلک جن کی ضرورت آج کے اس دور میں اشاعتِ اسلام کے لئے بہت زیادہ محسوس کی جاتی ہے۔

کتاب میں جا بہ جا حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔ کتاب کے اختتام پر مراجع کی فہرست بھی دی گئی ہے مگر پوری فہرست نامکمل ہے، اس لئے کہ کسی بھی کتاب کا مطبع اور سن اشاعت نہیں دیا گیا۔ کتاب کا معیار مزید بڑھانے کے لئے اس جانب توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔



سن ۲۰۰۷ء

(۱) **سیرت خاتم النبیین ﷺ** / حکیم محمود احمد ظفر / تخلیقات، اردو بازار، لاہور/ ۹۳۶ص

اردو زبان میں عام طور پر سیرت نگاروں نے یا تو زمانی ترتیب کے ساتھ واقعات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے یا سیرت کے کسی جزوی گوشے کو موضوعِ بحث بنایا ہے۔ زیرِنظر کتاب کے کئی پہلو ایسے ہیں جن کی وجہ سے اسے ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ اس کتاب میں سیرت کے حوالے سے بعض ایسی جہتوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں ہیں جو عام طور پر دوسری کتب میں دست یاب نہیں، حالانکہ سیرت فہمی کے لئے ان کی بہت افادیت ہے۔ زیرِنظر کتاب میں مصنف نے دور جاہلیت کے حالات سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔ اس ضمن میں اس زمانے میں موجود بڑی سلطنتوں کے حالات و واقعات اور عرب دنیا کا عمومی جائزہ پیش کیا ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف عربوں کے لئے مبعوث نہیں کئے گئے تھے، بل کہ آپ ﷺ کل عالم اور کل انسانیت کے لئے ہادی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

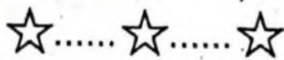
اس کے بعد آپ ﷺ کے حسب ونسب اور آباء واجداد کے حالات و واقعات کا بیان ہے۔

اس کتاب میں حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے علاوہ آپ ﷺ کے

معجزات، غزوات اور آپ ﷺ کی جانب سے مختلف سلاطین و امراء کو لکھے گئے خطوط اور وفود عرب کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے مگر کتابیات نہیں دی گئی۔ بعض مقامات پر عام ڈگر سے ہٹ کر سیرت کے حوالے سے بات کی ہے۔ مثلاً عام طور پر سیرت نگار یہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کا واقعہ رات کو ہوا تھا اور حضور ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلایا تھا اور امانتیں ان کے سپرد کی تھیں۔ حکیم صاحب نے اپنی کتاب میں صحیح بخاری کے حوالے سے یہ بات ثابت کی ہے یہ سب سیرت نگاروں کا تسامح ہے اور در حقیقت ہجرت کا واقعہ دن کو عین دوپہر کے وقت پیش آیا۔

کتاب کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ تحریر رواں اور شستہ ہے، واقعات کے بیان میں تسلسل اور منطقی ترتیب ہے۔ حوالہ جات مکمل نہیں ہیں نیز فہرست کتابیات بھی شامل کتاب نہیں کی گئی۔



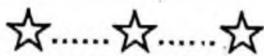
(۲) درسِ سیرت/ سید عزیز الرحمٰن/ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، ناظم آباد، کراچی/۲۷۲ص۔ (۲) اسلامک بک فاؤنڈیشن، انڈیا۔

زیر نظر کتاب میں مصنف نے حضور اکرم ﷺ کے اخلاقی محاسن، معاشرتی آداب اور تربیتی اقدار پر مختصر، مستند اور جامع انداز میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب میں آں حضور ﷺ کے حسن اخلاق و کردار کے بیان میں سادگی اور بے ساختگی کے ساتھ آپ ﷺ سے گہری وابستگی کی جھلک ہر جگہ دکھائی دیتی ہے۔ کتاب میں حضور اکرم ﷺ کے آداب واوصاف کو ایک ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اعلیٰ انسانی اخلاقیات کے تناظر میں سیرت پاک سے گونا گوں مثالیں قارئین

کے سامنے پیش کی گئی ہیں اور اس کی پیش کش کے لئے جو عمدہ اور آسان اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ کتاب کا ہر مضمون چار یا پانچ صفحات پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے سیرت پاک کے عظیم الشان خزانے سے قارئین کے سامنے ایک دو نہایت درخشاں موتی نکال کر پیش کر دیئے ہیں۔ ہر مضمون اپنی جگہ مکمل اور جامعیت کا حامل ہے، انداز ہلکا پھلکا ہے جس سے کتاب پڑھتے ہوئے کوئی اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ مختصر الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے رسالت مآب ﷺ کی زندگی کی ایک چلتی پھرتی تصویر نگاہوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے۔ ہر آیت اور حدیث کا حوالہ حاشیے میں دیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے جس سے کتاب کا تحقیقی معیار بڑھ گیا ہے۔

کتاب موضوع کے لحاظ سے اپنی جگہ انتہائی جامع ہے، پیش کش کا انداز بھی عمدہ ہے۔ مصنف نے حوالہ جات کا اہتمام عصری انداز تحقیق کے مطابق کیا ہے۔ بہر حال کتاب اپنے موضوع پر انفرادیت کی حامل ہے اور ذخیرۂ کتبِ سیرت میں بیش قیمت اضافہ ہے۔



(۳) الروح والریحان/ محمد وقاص/ البدر، لاہور/ ۲۸۶ ص

حسن صورت، حسن کردار، حسنِ گفتار اور حسنِ اخلاق کے لحاظ سے اگر تمام انسانیت کو ترازو میں تولا جائے تو سب سے افضل و اکمل ذات نبی کریم ﷺ ہی کی ہے۔ چناں چہ آپ ﷺ سے محبت ایک فطری امر ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ رہتی انسانیت کے لئے خوب صورت نمونہ اور ظلمتِ شب میں چمکتا چراغ ہے۔ اس سراجِ منیر سے جو جتنا قریب ہوگا، اپنے اپنے ماحول میں وہ اتنا ہی روشنی کا پیام بر ثابت ہوگا اور ظلمت کے پردوں کا چاک کرنے کا باعث ہوگا۔

مصنف نے بنیادی طور پر نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے تین پہلوؤں کو پیش کیا ہے۔سب سے پہلے آپ ﷺ ایک انسانِ کامل تھے۔اس حیثیت سے آپ ﷺ کی عادات واطوار، اخلاق واعمال، طرزِ معاشرت اور معاملات رہتی دنیا کے لئے بہترین اسوۂ حسنہ اور اعلیٰ ترین نمونۂ حیات ہیں ۔اس بارے میں تمام مباحث کتاب کے پہلے حصے میں مذکور ہیں۔

دوم یہ کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں۔اس حیثیت میں آپ ﷺ نے اپنی امت کو اللہ کی بندگی کی طرف بلایا، انہیں آخرت کے ہول ناک انجام سے خبردار کیا، جنت اور جہنم کا نقشہ ان کے سامنے لاکر رکھ دیا، اس دعوت وانذار کے راستے میں آپ ﷺ پر جو کچھ بیتا، مصائب وشدائد کے جو پہاڑ آپ ﷺ پر توڑے گئے، معاشی مقاطعہ ہوا، یہاں تک کہ مکہ کی سرزمین آپ ﷺ کے لئے تنگ کر دی گئی لیکن اس طوفانِ بدتمیزی کے مقابلے میں آپ ﷺ نے صبر واستقامت کا مظاہرہ فرمایا، اپنے ساتھیوں کے لئے عزیمت کا کوہِ گراں ثابت ہوئے، آپ ﷺ نے یہ سارا کٹھن مرحلہ بہ حیثیت نبی طے کیا ۔کتاب کے دوسرے حصے کے مباحث اسی حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔

تیسرا پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب اور مکمل شریعت آپ ﷺ کے حوالے کی، اس شریعت کی تنفیذ اور اقامت کے لئے آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی، بدر، احد، احزاب اور حنین کے معرکے سر کئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح ونصرت سے نوازا اور آپ ﷺ کے ہاتھوں یہ دین غالب ہوگیا ۔اس کے بعد آپ ﷺ نے انسانیت پر حجت تمام فرمائی اور ان سے یہ گواہی لی کہ دین کا پیغام ان تک پہنچ گیا ہے۔یہ کتاب کے تیسرے حصے کے مباحث ہیں۔

ان تمام مباحث اور مواد کو مصنف نے انتہائی عمدہ اور باوقار انداز سے پانچ ابواب

اوران کی ذیلی ۲۱ فصول میں بیان کیا ہے۔ پیش کش کا انداز اور اسلوب عمدہ ہے۔

مصنف نے حوالہ جات میں صرف کتاب کا نام ذکر کرنا ہی مناسب سمجھا ہے نیز کتاب کے اختتام پر کتابیات کی فہرست بھی موجود نہیں۔



سن ۲۰۰۸ء

(۱) حب رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حافظ محمد سعد اللہ / دار الشعور، لاہور / ۴۰۰ص۔ (۲) حجاز پبلی کیشنز، لاہور۔

حافظ محمد سعد اللہ صاحب درد مند دل رکھنے والے انسان ہیں اور پاکستان کے معاشرے میں قبول کر لئے جانے والے عیوب کی اصلاح کے لئے نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ اور اعمال صالحہ کو نہ صرف ایمانی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں بل کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مظاہر بھی اکیسویں صدی کے مسلمانوں کے سامنے لاتے ہیں جو بتدریج گم راہیوں کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی زیر نظر کتاب ''حب رسول ﷺ اور صحابہ کرام'' (مظاہر محبت) اس عمل کا اثبات کرتے ہوئے لکھی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت ہر مسلمان کے دل میں جا گزین ہے لیکن انہیں ملال ہے کہ اس کا اظہار افراط وتفریط کا شکار ہو گیا ہے۔ وضاحت احوال کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے جس میں یہ بتایا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے ارشادات عالیہ اور اعمال حسنہ پر کس طرح عمل کیا کرتے تھے۔ کتاب کے مقدمے میں انہوں نے ''حب رسول ﷺ کی ضرورت اور اس کے عملی تقاضے'' پر مدلل روشنی ڈالی ہے اور اس کے دینی، عقلی اور شرعی زاویے اجاگر کئے ہیں۔ حافظ محمد سعد اللہ نے ''مظاہر محبت'' کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن کے عنوانات یہ ہیں:

۱۔ عقیدت ومحبت رسول ﷺ ۔۲۔ دفاع وحفاظت رسول ﷺ ۔۳۔ اطاعت و

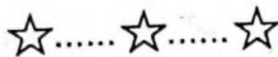
اتباع رسول ﷺ ۔۴۔ تعظیم وتوقیر رسول ﷺ ۔۵۔ تبرک بالرسول ﷺ ۔

ان عنوانات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مؤلف نے کتنے وسیع موضوع پر کام کیا ہے، انہوں نے دو باتوں کی وضاحت کو بالخصوص پیش نظر رکھا ہے۔

۱۔حب رسول ﷺ کے اظہار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل کیا تھا؟

۲۔انہوں نے ظاہری زندگی اور وصال کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا اظہار کس طرح کیا؟

تحقیقی نوعیت کی اس کتاب کے لئے مستند مآخذ استعمال کئے گئے ہیں، اور مزید مطالعے کے لئے ان کے حوالے اور کتابیات بھی پیش کی گئی ہے۔ علمی تحقیق کا روشن زاویہ اہل علم کے اذہان کو منور کرتا ہے اور عملی افادیت کا رخ معاشرے کی طرف ہے جو بدعتوں کا شکار ہے۔ اس کتاب کے ہر ورق سے علم وعرفان کی روشنی پھوٹتی ہے اور حب رسول ﷺ کے عملی تقاضوں کو اجاگر کرتی جاتی ہے۔ اس موضوع پر اردو زبان میں شاید یہ پہلی کتاب ہے جس کا علمی زاویہ متاثر کرتا ہے اور صحیح راستے پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ کتاب کا اسلوب ادبی ہے اور اس میں مطالب ومعانی کو رواں اردو میں پیش کیا گیا ہے۔ (تبصرہ نگار: ڈاکٹر انور سدید)



(۲) عہد نبوی ﷺ میں شعر وادب / پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل/ تقسیم کار: اورینٹل پبلی کیشنز، لاہور/ ۲۵۶ص

ادبی زندگی کسی بھی معاشرے میں پائی جانے والی فکری رجحانات کے مظہر ہوتی ہے۔

قدیم عرب معاشرے میں شاعری کی تمام اصناف اپنے لوازمات کے ساتھ پائی جاتی تھیں اور یہ سلسلہ ان کی روایات واقدار کا ایک حصہ تھا، ان کے اعلیٰ ترین

شاعری کے نمونے خانہ کعبہ تک میں آویزاں کئے جاتے تھے۔
بعثت محمدی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور آپ ﷺ نے اس سلسلے کو کبھی سختی سے نہیں روکا بل کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرمائی کہ وہ مشرکین مکہ کی بری شاعری کا جواب اپنی اچھی شاعری کے ذریعے دے سکتے ہیں، انھوں نے اس نبوی حکم کی تعمیل کی اور ساتھ ساتھ اپنی شاعری سے اس قدر معیاری اور عشق نبی ﷺ سے بھرپور اشعار پیش کئے کہ رہتی دنیا تک ان کا چرچا رہے گا۔
اس موضوع کو سمیٹنے کے لئے مصنف نے کل بارہ مرکزی عنوانات قائم کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ دور جاہلیت میں عربی ادب۔ ☆ رسول اکرم ﷺ کے خاندان کا ادبی پس منظر۔ ☆ کلام الملوک ملوک الکلام۔ ☆ رسول اکرم ﷺ اور شعر و شاعری۔ ☆ حدیث اور خطبات نبوی۔ ☆ شعب ابی طالب کے قیدی۔ ☆ ہجرت حبشہ و مدینہ۔ ☆ آپ ﷺ کی شان میں کہے گئے قصیدے۔ ☆ میدان جہاد میں رسول اکرم ﷺ کا ادبی محاذ۔ ☆ وفود بارگاہ نبوی میں۔ ☆ وصال النبی پر صحابہ کرام اور صحابیات کے مرثیے۔ ☆ عہد نبوی کا ادبی منظرنامہ

ہر باب کے آخر میں اس سے متعلقہ حوالہ جات دینے کا التزام کیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں کتابیات کی فہرست بھی منسلک کی گئی ہے۔

☆......☆......☆

(۳) جانِ رحمت/ پروفیسر محمد یعقوب/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور/ ۴۴۶ص

مصنف اپنی کتاب کی غرضِ تصنیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:
ہمارے ہاں اردو میں جو سیرت پر کتابیں لکھی گئی ہیں وہ غیر دلچسپ اور خشک

ہیں، بعض جو تفصیل سے لکھی گئی ہیں وہ محققین کے لئے ہیں، جن میں ایک واقعے کو مختلف راویوں کے حوالے سے کئی انداز سے لکھا گیا ہے، تنقید کے نام پر بال کی کھال اتاری گئی ہے حتی کہ عام قاری الجھن میں پھنس کر بے یقینی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی عقیدت کا محل دھڑام سے زمین پر آ رہتا ہے۔ بعض اچھی کتابوں کے اردو میں ترجمے چھپے ہیں لیکن لاگت کم کرنے کی کوشش میں ضخامت کم کرنے کے لئے اختصار کا راستہ اپنایا گیا ہے جس کے نتیجے میں اصل کتاب کی روح غائب ہو گئی ہے اور پھیکا بدمزہ ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے جس میں معلومات ہیں لیکن تاثر نہیں ہے۔ اس صورت حال میں مجھے شدید خواہش ہوئی کہ میں ایک مستند، دلچسپ اور دل پذیر سیرت رسول ﷺ لکھوں جو قاری کے دل میں اتر کر اس کی زندگی کا دھارا پلٹ دے اور اسے صحابہ رضی اللہ عنہم کے راستے پر ڈال دے۔

اپنے دعوے کی دلیل کے طور پر مصنف نے اس کتاب کا آغاز عربوں کی ابتدا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی کے عنوان سے کیا ہے، پھر آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل پیش آنے والے واقعات، آپ ﷺ کے آباء کے ذکر اور ولادت کے واقعے کو تاریخی اور ارتقائی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ وصال نبی ﷺ تک کے تمام حالات کو بھی مصنف نے اسی اسلوب اور انداز میں تحریر کیا ہے۔ اس کے بعد کے مضامین میں آپ ﷺ کے اخلاقی خصائص، معجزات، پیشن گوئیوں اور آپ ﷺ کے ہم پر حقوق کے حوالے سے مباحث پیش کئے گئے ہیں۔ غرض مصنف نے اپنے طور پر اس کتاب کو عام قاری کے لئے جامع و مانع بنانے کی مکمل کوشش کی ہے۔

کتاب میں موجود تمام عربی عبارات پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے اور

ترجمہ بھی اصل مفہوم کے قریب تر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حسن تحریر، شگفتہ اسلوب، افکار کی گہرائی، الفاظ کا چناؤ، واقعات کی جانچ، جذبۂ عشق رسول، غرض وہ تمام اوصاف جو اس موضوع پر لکھنے کے لئے ضروری ہیں، ان سب کی بھرپور عکاسی اس کتاب میں ملتی ہے۔

جوالہ جات موجود تو ہیں مگر صرف کتابوں کے نام تحریر کر دینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔اس جانب بھی تھوڑی توجہ لازمی ہے۔ابتدا میں کئے گئے مصنف کے دعوے کے برعکس کتابیات میں ذکر کردہ کتب کے نام سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے زیادہ کتب کو زیر مطالعہ نہیں رکھا۔



سن ۲۰۰۹ء

(۱) **رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم**/ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی/ مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اُردو بازار، کراچی/ ۱۹۰ص

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ خلق نے معاشرے کو شگفتہ بنا دیا تھا۔ آپ ﷺ کا حسنِ تکلم اور خندہ جبینی دوستوں اور دشمنوں سب کے لئے یکساں نعمتِ الٰہی تھی، سورج کی روشنی اور بہار کی ہوا کی طرح۔

مولانا فیضی نے معتبر کتبِ احادیث سے وہ واقعات بڑے سلیقے سے جمع کردیئے ہیں، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر تبسم کی کرنوں نے ضیاباری فرمائی۔ ان میں سے ہر واقعہ معروف اور عام مفہوم میں لطیفہ نہیں ہے، لیکن گہرے اور حقیقی معنوں میں لطائف ہیں۔ اگرچہ اُس میں مزاح کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ واقعۂ موعظت بھی لطائف میں شامل ہے۔

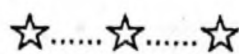
کتاب کے شروع میں مزاح کی تعریف اور مزاح کے آداب کے علاوہ مزاح کے سلسلے میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو بھی مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

مزاح کے سلسلے میں عربوں کا محاورہ قولِ فیصل کا درجہ رکھتا ہے کہ **المزاحُ فی الکلام کالملح فی الطعام**۔ مزاح اُس سطح تک نہ پہنچے کہ انسان کے وقار اور کلام کے وزن کو متاثر کرے۔ حضور نبیٔ کریم ﷺ کا مزاح زندگی کو آسان

بنانے کا ایک نسخہ بھی تھا اور عام مسلمانوں کے لئے اس کی معنویت یہ ہے کہ اُن کے کلام میں دل پذیری ہو اور ہلکے پھلکے انداز میں کوئی نہ کوئی لطیفہ، کوئی نکتہ سامنے آسکے۔ عبادات ہوں، یا اخلاق، معاملات ہوں یا روزمرہ کی زندگی۔ حضور نبی کریم ﷺ کا اندازِ زیست اور آپ ﷺ کے طریقے ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

فاضل مصنف نے مقدمے کے بعد ''قرآن کریم میں ہنسی اور تبسم کے ذکر'' کے زیرِعنوان وہ آیات ذکر کی ہیں جن میں ہنسی اور مسکراہٹ کا ذکر ہے۔ انہی کے ذیل میں بائبل کے حوالے حضرت سارہ علیہا السلام کی ہنسی کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد احادیث کے عظیم الشان ذخیرے سے انتہائی چھان پھٹک کے بعد ایک سو بیس احادیث پر مشتمل مجموعہ پیش کیا گیا ہے جن کا تعلق حضور نبی کریم کے ''ضحک'' (ہنسی) اور ''تبسم'' (مسکراہٹ) سے ہے۔

فاضل مصنف نے حوالہ جات کے التزام میں انتہائی معیاری کام پیش کیا ہے۔ کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے لیکن اگر اس کی پیش کش میں عصری اصول و ضوابط ہائے تحقیق سے استفادہ کرتے ہوئے مزید بہتری لائی جائے تو کتاب کی قدر و قیمت دو چند ہوسکتی ہے۔ (شش ماہی السیرہ عالمی، شمارہ ۱۶۔ تبصرہ نگار: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ)



(۴) نسب نامہ نبوی ﷺ (کتب انساب کی روشنی میں) / پروفیسر مسز مدثر حمید / آزاد بک ڈپو، لاہور / ۳۹۵ ص

فن انساب نگاری یا علم الانساب سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے لوگوں کے نسب معلوم کئے جائیں۔ عرب اس علم کو سیکھنے اور اس سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپس کی جنگ وجدل اور جاہلی عصبیت والے

معاشرے میں وہ انساب کے ذریعے اظہار تفاخر کرتے تھے۔ چونکہ قرابت داری کا میلان اور رشتہ داری کی حمیت و غیرت دونوں ایسی چیزیں ہیں جو باہمی نصرت و اعانت اور الفت و مودت کا سبب بنتی ہیں، اس لئے علم الانساب عربوں کی باہمی الفت اور مدد و نصرت کا سبب بھی تھا۔

اسلام کی آمد کے بعد بھی یہ علم اسی طریقے سے ترقی پاتا رہا، اسلام نے اس پر پابندی نہیں لگائی بل کہ اپنے قانون اور حدود کے لحاظ سے نسب کی اہمیت کو واضح کیا اور اس میں سے تفاخر کے پہلو کو حذف کرتے ہوئے اس کا مقصد صرف تعارف اور پہچان تک محدود کر دیا۔ علمائے اسلام نے انساب پر کتابیں لکھیں اور اسے ایک علم و فن کے طور پر متعارف کروایا۔ عہد نبوی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قریش کے انساب کا بڑا عالم مانا جاتا تھا۔

مصنفہ اس کتاب کی وجہ تصنیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> کتب انساب میں سیرت طیبہ کے کئی موضوعات پر تحقیقی مواد میسر آتا ہے بل کہ ان کتب انساب میں کچھ ایسا مواد بھی ہے جو سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتب میں موجود نہیں ہے لیکن ان کتب انساب میں درج کئے گئے نسب نامہ نبوی اور اجداد نبوی کے سوانح کی جمع آوری اور ان کا تجزیاتی و تحلیلی مطالعہ کسی محقق نے پیش نہیں کیا اور نہ ہی اس کے مواد کا سیرت کی کتب کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب میں اسی چیز کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مصنفہ نے کتب میں مذکور نسب نامہ نبوی اور اجداد نبوی کے سوانح کا تحقیقی و تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب تمہیدی و تعارفی ہے جس میں علم الانساب کے آغاز و ارتقاء اور

مسلمانوں کی اس علم میں خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے اور مشہور نسابین کے مختصر احوال ذکر کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں کتب انساب کا سیرت طیبہ کے مطالعہ کے لئے ایک اہم ماٰخذ کی حیثیت سے تعارف پیش کیا گیا ہے اور ان مین سے چند اہم کتب انساب پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

تیسرے باب مین کتب انساب کی روشنی میں نسب نامہ نبوی پر تحقیق کی گئی ہے اور مختلف روایات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں کتب انساب میں وارد ہونے والے اجداد نبوی کے سوانح کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔

کتاب کی تیاری میں مستند عربی مصادر و مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے۔ حوالہ جات تفصیلی اور مکمل ہیں، بعض جگہ ثانوی مصادر سے بھی حوالے دیئے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست بھی منسلک کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آیات، احادیث، اعلام، اماکن، قبائل واقوام، ضرب الامثال، اور اشعار کی تفصیلی فہارس کتاب کے آخر میں پیش کی گئی ہیں۔

اپنے موضوع کے حوالے سے جدت اور ندرت کی حامل یہ کتاب واقعتاً اردو کتبِ سیرت کے ذخیرے میں ایک آب دار موتی کی حیثیت رکھتی ہے۔



سن ۲۰۱۰

(۱) عہد نبوی میں ریاست کا نشو وارتقا/ ڈاکٹر نثار احمد/ نشریات، لاہور/ ۳۹۵ص

زیر نظر کتاب دراصل فاضل مصنف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو انہوں نے جامعہ کراچی میں اعلیٰ تعلیمی سند کے حصول کے سلسلے میں پیش کیا۔ سب سے پہلے یہ مقالہ مشہور جریدے نقوش میں شائع ہوا تھا۔ کتابی صورت میں زیور طبع سے آراستہ کرنے سے پہلے اس پر مکمل نظر ثانی کی گئی۔ مواد کی اہمیت کے پیش نظر مختلف نقشہ جات تیار کرا کر شامل اشاعت کیے گئے۔ ایک جامع اشاریہ بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔

کتاب کا پیش لفظ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشیؒ کا تحریر کردہ ہے۔ جب کہ حرف اول کے عنوان سے اس کی تقدیم پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ کی ہے۔

عہد نبوی میں اسلامی ریاست کے نشو و ارتقا پر اس کتاب میں بہت سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں بعثت نبوی کے وقت دنیا کے مختلف ممالک میں مروج اور موجود سیاسی نظام پر بھر پور بحث کی گئی ہے، اس ضمن میں مصنف نے روم، فارس، ہندوستان، چین اور دوسرے ممالک کے سیاسی نظاموں کا تعارف کراتے ہوئے جزیرہ نمائے عرب کے سیاسی ماحول، روایات اور نظام پر خصوصیت سے سیر حاصل

تبصرہ کیا گیا ہے۔

دوسرے باب کو تاسیس ریاست کا عنوان دیا گیا ہے۔اس کے تحت ریاست کی فکری بنیادوں، تشکیل معاشرہ، تنظیم معاشرہ اور آغاز ریاست کے مرکزی عناوین سے موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔

تیسرا باب توسیع ریاست ہے۔اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے دور کو سن ۱ ہجری تا ۵ ہجری تک محدود کیا گیا ہے اور اس دوران توسیع ریاست کے لئے کئے جانے والے اقدامات اور پالیسیوں پر بحث کی گئی ہے۔دوسرا دور ۶ ہجری تا ۱۱ ہجری تک محدود رکھا گیا ہے۔

چوتھا باب استحکام ریاست کے نام سے معنون ہے۔اس باب کو دو ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پانچواں باب انتظام ریاست ہے ۔اس ضمن میں ۹ عنوانات کے تحت ریاست کی انتظامی تقسیم بیان کی گئی ہے۔

موضوع کی سنجیدگی کے باوجود مصنف نے اس کی پیش کش میں جان دار اور رواں اسلوب اختیار کیا ہے جو قاری کے لئے اکتاہٹ کا باعث نہیں بنتا۔

ہر باب کے آخر میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔آخر میں کتابیات بھی دی گئی ہے۔اور کتاب میں موجود شخصیات واعلام، اماکن ومقامات اور غزوات و سرایا کے جامع اشاریہ بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔طباعت واشاعت معیاری ہے۔

بہ حیثیت مجموعی کتاب اپنے موضوع پر ایک اہم اور مستند دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، اور اردو زبان کے ذخیرۂ سیرت میں گہر نایاب کی حیثیت کی حامل ہے۔

☆......☆......☆

(۲) نبی کریم ﷺ بہ حیثیت والد/ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی/ دار النوادر، اسلام آباد/ ۳۹۵ص

زیر نظر کتاب کے مندرجات جاننے کے لئے اس کے مرکزی موضوعات پر ایک نظر ڈالنا کافی ہے۔ مرکزی موضوعات درج ذیل ہیں:

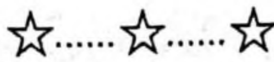
۱۔ اولاد اور نواسوں کی ملاقات کے لئے تشریف لے جانا۔ ۲۔ بیٹی کا حسن استقبال۔ ۳۔ بیٹیوں کی اولاد سے شدید پیار۔ ۴۔ اولاد کے لئے دعائیں۔ ۵۔ اولاد کی تعلیم کا اہتمام۔ ۶۔ نواسوں کو کھلانا ہنسانا۔ ۷۔ بیٹیوں کی عائلی زندگی سے تعلق۔ ۸۔ نواسوں کے معاملات سے گہری دلچسپی۔ ۹۔ بیٹی اور داماد کی ضرورت پر فقیر طلبہ کی ضرورت کو ترجیح۔ ۱۰۔ بیٹی اور داماد کو نماز تہجد کی ترغیب۔ ۱۱۔ صاحب زادی کو دنیوی زیب وزینت سے دور رکھنا۔ ۱۲۔ بیٹی کو دوزخ سے بچاؤ کی خود کوشش کرنے کی تلقین۔ ۱۳۔ اولاد کا احتساب۔ ۱۴۔ دامادوں سے گہرا تعلق اور معاملہ۔ ۱۵۔ اولاد کی بیماری اور وفات پر صبر۔ ۱۶۔ شدت غم کے باوجود بیٹیوں کی تجہیز و تکفین کا بندوبست۔ ۱۷۔ بیٹیوں کو صبر کی تلقین۔

ان سترہ موضوعات کے ضمن میں فاضل مصنف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی گوشوں کو بیان کیا ہے اور دور حاضر کے والدین کے سامنے سیرت مطہرہ سے مثالی نمونہ پیش کیا ہے تا کہ وہ اولاد کے ساتھ تعلق اور معاملات کی بہترین صورت اختیار کریں، ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی کی جانب لے جانے والے راستے کے مسافر بن جائیں۔

قرآنی آیات اور احادیث کے متن کی صحت اور اعراب کا بہت خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ خصوصیت کتاب کی اہمیت میں زبردست اضافہ کر رہی

ہے۔احادیث کو ان کے اصلی مآخذ سے نقل کیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہر ممکن حد تک صحیح احادیث نقل کی جائیں۔کتاب کے آخری باب کو حرف آخر کا عنوان دیتے ہوئے اس کے تحت خلاصۂ کتاب اور اپیل درج کی گئی ہے جس میں مختلف اچھی باتوں کے بارے میں غور و فکر کرنے اور ان پر عمل کرنے کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔

کتاب تحقیقی اسلوب کی رعایت کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے۔حوالہ جات اور حواشی کتاب کی معتبری میں اضافے کا باعث ہیں۔کتابیات بھی درج کی گئی ہے۔



(۳) اسوہ کامل/ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر/ نشریات، لاہور/ ۷۸۷ص

اسوہ کامل درحقیقت ایک مجموعۂ مقالات سیرت ہے جو فاضل مصنف نے مختلف مواقع پر سیرت کانفرنسز اور سیمینارز میں پیش کیے۔مصنف کے بہ قول ان مقالات میں سیرت النبی ﷺ کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے اور سیرت النبی ﷺ سے عصر حاضر کے مسائل کے حل کے لئے علمی و فکری اور عملی و تطبیقی رہ نمائی کا فریضہ سرانجام دینے کو ترجیح دی گئی ہے۔

کتاب کو سیرت النبی ﷺ کے ذیلی موضوعات کے لحاظ سے سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں سیرت نگاری، اس کے آغاز و ارتقا اور متعلقات سے بحث کی گئی ہے۔اس کے ساتھ عصر حاضر میں مطالعہ سیرت کی اہمیت، جدید مسائل اور ان کے حل میں سیرت نبوی کی رہ نمائی برصغیر میں علماء حدیث کی خدمات سیرت اور مستشرقین کی سیرت نگاری کے عنوانات پر بھی بحث کی گئی ہے۔

دوسرے باب کا عنوان تقدس سیرت تجویز کیا گیا ہے۔اس میں چار مقالات

شامل ہیں:

سیرت النبی ﷺ قرآن کے آئینے میں ۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت انسان کامل ۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت معلم اخلاق ۔ آں حضرت ﷺ بہ حیثیت خاتم النبیین ۔

تیسرے باب میں سیرت نبوی اور معاشرت کے موضوع کے تحت سیرت نبوی کی روشنی میں معاشرتی زندگی کی تشکیل، عہد نبوی میں خواتین کا سماجی اور ثقافتی مقام ومرتبہ، رواداری اور معاشرتی استحکام پر بحث کی گئی ہے۔

چوتھے باب سیرت نبوی اور معیشت میں نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی اوران کی انسانیت کی خدمت پر گفتگو کی گئی ہے۔

پانچویں باب میں سیر رسول اور تعلیم وتدریس کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔ اس میں رسول اللہ کے طریقِ تعلیم وتربیت تربیتِ اولاد اور بہ حیثیت مجموعی نبوی تعلیمی اسوے پر گفتگو کی گئی ہے۔

چھٹے باب میں سیرت نبوی اور منہجِ دعوت سے متعلق عنوانات قائم کر کے مواد پیش کیا گیا ہے۔ عنوانات یہ ہیں: محمد رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت داعی اعظم ۔ قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی دعوتی تاثیر ۔ سیرت نبوی کی روشنی میں داعی اسلام ﷺ کے اوصاف ۔

ساتویں باب کا عنوان سیرت نبوی اور اسلامی ریاست کا آغاز وارتقا تجویز کیا گیا ہے ۔ اس کے ذیل میں رسول اللہ ﷺ کی سپہ سالاری، آپ ﷺ کی خارجہ حکمت عملی، سیرت نبوی کی روشنی میں استحکام پاکستان، ناموسِ رسالت، حب رسول ﷺ اوراس کے تقاضوں اور عہد نبوی کے عدالتی اداروں پر گفتگو کی گئی ہے۔

مصنف نے اپنے مقالات کے ضمن میں جہاں ضرورت محسوس کی وہاں بعض

مسائل کے حل کے لئے سیرت النبی کی روشنی میں عملی تجاویز بھی پیش کی ہیں۔

کتاب میں شامل تمام مقالات کو حواشی و حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مصنفین کے اسماء کے اعتبار سے مکمل کتابیات بھی پیش کی گئی ہے۔ بہ حیثیت مجموعی کتاب میں تحقیقی اسلوب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ قرآنی آیات اور عربی عبارات کی صحت کا انتہائی اہتمام کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت میں سلیقہ مندی نمایاں ہے۔



ضمیمہ

قومی سیرت ایوارڈ یافتہ کتب ۲۰۱۱ء

ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول/ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی/ مکتبہ فیض القرآن، کراچی۔۲۰۱۱ء

بینات سیرت سرکار دو عالم ﷺ/ محمد عرفان رضوی/ الکریم پبلی کیشنز، راول پنڈی/۲۰۱۱ء

اخلاق محسن نبوت/ ڈاکٹر م س محمد حسین بٹ/ ادارہ تحقیق وتصنیف، فیصل آباد/ ۲۰۱۱ء

سیرت نگاری آغاز وارتقا/ نگار سجاد ظہیر/ قرطاس، کراچی/ ۲۰۱۱ء

اسماء المحبوب ﷺ / ڈاکٹر سعیدہ رشم/ فیصل آباد/ ۲۰۱۱ء

قومی سیرت ایوارڈ یافتہ کتب ۲۰۱۲ء

جامع مکاتیب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم/ ابو بہلول غلام رسول عائلی نقشبندی/ کاتب پبلشرز، لاڑکانہ/ ۲۰۱۲ء

نقوش پائے مصطفیٰ/ ابو محمد عبدالمالک/ مکتبۃ العرب للطباعۃ والنشر، کراچی/ ۲۰۱۲ء

عہد رسالت کا نظام تعلیم اور عصر جدید/ شیریں زادہ خدوخیل/ الفیصل، لاہور/ ۲۰۱۲ء

دور نبوت میں شادی بیاہ کے رسم و رواج اور پاکستانی معاشرہ/ گل ریز محمود/ الائیڈ بک سینٹر اردو بازار، لاہور/ ۲۰۱۲ء

تعلیم و تربیت (انسان) میں ہم آہنگی، تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں/ ڈاکٹر ساجدہ محمد حسین بٹ/ دار النساء فیصل آباد/ ۲۰۱۲ء

اشاریہ
ایوارڈ یافتہ اُردو کتب سیرت

بہ لحاظ مصنفین (بہ ترتیب الف بائی)

۱۔ رسول اکرم ﷺ /سن ۱۹۸۸ء

انعام الحق کوثر، ڈاکٹر

۱۔ نبی کریم ﷺ کا ذکر بلوچستان میں/سن ۱۹۸۴

اہلیہ ڈاکٹر سہراب

۱۔ ہمارے حضور ﷺ /سن ۲۰۰۴ء

بیگم گوہر ممتاز قاضی

۱۔ سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی/سن ۱۹۹۰ء

تسلیم انور سرہیہ، مسز

۱۔ آں حضرت ﷺ اور خواتین اسلام/سن ۱۹۸۹ء

تسنیم کوثر

۱۔ اسلام کا عسکری نظام، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں/سن ۲۰۰۳ء
۲۔ رسول اکرم ﷺ کا اسلوب انقلاب/سن ۲۰۰۱ء

ثانی، ڈاکٹر حافظ محمد

۱۔ رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی/سن ۲۰۰۳ء
۲۔ محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق/سن ۲۰۰۰ء

ثمر، عبدالکریم

۱۔ رسول کائنات ﷺ /سن ۱۹۸۴ء

خالد غزنوی، ڈاکٹر

۱۔ طب نبوی/سن ۱۹۸۸ء

رب نواز، پروفیسر

۱۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت معلم و ماہر تعلیم/سن ۲۰۰۳ء

زاہد علی، حافظ

۱۔ پیغمبر اسلام ﷺ اور اخلاق حسنہ/سن ۲۰۰۶ء

زبیدہ قریشی

۱۔ سیرت سرور کونین ﷺ /سن ۲۰۰۲ء

زینت ہارون

۱۔ حضرت محمد ﷺ کی مدنی زندگی/سن ۲۰۰۴ء

سعدیہ غزنوی، ڈاکٹر، سیدہ

۱۔ نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات/سن ۱۹۹۰ء

سلیم یزدانی

۱۔ نبی کریم ﷺ /سن ۱۹۸۴ء

شریف قاضی، راجہ

۱۔ اسوہ حسنہ ﷺ (قرآن کی روشنی میں)/سن ۱۹۸۲ء

شمس بریلوی، علامہ

۱۔ سرور کونین ﷺ کی فصاحت و بلاغت/سن ۱۹۸۶ء

شہناز کوثر

۱۔ حضور ﷺ کا بچپن/سن ۱۹۹۳ء
۲۔ حضور ﷺ کی معاشی زندگی/سن ۱۹۹۴ء
۳۔ حضور ﷺ کی مکی زندگی کے مسلمان/سن ۱۹۹۹ء
۴۔ حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت/سن ۱۹۹۲ء
۵۔ قوس قزح/سن ۱۹۹۱ء
۶۔ ہجرت مصطفےٰ ﷺ /سن ۱۹۹۶ء

شیریں زادہ خدوخیل، پروفیسر

ا۔رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان/سن ۲۰۰۴ء

۲۔عہد نبوی میں شعر وادب/سن ۲۰۰۸ء

صدیقی، ڈاکٹر محمد میاں

ا۔خطبات رسول ﷺ/سن ۱۹۸۸ء

ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر

ا۔فصاحت نبوی/سن ۱۹۸۴ء

عبد الدائم دائم، قاضی

ا۔سید الوریٰ ﷺ/سن ۱۹۹۸ء

عبد الرؤف ظفر، ڈاکٹر

ا۔اسوۂ کامل ﷺ/سن ۲۰۱۰ء

عرفی، عبد العزیز

ا۔جمال مصطفیٰ ﷺ/سن ۱۹۸۰ء

عزیز، غلام ربانی

ا۔سیرت النبی ﷺ/سن ۱۹۸۲ء

عزیز الرحمٰن، سید

ا۔درس سیرت/سن ۲۰۰۷ء

علیم الدین، پروفیسر

ا۔نقوش سیرت/سن ۱۹۸۴ء

فضل الٰہی، پروفیسر ڈاکٹر

ا۔نبی کریم ﷺ بہ حیثیت والد/سن ۲۰۱۰ء

فضل الرحمٰن، سید

ا۔فرہنگِ سیرت/سن ۲۰۰۴ء

کشفی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر

ا۔حیات محمد ﷺ قرآنِ حکیم کے آئینے میں/سن ۱۹۹۱ء

گلزار احمد، بریگیڈئیر

ا۔غزوات رسول اللہ ﷺ /سن ۱۹۸۳ء

گورمانی، محمد جمال خان

ا۔آیات ظہور آں حضور ﷺ /سن ۲۰۰۴ء

مجاہد الحسینی، مولانا

ا۔سیرت وسفارت رسول ﷺ /سن ۱۹۹۵ء

محمد اختر، ڈاکٹر

ا۔استحکام مملکت اور بدامنی، تعلیمات نبوی کی روشنی میں/سن ۲۰۰۳ء

محمد دین، ڈاکٹر

ا۔سیرت وخطبات سرور کائنات ﷺ /سن ۱۹۹۷ء

محمد سعد اللہ، حافظ

ا۔حب رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم/سن ۲۰۰۸ء
۲۔غریبوں کے والی/سن ۱۹۹۶ء
۳۔نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی/سن ۲۰۰۳ء
۴۔وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا/سن ۲۰۰۰ء

محمد وقاص

ا۔الروح والریحان/سن ۲۰۰۷ء

محمد یعقوب، پروفیسر

ا۔ جان رحمت ﷺ /سن ۲۰۰۸ء

محمد یونس، ڈاکٹر حافظ

ا۔ رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام/سن ۱۹۹۷ء

محمود احمد ظفر، حکیم

ا۔ سیرت خاتم النبیین ﷺ /سن ۲۰۰۷ء

مدثر حمید، پروفیسر مسز

ا۔ نسب نامہ نبوی، کتب انساب کی روشنی میں/سن ۲۰۰۹ء

مسرت شوکت چیمہ، مسز

ا۔ بین الاقوامی تعلقات سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں/سن ۲۰۰۰ء
۲۔ رسول اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی/سن ۲۰۰۳ء

مشاہد حسین، سید

ا۔ نذیر مبین/سن ۲۰۰۴ء

مصباح الدین شکیل، شاہ

ا۔ سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ (جلد دوم)/سن ۱۹۹۱ء

منظور احمد شاہ، علامہ ابوالنصر

ا۔ مدینۃ الرسول ﷺ /سن ۱۹۸۵ء

نثار احمد، ڈاکٹر

ا۔ خطبہ حجۃ الوداع/سن ۲۰۰۶ء
۲۔ عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقا/سن ۲۰۱۰ء

نور محمد غفاری، ڈاکٹر

ا۔ نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی/سن ۱۹۹۱ء

وحید الدین خان، مولانا

ا۔ پیغمبرِ انقلاب ﷺ/سن ۱۹۸۳ء

ولی رازی، مولانا محمد

ا۔ ہادیٔ عالم ﷺ/سن ۱۹۸۳ء

یزدانی، ڈاکٹر خواجہ حمید

ا۔ ذکرِ رسول ﷺ مثنوی رومی میں/سن ۱۹۸۷ء

ہمایوں عباس شمس، ڈاکٹر محمد

ا۔ سماجی بہبود تعلیمات نبوی کی روشنی میں/سن ۲۰۰۴ء

اشاریہ

بہ لحاظ عنوانِ کتاب (بہ ترتیب الف بائی)

۱۴۔ حضرت محمد ﷺ کی مدنی زندگی/ زینت ہارون/ سن ۲۰۰۴ء
۱۵۔ حضور ﷺ کا بچپن/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۳ء
۱۶۔ حضور ﷺ کی معاشی زندگی/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۴ء
۱۷۔ حضور ﷺ کی مکی زندگی کے مسلمان/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۹ء
۱۸۔ حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۲ء
۱۹۔ حیات محمد ﷺ قرآنِ حکیم کے آئینے میں/ ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی/ سن ۱۹۹۱ء
۲۰۔ خطبات رسول ﷺ / ڈاکٹر محمد میاں صدیقی/ سن ۱۹۸۸ء
۲۱۔ خطبہ حجۃ الوداع/ ڈاکٹر نثار احمد/ سن ۲۰۰۶ء
۲۲۔ درس سیرت/ سید عزیز الرحمٰن/ سن ۲۰۰۷ء
۲۳۔ ذکر رسول ﷺ مثنوی رومی میں/ ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی/ سن ۱۹۸۷ء
۲۴۔ رسول اکرم ﷺ / ام فاروق/ سن ۱۹۸۸ء
۲۵۔ رسول اکرم ﷺ کا اسلوب انقلاب/ تسنیم کوثر/ سن ۲۰۰۱ء
۲۶۔ رسول اکرم ﷺ کا دستر خوان/ پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل/ سن ۲۰۰۴ء
۲۷۔ رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی/ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی/ سن ۲۰۰۳ء
۲۸۔ رسول اکرم ﷺ کی حکمت انقلاب/ سید اسعد گیلانی/ سن ۱۹۸۲ء
۲۹۔ رسول اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی/ مسز مسرت شوکت چیمہ/ سن ۲۰۰۳ء
۳۰۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت معلم و ماہر تعلیم/ پروفیسر رب نواز/ سن ۲۰۰۳ء
۳۱۔ رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم/ مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی/ سن ۲۰۰۹ء
۳۲۔ رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام/ ڈاکٹر حافظ محمد یونس/ سن ۱۹۹۷ء
۳۳۔ رسول کائنات ﷺ / عبدالکریم ثمر/ سن ۱۹۸۴ء
۳۴۔ رسول مبین ﷺ / محمد احسان الحق سلیمانی/ سن ۱۹۹۴ء
۳۵۔ الروح والریحان/ محمد وقاص/ سن ۲۰۰۷ء
۳۶۔ سرور کونین ﷺ کی فصاحت و بلاغت/ علامہ شمس بریلوی/ سن ۱۹۸۶ء

۳۷۔ سماجی بہبود تعلیمات نبوی کی روشنی میں/ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس/ سن ۲۰۰۴ء

۳۸۔ سید الوریٰ ﷺ / قاضی عبدالدائم دائم/ سن ۱۹۹۸ء

۳۹۔ سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ (جلد دوم)/ شاہ مصباح الدین شکیل/ سن ۱۹۹۱ء

۴۰۔ سیرت خاتم النبیین ﷺ / حکیم محمود احمد ظفر/ سن ۲۰۰۷ء

۴۱۔ سیرت سرور کونین ﷺ / زبیدہ قریشی/ سن ۲۰۰۲ء

۴۲۔ سیرت النبی ﷺ / غلام ربانی عزیز/ سن ۱۹۸۲ء

۴۳۔ سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی/ بیگم گوہر ممتاز قاضی/ سن ۱۹۹۰ء

۴۴۔ سیرت وخطبات سرور کائنات ﷺ / ڈاکٹر محمد دین/ سن ۱۹۹۷ء

۴۵۔ سیرت وسفارت رسول ﷺ / مولانا مجاہد الحسینی/ سن ۱۹۹۵ء

۴۶۔ ضیاء النبی ﷺ / پیر محمد کرم شاہ الازہری/ سن ۱۹۹۴ء

۴۷۔ طب نبوی/ ڈاکٹر خالد غزنوی/ سن ۱۹۸۸ء

۴۸۔ عہد نبوی میں ریاست کا نشوو ارتقا/ ڈاکٹر نثار احمد/ سن ۲۰۱۰ء

۴۹۔ عہد نبوی میں شعروادب/ پروفیسر شیریں زادہ خدوخیل/ سن ۲۰۰۸ء

۵۰۔ غریبوں کے والی/ حافظ محمد سعد اللہ/ سن ۱۹۹۶ء

۵۱۔ غزوات رسول اللہ ﷺ / بریگیڈیئر گلزار احمد/ سن ۱۹۸۳ء

۵۲۔ فرہنگِ سیرت/ سید فضل الرحمٰن/ سن ۲۰۰۴ء

۵۳۔ فصاحت نبوی/ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر/ سن ۱۹۸۴ء

۵۴۔ قوس قزح/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۱ء

۵۵۔ مدینۃ الرسول ﷺ / علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ/ سن ۱۹۸۵ء

۵۶۔ محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق/ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی/ سن ۲۰۰۰ء

۵۷۔ نبی اکرم ﷺ بہ طور ماہر نفسیات/ ڈاکٹر سیدہ سعدیہ غزنوی/ سن ۱۹۹۰ء

۵۸۔ نبی کریم ﷺ / سلیم یزدانی/ سن ۱۹۸۴ء

۵۹۔ نبی کریم ﷺ بہ حیثیت والد/ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی/ سن ۲۰۱۰ء

۶۰۔ نبی کریم ﷺ کا ذکر بلوچستان میں/ ڈاکٹر انعام الحق کوثر/ سن ۱۹۸۴

۶۱۔ نبی کریم ﷺ کی عائلی زندگی/ حافظ محمد سعد اللہ/ سن ۲۰۰۳ء

۶۲۔ نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی/ ڈاکٹر نور محمد غفاری/ سن ۱۹۹۱ء

۶۳۔ نذیر مبین/ سید مشاہد حسین/ سن ۲۰۰۴ء

۶۴۔ نسب نامہ نبوی، کتب انساب کی روشنی میں/ پروفیسر مسز مدثر حمید/ سن ۲۰۰۹ء

۶۵۔ نقوش سیرت/ پروفیسر علیم الدین/ سن ۱۹۸۴ء

۶۶۔ وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا/ حافظ محمد سعد اللہ/ سن ۲۰۰۰ء

۶۷۔ ہادیٔ عالم ﷺ/ مولانا محمد ولی رازی/ سن ۱۹۸۳ء

۶۸۔ ہجرت مصطفےٰ ﷺ/ شہناز کوثر/ سن ۱۹۹۶ء

۶۹۔ ہمارے حضور ﷺ/ اہلیہ ڈاکٹر سہراب/ سن ۲۰۰۴ء

حاصل مطالعہ

اسلامی تعلیمات اور سیرت مصطفیٰ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں اس لئے کہ کــان خلقه القرآن اور قرآن سارے کا سارا اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے، لہٰذا جہاں اللہ کی آخری کتاب تا قیامت انسانوں کی رہ نمائی کے لئے ہے وہاں یہ سعادت آفریں فریضہ قیامت تک سیرت مطہرہ کے بھی ذمے ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہی ہے جس نے ہر دور میں گم راہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو کام یابی اور نجات کا راستہ دکھایا، منزل گم کردہ اقوام کو منزل آشنا کیا، جہالت کے طلسم میں گرفتار افراد کو انوارِ سیرت کے طفیل آزاد کروایا، عرب کے بادیہ نشینوں کو تاریخ عالم کی سب سے بہترین تہذیب کا حامل بنایا، خوں ریزی اور قتل و غارت کے دل دادہ لوگوں کو دنیا کے امن و سلامتی کا ضامن بنایا، صنف نازک کو پیدائش پر ہی زندہ درگور کرنے والے افراد کو اس کا مقام و مرتبہ بتا کر انہیں رہتی دنیا تک اس کی عزت و آبرو کا محافظ بنایا۔ قصہ مختصر کہ

انسانیت کا درس ملا تیری ذات سے
بے نور تھا خرد کا ستارا تیرے بغیر

دور حاضر میں دنیا فنی ترقی کی انتہا پر پہنچ چکی ہے اور اسی کی بہ دولت ساری دنیا

ایک عالمی گاؤں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ زمانی و مکانی فاصلے گھٹ چکے ہیں، دنیا سمٹ چکی ہے اور مزید سمٹ رہی ہے، روابط و اتصال قائم کرنا اب کوئی معنی نہیں رکھتا، اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنا اور اسے اچھے طریقے سے پیش کرنا شاید آج سے پہلے اتنا آسان نہ تھا۔ ایسی فضا اور ماحول میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی، آفاقی، لازوال، ہمہ گیر اور اثر انگیز تعلیمات کے ذریعے زمانے کو تسخیر کرنا آسان ہو گیا ہے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ تعلیمات نبوی کو صحیح تناظر اور طریقے سے اقوامِ عالم کے سامنے پیش کریں، تسخیر کا عمل وہ خود انجام دے لیں گی۔ یہ کوئی خوش کن خواب نہیں بل کہ گزشتہ پندرہ صدیوں کے پس منظر میں بکھری ہوئی ازلی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں، اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ عشاقان اسلام جب بھی علم نبوی کے سائے تلے تعلیمات نبوی کے جلو میں آگے بڑھیں گے تو ہر آنے والا وقت ان کا استقبال کرے گا اور وہی اس زمانے کے فاتح ہوں گے۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران: ۱۳۹)

(مسلمانو!) تم نہ تو کم زور پڑو اور نہ غمگین رہو، اگر واقعی تم مومن رہو تو تم ہی سر بلند رہو گے۔

کتاب میں ذکر کردہ کتب سیرت کے مطالعے اور تجزیے کے دوران اخذ کیے گئے نتائج درج ذیل ہیں:

☆ کتب سیرت کے تعارف سے یہ بات واضح طور پر محسوس ہوتی ہے کہ مقابلہ کتب سیرت نے مطالعۂ سیرت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

☆ ہر سال مقابلہ کتب سیرت کے انعقاد سے ان کتب کے مندرجات میں

خاصا تنوع اور وسعت پیدا ہوئی ہے۔

☆ علمی حوالے سے بھی عنوانات اور موضوعات کی افادیت میں خاصا نکھار پیدا ہوا ہے۔

☆ جدید موضوعات کے انتخاب سے نئی راہیں متعین کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔





تجاویز

☆ وفاقی وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ ایوارڈ یافتہ کتب پوری تفصیل شائع کرے مثلاً مصنف کا نام، کتاب کا نام، ادارہ، رابطہ نمبر وغیرہ جس سے کتاب یا مصنف تک بہ آسانی رسائی ہو سکے۔

☆ مقابلے میں آنے والی کتب جو انعام کی مستحق نہ قرار پا سکیں ان کے مصنفین و مؤلفین کو وزارت کی جانب سے ایک یا دو صفحے پر مشتمل منصفین کی رائے یا وجوہاتِ رد تحریراً بھیج دی جائیں تا کہ مصنفین کو اپنی خامیوں اور غلطی سے آگاہی ہو اور وہ آئندہ اس غلطی کی تصیح کر سکیں۔

☆ جدید ذرائع مواصلات سے اس کی مناسب تشہیر بھی کی جائے تا کہ عوام میں سیرت النبی سے تعلق پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب دوستی کا جذبہ بھی دوبارہ سے زندہ ہو سکے۔



مصادر و مراجع

جن مصادر سے استفادہ کیا گیا وہ درج ذیل ہیں:

۱...... ششماہی السیرۃ عالمی، کراچی

۲...... مجلّہ جہان سیرت، کراچی

۳...... سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد

۴...... ششماہی نقطہ نظر، اسلام آباد

۵...... سہ ماہی تحقیقات اسلامی، علی گڑھ

۶...... ماہ نامہ معارف، اعظم گڑھ

۷...... فہرست برائے ایوارڈ یافتہ کتب سیرت، وفاقی وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان۔ (۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۲ء)

۸...... منتخب صدارتی انعام یافتہ اردو کتب سیرت کا علمی جائزہ۔ (غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔اے)، پشاور یونی ورسٹی

۹...... جدید اردو کتابیات سیرت، دارالعلم والتحقیق، کراچی



جن اداروں سے استفادہ کیا گیا

۱......ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ لائبریری، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

۲......لائبریری دار العلم والتحقیق، ناظم آباد، کراچی

۳......رحمۃ للعالمین ریسرچ سینٹر، D.H.A، کراچی

۴......بیت السیرۃ لائبریری، لیاری، کراچی

۵......بیت الحکمت لائبریری، حبیب پارک، لاہور

۶......سردار جھنڈیر لائبریری، میلسی

۷......قائد اعظم لائبریری، لاہور

۸......سیرت لائبریری، شہداد کوٹ

۹......دعوہ لائبریری، اسلام آباد

۱۰......دعوہ لائبریری، کراچی

۱۱......شیخ زید اسلامک سینٹر لائبریری، جامعہ پنجاب، لاہور

۱۲......شیخ زید اسلامک سینٹر لائبریری، جامعہ پشاور، پشاور

کتب خانہ سیرت کی مطبوعات

ایک نظر میں

حافظ محمد عارف گھانچی/ رسول اکرم ﷺ بحیثیت تاجر۔ ۹۶ص

حافظ محمد عارف گھانچی/ رسول اللہ ﷺ بحیثیت والد۔ ۱۴۴ص

مولانا محمد ابراہیم فیضی/ ہم رکاب رسول۔ ۱۶۰ص

مولانا محمد زکریا/ سیرت سید الکونین۔ ۶۴ص

ڈاکٹر محمد حمید اللہ/ خطبات سیرت طیبہ ۶۴ص

عبدالمنعم الہاشمی/ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ میں ۱۱۲ص

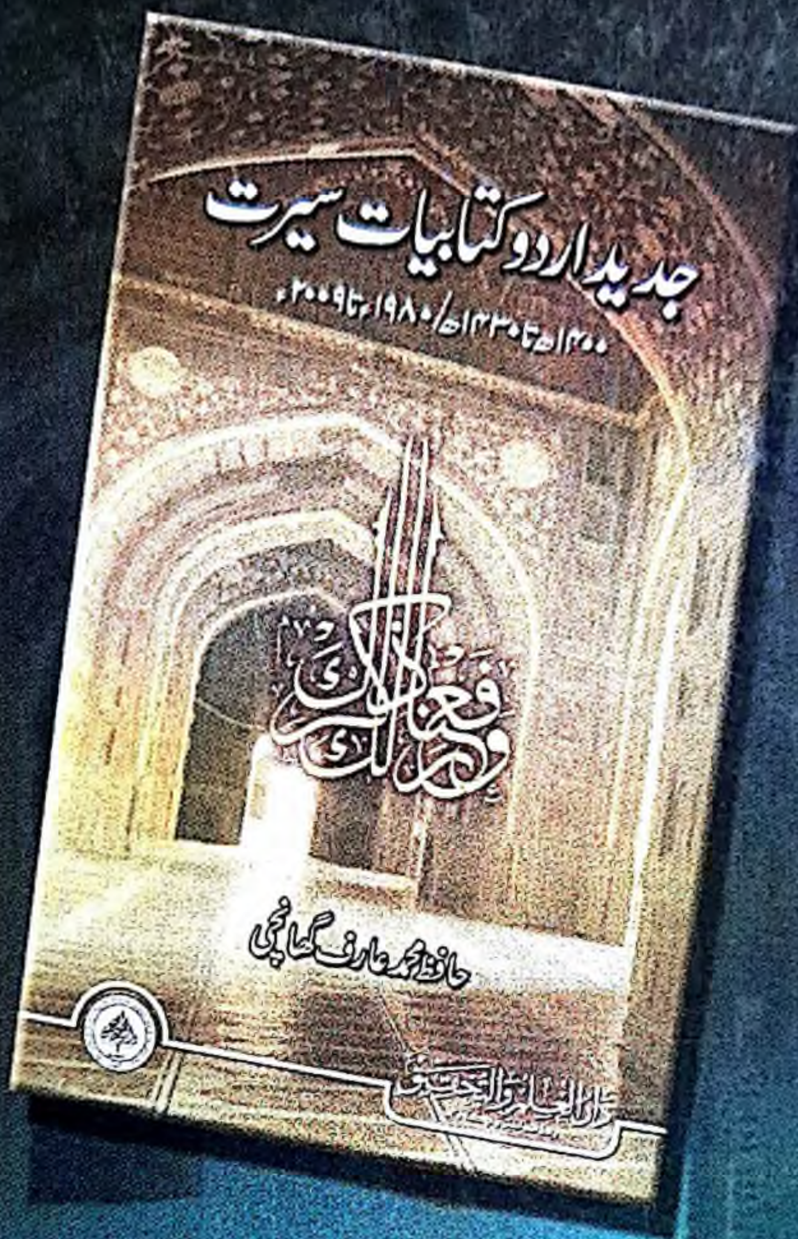
کتابی سلسلہ جہان سیرت۔ شمارہ:۱ ۹۶ص

کتابی سلسلہ جہان سیرت۔ شمارہ:۲ ۱۱۲ص

کتابی سلسلہ جہان سیرت۔ شمارہ:۳ ۱۲۸ص

کتابی سلسلہ جہان سیرت۔ شمارہ:۴ ۱۲۸ص

کتابی سلسلہ جہان سیرت۔ شمارہ:۵ ۱۲۸ص



جدید اردو کتابیات سیرت

۱۴۰۰ھ تا ۱۴۳۰ھ/۱۹۸۰ء تا ۲۰۰۹ء

حافظ محمد عارف گھانچی

منتخب 112 استنباطی مضامین قرآن (بحوالہ آیات، سورۃ)

میں سے چند اہم عنوانات کی جھلکیاں

اسلام کا نظامِ اعتقادات ☆ اسلام کا نظامِ عبادات ☆ اسلام کا نظامِ نظافت ☆ اسلام میں سنت رسول اللہ ﷺ کی تشریعی حیثیت وعظمت ☆ اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حقیقت آمیز تجزیہ ☆ اسلام کا نظامِ امن ☆ قرآنی حقائق کا تاریخ سے موازنہ چہ معنی دارد؟ ☆ اسلام، عقل اور سائنس ☆ اسلام میں نظریہ رویتِ ہلال اور سائنسی استدلالات ☆ وحی رسالت اور وحی بمعنی الہام والقاء کے متعلق شرعی حقیقت ☆ اسلام کا نظامِ محنت ☆ اسلام کا نظامِ معیشت اور طبقاتی نظام (موازنہ) ☆ نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج ☆ اسلام میں حقوقِ نسواں ☆ عالمی معاشی وباء (سودی نظام) ☆ معاملات کے لین دین کا قانونی نظام ☆ بین المذاہب مکالمہ ☆ فرقہ واریت کی اُصولی بحث ☆ اسلام کا نظامِ عفت وپاکدامنی ☆ اسلام کا نظامِ میراث ☆ اسلام کا نظامِ تجارت اور اس کے رہنما اُصول ☆ احکامِ دین کا عملی وقانونی نفاذ ☆ عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اُسلوب ☆ وکالتِ باطلہ وصحیحہ ☆ اسلام میں نظامِ عدل وانصاف مع نظامِ شہادت ☆ حلال وحرام اور نظریہ شریعت ☆ مشروط امن معاہدے اور اسلام کی دفاعی وخارجہ پالیسی ☆ فلسفہ انقلابِ احوال ☆ جامعیت قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت ☆ حکمت اور موعظہ حسنہ ☆ اسلام کا اخلاقی نظام ☆ اسلام کا نظامِ حکومت ☆ اختلاف رائے او رآزادی رائے ☆ نظریہ جہاد اور اس کی حکمت مع حدود وقیود ☆ عورت کی حکمرانی کے خلاف پہلی احتجاجی آواز ☆ قواعد واُصول وقتی نہیں ہوتے ☆ اسلام اور تربیت اولاد ☆ اسلام اور نظریہ تعلیم وفن ☆ ناموس رسالت ، آداب، محبّت وعشق رسول ﷺ ☆ اسلام کا نظامِ طلاق ☆ اسلام اور سماجی خدمات ☆ اسلام اور حقوق العباد ☆ بیعت ،تزکیہ نفس اور اصلاحی حقائق ☆ شریعت وطریقت ☆ کونسی جماعت برحق ہے؟ ☆ آدابِ معاشرہ کے اخلاقیاتی پہلو ☆ تحقیقِ حالات کا شرعی نظام ☆ تقلیدِ محمود کی آسان فہم حقیقت ☆ اسلام اور باقی مذاہب کا تقابلی جائزہ ☆ باطنی اعتبار سے عذابِ الٰہی کی بدترین قسم ☆ نظامِ حدود وتعزیرات ☆ نظامِ فطرت کے خدائی اُصول اورعقلیات کے بےلگام گھوڑے ☆ بحر وبر میں سبب فساد کا تجزیہ برحق ☆ فلسفہ عزت وذلت وغیرہ